



ای جوانواب ضعیفی ہی ساری اندون
زاہد و مکی سست پر سیر ساری
ہجر و سادہا کا طفل کتب کو
طاہر مضمون کو دشت پر لگاتی ہی
جلوہ کر کس آئینہ و کا ہو اسی عکس
مائل طوق ہی میں خرد سالی نہیں
سایہ مرکب بلکہ کس و ش گلزار میں
یاران غبار کی پہلو میں مہیا ہی
نیری خوش چہمی بنا دیتی ہی کار
میکدیم ہاتھ ساقی ہی کہ ساعو پر
شوق ہم غوشی جانان تہی لہتی ہی تو

پہنک تی ہی ہمیں دیہاری
تیر ہی ندنی لیکن و خوار ہی
مشق وصلی ہی یہ شغل و رری
خط کولی اوڑتی ہی تہی ہی
السوین ہو گئی ہی ابداری
بیران منت کی پناہی نہیں
انجھت گل ہی پریر و کی ساری
دشمنو نس کر رہا ہی و ساری
اس سلم ختم ہی جاد و نگاری
بی خودی میں چاہتی کچھ شاری
ہنگاری ہی کنارہ کر کنار ہی

سیری مٹی دیکھی صورت لی ہے	چھڑکی بھی گردِ سواری اندون
پھر صیغہ ناز اسکو شاہ با	طائر لکھی شوقِ زخمِ کاری اندون
زخم کی تہالی سی کب ہتی ہی م	موج تیغ یار کا چشمہ جی رہی اندون
سورج بچہ کی کیا تسخیر اہدی	سیری بیشک میں آئی یونکی باری اندون
حیرتِ مقتول کین بینی میں مہتری	ہر مہوش تھی ہی کسی رسی اندون

وہ تو ایک ماہِ سریع اسیر رہی مبتلا
کون ختم کی کری اب عملِ سواری اندون

محرر علی الخ

لنخی سحر دیتی ہیں دین ہنکی پاؤں	سر کی جگہ اشہی پھر کو کہن کی پاؤں
اسنا تو انکی جسم یہ رو گشتین	بیشوقِ راہ یارسی رہی نکلی پاؤں
کیونکر تھی زمین یہ ناتوان	یکے نہیں کہی سرچرخ کہن کی پاؤں

ابر کی وار پر جو پری ناوک مرہ

ایا شرب غانی میں در کر مجتنب

غنجہ تو کج گلہ ہی کلائی ہی برگل

بیدست پانشتب فراز جہانستی

وہ خار ہون گون نی بہی کہیں ^{پاہن} پین

صحاری غم میں حشت ل کا اعلیٰ

تہو کر پچائیں یار کی شعار ناتوان

اسفل کو جو جوع ہی عالی نسبت

ہر تیر بنکیا ہی مری خم کی پان

کاسی سی آج توڑتی پچان شکن کی پان

گلہ ارین گلاب میں گل پیر کی پان

دیکھو میں صاف میں اہل سخن کی پان

جسطح بانڈتی نہیں عرچن کی پان

ہاتھوں سی ٹوٹ ٹوٹ چکی ہیں ہر نکی پان

یہ پیر تھی ہیکیتی کی وہاں کن کی پان

ہو تو نکی بدلی چوڑھی میں ہنکی پان

خمر غزل اس کے خاطر سی کہہ چکے

بیو اسطے گلے میں پڑی تھی سخن کی پان



آج محرابِ دریا کا کچھہ م کرین

ابر و رخسار چمن ہو گیا بی ہر

نوحِ دالین تو رخِ محسوس ارجاسی نقا

سبزہ عارضِ گنیں یہ بہت

ہل گئی عارضِ گلگون سی کلابی گل

اوسکی کوچی میں جگاتی ہیں سین کھڑیا

بت پرستی میں ہمیں سی مشہو

سبزہ عارضِ وشن سی چہاڑی

ہجر میں وصل کی صورتی خطا ہوتی ہو

نا زانیسی قوت رہی سی جسم صنم

ہمیں اس تنگ بانی سی نہ بوسی پا

راہ کی خاک کو بھی جامہ سارم کرین

شعلہ آہ کو ہم عارضِ گلنام کرین

داع پر ہا ہا پڑ مائیں تو دین کرین

باغبان کو چمنِ ہرمن حجام کرین

غنچہ بند کو گلشنِ مین چلو جام کرین

جگتی تین پھر خاک اب ام کرین

گاہوش کو بھی حلال اب پتی م کرین

خطِ شبنگ کسی رویہ میں شام کرین

ملکت سی ہم موکا پیغام کرین

صرف نازک بدنی روغنِ بادام کرین

ایہ مصحفِ رخسار کو بد نام کرین

چند شعاریہ خسترنی کہی خاطر سی

فکر میں جی نہ لگا پڑہ کی ہی بدنام کر

بکھر چکے ہیں محسوس

لا مکان ملک کی ہی تلاش میں

جانتا ہی نہ بد قماش ایمین

عطر دان ہی گلاب پاش بہمن

گر ملی کوئی خوش تر پاش بہمن

کیون سمجھتا ہی بد قماش بہمن

کیون نہ بہار ہو اپنی تلاش بہمن

تیر مڑگان ہی دخر اش بہمن

رخم کر دیتگی پاش بہمن

وہ سان تک بلا ہی کاش بہمن

سہی کہلین گی اب تو بازی پر

ایسی تارکین بعد مردن

نام کی شکل ل ہی جم جائی

خون غم پر جو ہسم ہوئی قانع

کوئی نازک بدن سما یا ہی

ناخن تیغ کہو لی عقد دل

کیا مرا قاتلا نک دان میں

خارمین باغ دہسین لکین	پہلوئی گل ہی بود و باتین
ایسی گم شدہ عشق میں	نہ کری خص بہی تماش میں

پہو لہا ہی و حسن پر خست

صورت گل دکھاؤ کاش ہمیں



پر دہ نشین سامی لہ نشان	آتی نہیں بات ہماری میں
موسیٰ گرچہ طور کا شعلہ نظر پر	اُٹھ جائیگی مت مری غم میں
خمسہ کی دیکھہ کی بہولین میں	طاقت نہیں غزل کی لہجہ میں
میدشت صبح سی ہی ہاتھ میں	مضرب دل نعرہ ہی رنگ میں
ہندستان کی کوئی ہوش و رنگ	اکہوڑا ہماری دل کا ہوگی کی
عاشق احوال بروی حصار ترکا	کیونکر نہ آب تیغ ملی مجھ کو پائیں

کوئی شہیدِ ناز کوئی کشتہ ادا آلمو رسا بھرا ہون ٹپکتی ہی تیجہ ریا اہلِ قنات شک سی جل جل گئی چو کہت کی یاد میں ہی طیبو جو ہمیشہ ہون چھرا نکا کسطح می کشتی	مین قاتل با چا ہون مکر سوچا اسی خست بر زمرہ ایندین گز مسال اس آب تشین کو بھر نکا کلا س ممزوج گرد کو پتہ جانان ہون یہوشن نہ شیخ ذرا آوا سن
---	---

وہ ماہ رونہ آیا ہوئی صبح ہی نمود
اختریہ ساری ات کشتی ہکو مایشن

شعلہ خشن ل سوان ہی پنا لاک تیز رفتار سی تہاری مرو و پنا کات الو نکا کلا اپنا کلابی توڑا	کتبت ہو سکنا ہی جل جانی سمنہ تسمہ گردن سمنہ تیک ہو باک بندہ کہا ہی ل ہمارا ساقیاں
---	---



ہی کشاکش سانس کی یا سینہ پر آ

ما زلف و سکا لکام عاشق چا

رنگت لوگی جو ہو لہجہ او نگاہ

آتشین لی تم ہی یک سنی کر تم

کس ی نی پہونک ڈالامی ہر عضو

رومی وشن سر کیو ہو ہی جم کر رہا

نانِ نعمت سی بہی بہی کہیں کلام

چشمِ فہون نی دیوانہ مجھ کو دیا

ساز ہی برو کا یہ پر دہاری اک

فرق کیونکر ہو سکی پھر باک میں نہاں

ای تو غصہ نہ کرنا لطف ہی اس

قولِ مطرب ہی یہ ہنر کا ونگا اس

سوزش لسی جلا ہون آج خود میں

من نظر اتا ہی مجھ کو آج اپنی ناک

کچھ نہ اسی منع ہو پایا ہماری ساک

سحر ساز و آج کیونہی تی ہو میری

رض میں آنکی زہر مجھ کو آجایا

پھر سناو گی تم اسی خضر غزال اس

صورتِ داغِ جنونِ گلباغی لی یمنِ نہیں

صافِ کراتی ہونا حق کو رچی لونکو

مانی و بھاد کا کسطح ہو سینہ کجا

کسینچی پر کارِ قرہ سی کسطح باز

بہکیا اوس سی نکین پر حنائین

ابرِ می عشق کہو کر محکو لواتی بھون

یاد و ندائین جو روئی گیتا مارِ نظر

دامنِ غمیں اپنا منہ چھپاتا ہی

اسی خوبان کیونکر عارضِ غم زرد

روزِ یار میں پسپا ہی کیا مارِ

مرغِ دل مر اپیا یالی میں نہیں

سبزہ خط کا فر کچھ پاپا یالی میں نہیں

حسنِ عاشق سوزِ تصویرِ نہالی میں نہیں

اس لمر کا خاکہ تصویرِ خیالی میں نہیں

خونِ دل کیا بھی چشمونکی حوالی میں نہیں

گو ہر دین مگر سرکارِ عالی میں نہیں

آبِ جو شکو میں ہی سلکِ آبی میں نہیں

بی حجابی آج زبلا تو بالی میں نہیں

فردِ منظر ہی چھرِ سجالی میں نہیں

جال میں محکو منسا یا انکھہ جالی میں نہیں

روشنی تھری ہی اوسکی یاد ہو گئی



ہی سپہو لا دل کا موتی تیری لی مین

پشتی ہی و سکی کا کل حمد پاؤین	رفا رسید ہی کرتا ہی ہر مار پاؤ
مازک مزاج نی مجھی مجنون بنا دیا	سختی پاسی ٹوٹ تی ہین خاؤ
انکھوئی تیری اہ مین چلتی ہین	سر کی جگہ لیتی ہی دستار پاؤ
خوش چشمی اس مین مین دل طلب	باند ہو گنا اپنی پلکوئی پرکار پاؤ
وہاں نقش ہین جی تو یہاں ہی کشید	پرما ہی نقش کوچہ و لدار پاؤ
گل تک اسکا دیکھہ کی بد رنگ گما	منہدیکازنگ اب مین درکار پاؤ
عشق بلند پست نکر قصر یار کو	کم ہمتی سی ہی سر پور پاؤ مین
رہروسی خفگان جہاں پائمال ہین	دیکھو تو پیت دین بیدار پاؤ مین
ہیر تیری عشق کی سید ہی آئین	چچین ہون نہ گیسوی خمار پاؤ

سپر تری ستار کی تار نظر پڑا
خط شمع بن گیا ہر تار پاؤ

مجھ رند کی قدم سی لگی ہی
کیونکر لکین نہ دین تار پاؤن

وہاں سے قحطی ہیں وہی پاؤن
ہم سب پہ فوق لکیتی ارجا پاؤن

خضر کر کی کیون چلو تم پہ زیب ہی
آئی چلی ہی بار کے رفتار پاؤن

اُس جی بی جی نازک دی لہن وہم کا ہون
کچھ کو قلوب جیکہ بنیں ہی وصل کا

تو غریب آج نکبر سنبھان امی سیف و
اُس چاہے اس لہن ارا کیا زند انی نہ پشیمان

ناری کی سوئی صبح ہی میلہ مجھ ہوئی لیلیا
بڑھ چڑھو لہو کی نہاں بندہ رات نالان

اِس جیسے سنا شب کی بلا ہی مہر لقا ہے
یا چاند پہ لکنا ہی کہن اہم تان ناہر پشیمان

اگر دشمنی کسی دی لہے کلف داغوشی
تجھ وہ وہ نقہ سے وصل کا سا اندر پشیمان

گلزار میں دھنسی کی ملی خاشن میری کاش
 عشق کا لالو کسی جاگی بلبل ہو لاجو کی گل
 دیکھی دلی تھی چشم ہی لقمہ ہی بیکل
 بڑکانسی گلگیر کی کیا مرتبہ پا کچھ تاپا
 اگر حسن دین تو تری کت ہی بیشہ کرت
 گردن تری چشم کی چا تی میں مین
 دلدار کی قدسی فی تھی دبالا ہی کا

اطلاؤں پر نفس تنہی نالا چھٹی ہی
 اڑ جائیگی سبک چہ پاتہ دما صیا دی
 وحدت کا شری سہی اما ہی ماری شری
 پرانی چا تی میں اشع شبستا سہی
 اس عشق کی قبضہ سنا ہی پان کیا عیل ہی
 کنبہ گردن کیا چری حیرن دھنسی میں
 آہن کا بار ناز کی ہی ل جا اسی و خا مان

دھنسی خلک ہی کو چہ ترادیکھا بالائی میں تھا
 اخترسی کرانی ہر حسین وصل کا سامان ہی با

دھنسی شہر ہی اخبار دین میں
 نین بیکار نہیں نام ہی ہر کار دین میں

نر کسی نگہ نہ تی ہوش با اسی عیسی

پر نہ کرو جو کیا جال سی طاووس

بخت جو ایسے باندھی شہر قوت کو

کوئی راہدہ ہی کہی طفل رہن کو اما

شق تہی وس سی بچہ کی منکمر

تن عاشق تہ ناوک لب معشوق

چاندنی ماہ کی ہر گرہنیں لای

تشتین ناو کی زنجیر ہی چٹنی ہن رقب

ہمصفران چمن ہن ان کی کشیا

منقلب ہو گئی کیا گردش کروں ما

سار ابل بر و کا مہنہ نہ نظر آتا ہی

یا مہی چشم نمائی ہوئی سیاقون

تیز رفتار تہا پار ہی گرفتار و

وصل قسمت تہا ہی پر بحر ہی اوٹن

تا تسبیح جو سب بند ہی ہن ناہن

کیا کیہ ہن ہی تنگ آتی ہن کا و

لکویا ہن تیر و کی سو فار و

عرش پر مہتابی چپکے دیوار و

میری وحشت بر اغل ہو اگلا و

اکہ بل کی مہر و ج ہی ان خا ہن

بہر شجر جی تری طرح ہی کھسا ہن

نیم جان آج نو بچا ہن تلوار و

گل کا عاشق بن کبوتر نگر می محبت

بیلین لاسنگی نامہ مرانتارونین

خال ہندوسی گوارا کو طاق

کافرو آج تو مشہور ہو دیندرو

غل ہو ازنگ ناتی مین میاتی

فیس مجنوں ہون از بخیر کی جہکارونین

وہ توبہ پارہ زہری سی ہی امداد طلب

ختر زار کھڑا ہونہ کھکارونین

وصف پین لک مضمون رقم کرتی

نہرینا سیاہی سی بہم کرتی ہینین

اشی نای لوکی تیش گوزیا دہو گئی

عشق غارتگری تیر احسن کم کرتی

کیا دل بیتاب ناچشم سی تہو پو

منع و ہا ہی ایک چشتی پر بہم کرتی

کیا تری بخیر گیسو کی نزاکت کہل گئی

مین سکت تاپو یہ پاؤن م کرتی

محبوب حقیقی سی حلین ہین آریا

ذکر آریا و ابرو سے بہم کرتی ہینین

پانچ جستوئیں وہ صیاد ہی تہا کجا	چو کرسی آیدان چشم رم کرتی نہیں
اس میں کیا اعلیٰ اکل فکر	ہی جو ہری بہا منمو رقم کرتی نہیں
ارزو میں مصیبت چنیں میں مہ کی	باغبان کیوں باغ حشر کو قلم کرتی نہیں
اسی وقت کے صوت سی سر کجا کجا	سم ہی سبکی وہی خوف قسم کرتی نہیں
اس میں گو کہ رفتار صدم ہو خیال ہی	چرخ گردان موت و بھم کرتی نہیں
اپنی اپنی طور پر شاعر ہی بند	اس کمر کی راہ رخوت دم کرتی نہیں

مہر و لفت یا ہوئی اسی صد بی مہر
بہ رخونکو آج اختر سی ہسم کرتی نہیں

ای عشق ہی حسن سی حور بخت	معد و بہت ہی مغر و بخت
پھر صبح می ناب سی تکر او پیالی	پھر شیشہ ل عشق سی چور بخت

کیا سر و محبت کا مرض ہی شجران

زردی سحر و صل میں پہلو ہوئی صبا

اک نشا پوری آنکھ ہی پہلو میں

صورت کا جو نقشہ دل مومن میں سما

کہل کنگلی جو عصیان کئی جنت میں

پہلو جو یہ کبھی بہت گرم کروگی

کیا کام ہی آوازِ عناد دل ہوگا

بعد از مرمر نیکی کفن جائے گل ہو

بیمار کی صوت سی قضا بہا گئی

فرما دہی گا نہ کہی کوہ کنی

شعلہ ہی ہوا شمع کا کافور بغل میں

گند کی جھلک ہو گئی کافور بغل میں

گردِ نکاہی دورا ہوا مشہور بغل میں

تصویر خیالی ہی بنی حور بغل میں

چہتا ہون جو آہستی ہی حور بغل میں

جل جالیکا میرا دل محروم بغل میں

پر دس جاتی ہیں طنس و بغل میں

پہلی سے دبا لایا ہون کافور بغل میں

دل ہی ملک الموت سے بخور بغل میں

شیرین قہقہہ ہی فردوز بغل میں

جب تک خطِ حسد میں اُس بت سی ملا

آخری ہنسانی نہ سبہ حور بل میں



نکلی نہ خط سبز کی تحریر گل میں

کیا لے سلسل سی ہو کین اہن

پیر میں اینکی ہی طاقت نہ ہی

ای بخت فقیر میں بھی خاک شفا

نقدیر کا عقدہ نہ کہی عقل نی کہو

مضمون نی لف کا کیا تا رہی اٹکا

اقتیہ نہ ہو کا ہی خط یار کا مجھ کو

گو سلسلہ اشک سی گردن ہی

میں آہم تیغ کا مشتاق تھا لیکن

تقریر سی تحریر ہی تقریر گل میں

اک آہ سی کہنچ اتی ہی زنجیر گل میں

کیون طفل کی اٹکا مری شیر گل میں

کہاؤں اٹک جائیگی اکیسر گل میں

کرتا ہی خلش ناخن تدبیر گل میں

گردنجا ہی دورا ہوا زنجیر گل میں

ہی جلوہ ناصوت تحریر گل میں

کت جائیگی پر نالون سی زنجیر گل میں

پیا سی ہی ہی خون کی شمشیر گل میں

گویا ہوی بت حسن سی ہی عجب نیکیا
بولی ہی یار کی تصویر گلی مین

مضمون خیالی ہی اگر حسنِ مصدور
پر چشمِ تصویری ہی تصویر گلی مین

ای ماہ شبِ لف مین قصہ جو کہی گا

اختر کی اور بھبھائیگی تقریر گلی مین



بہلین جاں حل گئیں تیشن بانو اندون

کیا ریاں سچین گئیں ہر باغباؤ

تم مین کو ہر چند چہاںو اندون

گل کو اسی گلچین چہر کسنا مانو اندون

گوشہ برو جو سرخ ہو کی تاںو اندون

اسی پتکوبی سبب سرخاںو اندون

فصل گل نیچی ہی ہی خوانو اندون

پھر گل حسن صنم سی انکھو نہیں

بھر کشتِ عرو قطرہ ندیکا آسمان

شوقِ آتش مین چاہی آتشِ گل سی پڑے

اکیں اندر قریب سببِ حلا مین

لوگلی ہی شمع کی گلکیر سی خاموش



عشق پر مورِ ضعیفان کو سلیمان سی ہوا
زور کیونکر گھٹ بجائی ناتوانوں اندون

کچھ سی خوشی صد مضمون کی ہر کلم نہنہا
زنگ اس ناقی میں الو سار بانوانوں

باتقین کو بی یقین کس طرح سمجھیں عقل سی
کیا خیال او ہمہ ہی بد گمانوں

کیسو کی کیا عشق میں مجھ کی یہ تغیر سے
چوٹ پر پڑ گئی اسی تازیانوں

اس صغیفی میں نہیں پہنچے اپنی پشت خم
دھونڈہ تی میں قبر کو ہم بھونڈوں

اپنی اپنی پڑ گئی احقر کسی سمجھ سائیں ہم

حق ہی حق باطل ہی باطل قدر دانوں

نہیں

بہار او سکی چمن میں بھی نہ رہوین
جو ہو وہ بیل شید تو بہر بہار

تو حسن عشق سنی میں و چار ہوین
مگر وصال سی ای ہجر شمسار ہو

پینچوٹ و گنا شیریں لبوں کی فرقت سے
تراشی تیشہ فرما د کو ہمسار ہو

تو اہو ہی مری دوسری ہر اک داغ
ہنیں پچی کی مری عضو کی یہ ہر اک
دہن ان میں ہی کٹکا ہی طبعیت کا
بچہ کی بازی اطفال دار فائ
مری نصیب لالہ ہوئی نہ فرما
جو آئین صبا کو اولٹی نہیں محبت میں
تہا مری میاں کا بھی پھوکا ہی
دہوین سی آہ کی لبت جاتی ہی

سفید و نہیں ایسا سنا کار تو
ہمیشہ باغ جہا نہیں سایہ ا رہو
کہ آبلو کا فراہی جسی وہ خار ہو
ہمیشہ محفل عاقل میں فی سوار ہو
چمن میں برقرہ سی جو شکبار ہو
شکار گاہ جہا نہیں عجب شکار ہو
جو اسکی یاد سی اتنا خف زار ہو
جو برق ہی دندن بیٹا رہو نہیں

بہت گناہ میں حشر کی بخش دینی کو

اگر رحیم ہی وہ اب امیدوار ہو نہیں

کس قدر تر پانہ میں کچا کمانہ ماری تہ پان

اہوی چشمِ صنم کی چوگری بہوتی ہنسن

پانسی لالہ گاہی تہہ پر کہانی ہن داغ

کس طرح ستاد کا مکتب اٹھی دست

شاخ ترسی بہی یاد ہی کلائی یار کے

میں ہوں غنچہ دل بحرِ عم میں اسی بتو

بی پری ہی پری پر وحشت میں دو نگاہ

قدِ بی بار و نظر آہی باغی باغبان

ساقیابی نشا کی اکدم رہا جانا ہنسن

کیا چمک سوسوئی و شکی اسی یاد اگئی

پاؤں پہی و سکی اگر معلوم ہوتی ماہ

نیم سہل ہو گئی ابرو سیاری ماہ تہ پان

ایسی وحشت کہ تو رنگی چکاری تہ پان

کیون ہوں نکل بہت نازک ساری ماہ تہ پان

طفل نازک فی کمالی پیاری تہ پان

موجِ گلین بند گئی کس طرح ماری تہ پان

جای گل ہو جی و گنگا کنار ماری تہ پان

اوسن ی پیکر پہ کر پر یوں وری تہ پان

سرو کی کٹ کٹ گئی ہیں ساری تہ پان

کیون سبک کر تہ پانی ہنسن ہمارا تہ پان

کس تپے رخی ابرو بی ماری تہ پان

پنچہ مہتاب سی کرتی شاری تہ پان

چالشی مال ہی ہاتھوں ہی خیر بست ہی

ہو گئی نام خدا کی کراری ہاتھ پاؤں



عبث میں رخ پر نوری جلا لیں

کیسی پنجہ شل سی کہلا ہی یہ عین

گہنی گاماری یہ مور دشمنی کی حکمہ

جو نہیں نشانی ہی اک ضعیفی کی

ہماری شانہ دین و بستگی ہی صنم

وہ برہی ہوسنی ہی پریشان ہو

وہ ناز کی ہی لہریں موج گل سی

و شک ہی ختن کا ہی جپہ ہوگا

عجب میں انکی کرتی ہیں بجا خطا زین

جو بستی سی میں شانی تلک سازین

برہین اگر پر طائوس سی سوز لیں

ابھی سی خم ہی تین پیج سنی و تاز لیں

مجال کیا جو پریشان کر صبا لیں

چمن میں سو گہنی آئی اگر صبا ز لیں

چمن میں جو رخ صاف سی صبا ز لیں

و مار میں کہا جس کو بار بار لیں



وہ ہی غیر خدینہ کہند دنیا ہی

پڑی ہیں چاہ میں سب کے باز

رستہ انہ افت کی پیچ میں آتی

پہسین کی صید بہت عالمین تہا

یہ ناز کی سی یقین ہی ہو اہی حل

جو اپنی پنجہ ناز کی سی دبار

وہی زمانہ تھا اختر نہ ہاتھ آئے گا

اکہ ایک چاند میں دیکھی ہزار ہا زلفین

کیا ٹر طوبی کی ہیں بھور پیاری

ہاتھ ملو اتی میں جنت میں ہی

گو تراکت سی چلی سینہ بہار لاکھ

پر کہا نسی لاٹگی باد بہار چاہتا

باجا بونسی سواہی سجیابی شہسو

کیون پوشیدہ کر دی سوزی

یہ کلماتیہ اصریحی دار ہی ساغر

کرنہ کیونکر یاد باد و خورشید تیا

کہا ہی آت انکی پار ہی کنجشک

سینہ وری سی پرہنگی رسی پی

بستر غم پر کرنگی سینہ بی سی فرو

ما تہ مل مکر جو شتاق ہم آغوشی کشتا
پہول جہڑی ہین فلم نی گگل کی

سروئی رٹھر کسطح اوٹھی زین

دوبوئی بچ کیوں نہ لکھی پھر

فصل گل ہی حین باغ

حسن بھی ریت اس سینہ

کیا جاسا مری آنکھیں یں اس گہا

تیغ خانہ ساز اس پھرہ کرماہی و

حالت بے طاقتی بی اختیار جی تیا

پہر بڑا بن کیوں شوق جی تیا

کیا تباہی ہین دسکاڑی

قد نازک پر ترستی ن بہاڑی

بار کا کل دشن سینہ پہاڑی

غنجہ دل بند کتھی ہین تہاڑی

کرین ہین مشتکی آئینہ دار جی تیا

حرم آبدان ہین تہین تہاڑی

کیوں ہون ش کی امروسی جی

لی کتیا بے توان صبر قرار تھر کا

دی کتیا ہین سکو شوق ہکناڑی



سیرنی لونی صدی تصویر سرفیل

ہی در مضمون کا پایا عرش کرسی بند

وشت دلی دکھایا ہی جھی یہ عیش باغ

جکایت سنکی کہتا ہی کوئی قصہ

دشمنی سی لنی مجھ کو مارا کیا عجب

تیز پڑا سی تصو کی اڑا سی عرش

کیا ابوزر کو ملی تھی رنج حکی جگہ

چوٹ کہا لی جب ایسکے ہی سیننی

ہرمن میں نک مضمون گناہ ہوا کر

محرور کنڈر فیروز کی امی میں

بھر کی صوبت ملتی ہی ایل میں

کیون شاہان جہان ٹانگیں اسی کل میں

سلسلہ ہی شک کی سوٹکا موٹی

بولتا ہی دل کو عشق کی مثل میں

دوستی کیونکر ہی ہا بیل وچا میں

فرق کیا ہی مرغ دل میں پر جبر میں

ابرو مرد خدا کی کیون بنوئل میں

یسم زر کی صورت غریب اس میں

ایک حامی سی یاہ لطف ہی بدیل میں

شمسہ سچہ نہیں کیا شمس کی تحویل میں

ای فرنگی زاد میری عشق کا قائل
ہی محمد کی نبوت دیکھہ لی انجیل میں

اُتھرو میں پانہ زہرا کی غم میں کیا عجب
روشنی ہو تیری چربی کی فقط قندیل میں



اک کی صوّت بنی آہ فغانی میں	کبر میری تیشین لون کو جو صین شہر میں
نرخ جنس حُسن کا عشق گان میں نکر	ایک بازِ شکستہ دل ہی ہی اس شہر میں
عشقِ معشوقِ حقیقی کا ہوا اتنا اثر	زلزلہ آتا ہی اک کروٹ سنی میں
تجک موجِ گل سی خطرہ میں ناز کا	بحرِ کامل بند ہی ہیں شبِ بہار میں
موجِ اُمّی یا مئی خلی پہنک تھی ہمارے	کیون گشت جایا کروں لبِ لعل کی لہر میں
تھی بس وحشتِ لہن کی جیسکا عا	درہم داغِ جنوان بند ہوا لی سنی میں
اگر جنب ہی جسم ابد تھی کیا مار	غسل کرنا چاہی دریای می کی لہر میں



زاد اذکر خفی مخفی ہی یہ اخفای یا

بھروسے جس طحسی ہو کیا دریا شکا

قاصد کو کیا کیا بنا سگی ابھی دینا

بدگمان میں نجانہ ظہر پڑھ لی تھیں

چاکل آلتا کون میں آنسو نکلیا ہن

زندگانی باندھتی ہو بوسو کی تھیں

کہا نس کا تے مد تون صحرا میں ای تھر مگر

اب تو گل پہولا کر گیا شع کابھی شھر میں

دل بہ چلا ہی اپنا شکوئی پھر رہی

جاری ہیں شک تھم تیغ و سحر

سینی میں ای تبو و معشوق ٹرہ چلا

چھکارتی ہی طوطی سیرچن میں اکثر

میتاوی سلیمان میں مرغ ایسا نازک

کشتی بچی ہی سکی سد سکندریں

مجر کروں گا جھک کر بہت نہیں چر

کعبہ ہی کہت کیا ہی ل کی بڑ

منتظار توٹی شاید عارض کی

شانو پنہ پر لگاؤں یو کی بی پر

چترتی ہین کھن شوہراک کھن

ہر شعلی بہا ہی گر وصف لعل

یا و کمرسی تنمازک ہون نان

اس حسن ہی غرہ کب کلام قابل

گالو نہ طعن بینی تہی چہ ہن

یہ تخت لہی گل ہی کھن باغبا

داغونکا مار کوند پونکی تو کری

موتی مگر لکی کب بجان ہری

شکل ہی ل چہینا اس تنکی لاغین

متا ہی عشق موسی لاف پمیری

ایمنی کون لایا سد سکندری

اسکو چہیا کی لیل پونکی تو کرت

قابل ہی ماہ و کی گردش دیکھہ پائی

آخرین چاکے کبے و شیرین

شاہ کا نام و نشان ہی و شیرین

توسن سیران قسی پس شیرین

جستہ لکھیا قیمت میں کم و شیرین

سانس مہیر ہونی خانہ میں تنہی

دو برینی سنی کی نگرہ کو دیکھی جو ر

برہ گئی حسن سلیس عشق کی آخر

بوسہ تنک ہاں آج نہ پائینگی تر

دل بہکنا ہی بہت آج خدا خیر کر

شہد لب و سکا گسٹ سنو پنی

نوش کرتا ہوں بس وصلین میں خارق

خرم ہی روز بر کر کی کہٹا یگما

شکر کیونکر نہ کروں سیر ہوا وقت میں

یسی اول ہوئی آخر کیا مجنون

خیر کا کام ہی عشق یہ باندیش نہیں

اکہٹ گئی ہمسای قیسب آج تو وہ پیش نہیں

کیا نکلان کا فرا ہوئی جگریش نہیں

راہ پر لاؤں ہاں سبب کیش نہیں

نوش جو جائی رقبہ نکو یہ دل نہیں

رونگٹا جائی ہن جلد پتہ نش نہیں

سخت تشدید سا ہوں اسلی میں نہیں

خون غم ہی جو معین وہ کمر نہیں

اکی بھی کی جدائی سی پس نہیں

کیا ہوا مانگی جو سنی خدا سی مضمون

کاسہ بھر وای جو ساقی سنی درویش نہیں

حیرانی دماغ دل سی ہین بی شکین

طالب کے تیری حسن پھر آبرہ گئی

ٹہندی مجتوسنی جگر برف ہو گیا

یاد کمرسی قیوع خاک دل برسی

کالو نکوبل نہ چاہتی گورنشہ

بی راہ راہ عشق میں بخضر تو نکر

چلتی ہیں شش پر قد و بالا کی یاد

اسی ستر خوشخامی پر اپنی کہند

ای پامی شوق صبر ہی صبح تیری

پیرین سی یہ عریان ڈھپ سکے

عارضہ ساری ہ کی ایٹنی کب نہیں

مطلوبہ راہ عشق میں کب سب نہیں

تین طبعیو لکھو تو عاشق کی ثبت

سالی سی قصر یار کی کو حسین

افعی لف یار ساین بی ادب

سابق میں سم و راہ یاد ہی اب

بالا ہیں ست شوق سی پامی طلب

انفل کو ہی جوع یہ عالی نسب

وہ کون سی ہی رنج و غم نہیں

دس گز ہی قطع ہو جی و جب

رنگ سبج تنگ نی یہ عکس ہے
عجاز لب سی کون جان نہین

امی سمان ردیف بری قافیہ بُرا

خمر کو اس میں کہنی کا دہب

زلف پرچ لکھا خط تقدیر نہین

چشم و ابرو نہین بلکین نہین بحر نہین

گلیمین سی مری یار کی تصویر نہین

کوئی سید پار نہین کوئی تفسیر نہین

اب سلسل مری اون ہونکی بخت نہین

شاہد پاک کی دنیا میں تصویر نہین

دشت منضب نہین ان جاگیر نہین

میری اس خوابیشاکی ہی تعمیر نہین

رخ پر نور سی سلاہ میں تنویر نہین

برج خاکی میں آباہی یہ خورشید فلک

شرح لکھتی ہیں سی مصحف خلک شاہ

سلسلہ ثوت گیا عشق کا اس نذر نہین

یہی ہو گا ہی جو غفلت کی پری میں پڑے

مجھ سے ہلا سلسلہ لفت کیا

مرستی لاکہ کوئی او سپہ پٹی پٹی

پونچین جو سینا جہان لفت

وصل کسطح ہو لدری عشق کو

و زمانہ نہیں الفت نہیں تا نہیں

ایسوی رت نہیں قسمت نہیں تقدیر نہیں

تن نہیں جان نہیں ل نہیں تقدیر نہیں

دلِ خسر کو کہی حسن سی وحشت نہ ہو

یہ تو ہستاد نہیں عشق تو کچھ نہیں

باغِ جاغین مجسا کوئی بیخ نہیں

ہندی لگا کی ایسی ہینوٹ

دولتسی تیری حسن کی گلشن ہاں

ہماں جو جان میں مثل چراغ شام

باریک میں شام نماز خیال

اکی فران بہار گئی کچھ اثر نہیں

چہلا او تارا دزد حنائی خبر نہیں

کیس طفل غنچہ کی یہاں شہی نہیں

امید شام ہی تو ہوسد نہیں

اکس زمیری حلقی میں ذکر کہ نہیں

پہرین سی بڑھیلی اوس انگہ کی

گشتی ہی م وصل تو ہستار و زجر

یہ نہ وصف مصحف خسار یا رہی

لا کہو کی دہیر کو نہیں دیکھی گاہی

اسکو سمجھہ کی چو سیو ای شوق

مضمون تیر سی مری کٹ گئی رقب

جسکو جمال یار کا بد نظر نہیں

ایسا طول ہی کہی مختصر نہیں

نقطہ تو خال کا ہی زیر و زبر نہیں

دلت حسن کی ہی پڑائی نہیں

عاشق کی ہڈیاں ہیں کچھ شکریہ نہیں

یتغ زبا نہیں سیفی سی کچھ کم نہیں

وہ بھی ماہ حسن تو میں ہی ستارہ ہوں

اتحرک اسکی پہلو میں اپنا گزر نہیں



صدہ فرقت سہا جاتا نہیں

پنجہ مہتاب میں ہی آفتاب

مجلو میرا دل ہی سمجھاتا نہیں

جام می وہ دور میں لانا نہیں



ساقیاست مئی لفت ہوا

کیا ہوا منہ سی جو تو اولٹی تھا

شام کیسو ہو چکے ہمو نصیب

خیرگی کرتی ہیں انکھیں سنکر کی

مرکی ہتی ہڈیاں ہیں جال میں

خوانِ نعمت سی قلندر شیریں

زر دہی رُخ چشم ترا جگر

یہ ہما کیونکر نہ ہو جائی رشتیق

قوٹ لپس گئی بادام سے

سالِ سال آپ میں آتا نہیں

چاند پرسی ابرہٹ جاتا نہیں

صبح عارض اب بھی کہلاتا نہیں

دہن میں مضمون رُخ آتا نہیں

مجھ سیاداب ہی بار آتا نہیں

میسوق لفت بھی بھاتا نہیں

حال دل منہ سی کہا جاتا نہیں

ہڈیوں کا درد اب جاتا نہیں

پشتہ و رذقن بہاتا نہیں

پاؤن پر ختر کی گرا سی خانہ جنگ

باکین انا سے بھاتا نہیں

وعدتی شکوایا دلبریسان لگا آوی کہین

محبوبیل تنک کرنا وقت طبعین ہی مہی

سیرنیض طیب کیا کہی سوسلی شفا

کہی سوسلی گنہ و جنم کہی نیکی بخیر ہی

کہی سوسلی اندر سوسین لکلی کون ہنسنا

طش و غضب شکاری جہا مگر گز

نہ سنا ہی پی پی کروں شکر کی سجدین

نہ سنا ہی ہو کامل بوسہ مانگنا ہی

مرہنی اسکو حبت مہی عشق آوی

کہین

مہر سار دلبین طالع نو و ضیا ہی

بالم صیا پہ ہر دن پہنسا ہی

مہی روضہ صم ملی مردکی و داسی

ترشی پہ لگی ہی چشم الم و ہنسنا ہی

مہی چین آرام ملا صیا پہ بلا ہی

غمرہ عشو کہیلیان سونا و ادھی

جو و ہو وہ نہ سمجھو اسی و

ہو قید لب تو کجا حاصل اول تو ہنسنا ہی

مرہنی بین نخل محبت پہ لکھنا ہی

مری جان لو کہین اہل فاکہی سوسلی فامین کی خلا

خیر زار تر از اہو کی سندھی اوہین

ای نسیم سحری ہمتو ہوا ہوتی مین
دوم جو گشتا ہی محبت مین خفا ہوتی مین

ہم فقیرانہ غزل کہتی ہیں وہ جہاں
خیر ہو خیر ہو مصروفِ عاہوتی مین

بہتری ہی بہتری الفین تری شہین
صاحبِ مال ز روجاہ کدا ہوتی مین

ماہتہ ملو اوینگی ہفت عالم فسوس
عطر کی بو کی طرح تمسی جدا ہوتی مین

تیری لفت سی نشی ہی تری حسن کی کار
روز بازار وین گشت نما ہوتی مین

بحرِ عالم مین انسان مین نند جہاں
دوم مین بنتی مین یہ دم بھر مین ہوتی فنا مین

کوسون اوج رجاتی مین مہتاب و شعلا نور
بامِ دلپر جو کہی جلوہ نما ہوتی مین

ہم غریبوں کو نہ اس مہربانی
صحبتِ عام مین خا صاں خد ہوتی مین

ہم مین اور اوین بڑا رہا بہتر اتنا



همیشه صدق من هم او نه خدا موی من



ملا سی یک عاشق و سقیر کو هر از تو

اجی بس اب نه کو هو چکی کثرت

غلام حسن من چکی چته جاتی من باز

عبث باغبان بی لاله روی

بهارانی هستی کیسوی پرچ کی هو

غزلین شمع کا کیون پشته

صفیق مین قتل مین انی بالی

همه اچرخ چارم پر پی شور عشق جا

سمجتهای مسایه هی خد مکرار و

ترستی من شهید ناز اقبال مزاد

و یک ناز میدان شجاعت هی ارو

خراکانام لیکر سرتکتابون

سارنجیر کا ساغل جو مینی ایشاو

عمر عیار پی مشهور پی بی عیار و

وقائل کتب سمجتهای شهید و کی قطار و

پنگا بنکیا سورج مری لکی شاد و

حکیمه ملو مین انی ماه عالمانی دیگا

فلک بیشتر ہی غرت اختر ستار وین

اپنی صیاد کو گلزار میں لاتا ہوں	بہجی ہی بلبل خوش لہجہ اور آتا ہوں
اج آئینہ مہتاب دکھاتا ہوں	خود تجھی حسن کی دیوانہ بناتا ہوں
لبان بخش کا ذرو نکو ملا ہوں	جان آتی ہی جواو س کو چہ میں جاتا ہوں
دید دل سی ملی ابروی خمدار تک	صید کو اج چہر سی ہی لڑاتا ہوں
لفیق بیزین یا و کرو گایتی	آسمان ہجر کا پر سہ پراونہا تاتا ہوں
غم کہا ہجر میں تو ایدل نالان	تجھی لی چلتا ہوں پیار کو لاتا ہوں

عیش ملتا نہیں شاعر کو بجز غم اختر

جو معیت ہی مری وسطی پاتا ہوں میں

سُابر سات یُن ہی گلستان ل لیتی

مجت بیچک و اع عسیر زان ل لیتی

ارئی دان ہی کنج لعلی نہ ہو کا

ہمارا مصرع تر ہا ہد وین پزلگانا

ہیمن کچھ درہنیں اج نہ جنگی مضامین

کلام شاعران سلف منسوخ کر دلا

محببت دین غ خوش الحان ل لیتی

لٹایا کنج زر کنج شہیدان ل لیتی

عبث مغرور دنیا قصر ابوان ل لیتی

ہر اک مضمونی ہم تختستان ل لیتی

سربازار ہم شمشیر عریان ل لیتی

جہین کچھ عقل ہی آتش کا پھول ل لیتی

جوائنمین ہو اختر سامنا دیو مضامین کا

اٹکین مین ہی ہم شمشیر کی بریان ل لیتی

مقتل مین شرم گئی جلا دیتی

امد و غیر کی ہوئی بید و داد ہی

کیا پہل ملا خیمہ فر لادتی

حاصل ہوا نہ کچھ ہی ترسی دیتی

رخسارِ قفس کی سیرِ گلستانِ کہاں کی

بہنچی رہی استمانِ صیاد سی بہن

موزِ خرامِ ہی یہ کہنگارِ تجکویا

امیدِ عفو ہی تری امداد سی بہن

ایدلِ نگرِ یہ کوہِ کنی دشتِ فکر

بہترین کی مزدِ مین فرما دیتی

باغِ جہانِ عاشقِ قدسِ بلند

سید ہی بن آئی باتِ یہ شمشاد سی بہن

رہت سی رنجِ عشق سی غمِ حسن

غردِ دکنیا ملالِ ناشاد سی بہن

احترامِ اپنی یار کی رخِ پریشا بہن

مطلبِ نہیں ہی حقیقتِ نژاد سی بہن

مرغِ دلِ بامِ معا پر اور اکرتی

جونہ کرنا تھا بہن فکرِ سا کرتی

دشمنوئی نہیں ملتی وہ برا کرتی

ابھی سنبھل ہی اور خوفِ خدا کرتی

جیسی غم دور ہوئی کہا کہوں کیا عالم

روتی ہیں پشیمانی ہیں م کو خدا کرتی

یاد آجانبی اوسنق کا جلوہ

دیکھ کر ابر جو طاؤس کرتی ہیں

کوچہ یارین باد نکر مشتب غبا

نشین تجسی ہم اسی باد صبا کرتی ہیں

کسی لداوہ کو کیا قتل کر نیکی صفا

غمرہ و ماروا، آب سوا کرتی ہیں

آخروس گل کی سوا خار ہیں کاشی سب میں

بوی گل شو نگہتی ہیں مست ہا کرتی ہیں



کہو تصویر یہی اب یاد کروں یا نکرؤں

کوئی دل کا پہلی سرا، کروں یا نکرؤں

کسی صنو پہ تو میں صبا د کروں یا نکرؤں

کہہنی زار یہی آبا د کروں یا نکرؤں

یاد میں خانہ صبا د کروں یا نکرؤں

وہ قفس باغین میں یا د کروں یا نکرؤں

سہم شہر کی بنیاد کروں یا نکرؤں

ناتہ وزاری و فریاد کروں یا نکرؤں

قاتلا سز ہی کشا پر نہ ملی اپنی بان

دہن خم سی فریاد کروں یا نکرؤں



یار کتای کردین نظر دئی قمرین

مچیش ییش یی گلشن مین گراسرو سمن

همسی غیار یی کسش موعی الله

اِس شک سی جل جل گئی تیز زبان

نو گرفتار قفس ن مچی کردی گاه

چهره عشق به مین یاد کرون یان نکر و

یه غلام او سکا یی زاد کرون یان نکر و

تجسی شکوه ستم یجاد کرون یان نکر و

شیخ صاحب اب استاد کرون یان نکر و

غلغله دم مین صیاد کرون یان نکر و

نه تو غم کہاونه چپ میهنونه رونه کره بو

احتراسن رسی منیر یاد کرون یان نکر و

مطلع مری غزل کا بلا آفتاب مین

دیوانگی جو جلد بند یی یقین موعا

همسی اسحا طوه کبر کی اوته گئی

مقطع جو دھونڈی قوی ملی ماہتاب مین

میر عی وس فکر موعی انقبای مین

وہ اپنا کام کر گئی شرم حجاب مین



سینے پہ چہایتوں کی یہ عالم کہا دیا

گلخن میں میں ملی مجھ کو غم نہیں

ہنس کہ کہا کہ شرم سی ہ پانی پانی

تواہ یوسف و نکو تسمیم کو

بستی دیو شب کی بید رہیں

سمون کی موسیٰ میانکا اوچٹ گیا

آئینہ بنگی نکلانہ مشرق سی قباب

زلفو کی دہن میں ات کو غزلین کہا کیا

وہ میرزا منش ہیں عجب کچھ نہیں

دنیا میں انتہانہ ملی وصف یار

اشی شمع ارگھویہ ہو باغ میں سوا

وہ پہول جیسی لی مون شاخ کلاب

بہو لو نکا مت ص فکر کو میں

دیکھا جواب جس کا جب سنی آت

کیا بڑہ کیا تہا نام ہمارا صاب

تم درگتی جورت کو ہم آتی خوا

دیکھا نہ انگہ سی نہ سنا ہم خی

جب تک ہا کیا مرا خورشید خوا

اب سلسلہ نہ ٹوٹی گا اس بچ

اونکا کٹ چور ہو ہی شرب

مقطع ہمارے ل میں ہی مطلع

اک باسی دوری میر صنوبر

روشن بنی م جام صراحی ہی
 اختر الہی دوشی شب ہستاب میں

ابتو مضمون سیاہ لف ہی
 اسی طبع جان نازک ابٹ ہی
 بیخوبی آب و قیاب او ناچار
 درج لب میں انت ہی مثل در شہوار
 سینہ ماخی خستہ جان غیرت گلزار
 جھکول سمجھی تھی گلشنیں ہی
 جو ہر آتی جو پہچانیں وہی سردار

ایسی بچید میں صاحب جانی سیر
 یار سب کچ کچ گئی بنضو غنیں سر
 فوج غمنی پیش دستی کی نشان عشق
 انجور ہونی خرابین کہی کہتا ہوں
 داغ دمی کی کیا سکو نہال لالہ
 پہول کہلتی ہیں مگر بوی فادتی
 کاٹ بوی تیغ میں ہر شئی حال

چشم فسون ساز کا دیوانہ اختر ہو گیا

اوسپنه کما قوت کبستی طالب دیدارین

سرسین کون بون

تاجان سلطان

کیا ہئی وانیان دہی ہم دیکھتی ہیں

خال خسار کی قرسی ہم دیکھتی ہیں

منہ لئی اپنا پشیمانسی ہم دیکھتی ہیں

کفر کو دو مسلمانسی ہم دیکھتی ہیں

چشم بد دوراوسی شامسی ہم دیکھتی ہیں

دو ماہتہ اپنی گریبانسی ہم دیکھتی ہیں

سرفشان بدگلستانسی ہم دیکھتی ہیں

کرمیان خیانت کسانسی ہم دیکھتی ہیں

دیکھیں دیار ہی اب تہی ملی پانے

غیر سنی سہ فی اور ہمیں دشنام

فرق کرتا ہی بد دہی مردل نیکی

پرچم نشان عنبرہ و میا کی کا

فصل گل ابکی جنون خیر نہیں

آج کس شوخ کی کاشنیں حنا بندھی

احقر زار ہی ہو مصحف پر شیدا

۵۵۳۵
فال یہ نیک ہی ہے ستم دیکھتی ہیں

جو بد ہی ہوں تو ابھی نیک طینت ہوں

ہماری یار ہی دیوانہ محبت ہوں

ابھی میری نکیسین نیک صو ہوں

قیس جگر فگار طوق لعنت ہوں

خدا چاہی کہ وہ برس عسارت ہوں

تمہاری گال جوای مھر ماہ طلعت ہوں

کہ ہم سی اولیٰ صنم طالب محبت ہوں

جو جمع شکر کبر و غرور و نخوت ہوں

ہمیں جہلا کی صنم صاحب کرا ہوں

خدا کرے کہ ہماری حریف غارت ہوں

یہ انقلاب نہی کہلاوی مہکوا ہی گرد ہوں

بد کی تاب نہیں جسکو پر معاضی ہوں

ہماری محبت و حشر ہو گریبا چاک ہوں

اوہین سی مہکوا ہی ایسے دوستی ہوں

کہہ نہ نوح کی وہلاؤں انکلی صو ہوں

یہ انقلاب نہی ہی کیا عجب سکا ہوں

ہتا لکی گانہ افواج عاشقانہ و ما ہوں

کرہت علیٰ او تنکے ہی بہت مشہور ہوں

ہزار بچہ فہمی ہیں او کی بدلی خوب
ہمیں نصیب ہی عیش و خرمی نرا
جو لکھی اختر نازک دماغ حال خون

جو طفل ہو میں شربت سب دیت
جلین ہمیشہ ہو کر امست
یقین ہی کہ وہ سب قر شکت

[Redacted text block]

[Redacted text block]

اوپنیں سا کی بہت ہم تباہ ہوتی
دی ہو و نکو بکے پند کر کی
ہمیں تو تاب نطان کہاں صفا
کہی تو بچ کہی شکوہ بیو خان
کدر گئی ترخی الفت میں ہی مسیح زمان
پجا و بر شمس شیر حسن سہی

نکالی جاتی ہیں جو خیر خواہ
وہ سید ہون بہت کھلاہ
نقد و رخ خوش مہر و ماہ
جو خوش ہی ہوتی ہیں گاہ گاہ
جہان میں ایسی ہی پیدا نیا ہوتی ہیں
اوت کی قبضے میں ہم بی پناہ ہوتی

تہاری غیر سہی اور ہمارے نو

جو بوجہ اوٹھائی بہت سی دہو

پرانی راہ دکھاؤ نہ سیند یار کو

جائیں طفل خدا ہمو کہتی زینا

دو اسی وہم نہیں سچ ہی کرتی

اب ایسا آخر خوش کن پہلو میں

تم اپنی راہ پہ ہم اپنی راہ ہوتی ہیں

وزیر ہی تو ہے رُحبت جاہ ہوتی ہیں

نئی نئی وہ ابھی کج کلاہ ہوتی ہیں

کہ شاہ ہی جو سلاقی پناہ ہوتی ہیں

ہمیں تو اونپہ بہت اشتباہ ہوتی ہیں

کہ چو دہوین کو بھی وہ شک ماہوتی ہیں

[Redacted text block]

[Redacted text block]

داع چھپک کی رنج مہینہ تارنی

داع روشنی مہینہ کی ہر اک تارنی

رونگشی اوس میں صاف پہ سب تارنی

وہ تو خود عتسہ شریا ہتی سیاری

جاننا ہوں کسی بھیر کی رخساری

شر راہ سی دندان مری سب تارنی

او گیلان خط شاعی میں و مطرب

نظر محسوس چکاتین مری دغ

دشت وقت میں تابی بہت گرم

کیونکہ پہلی ظلم کا ہشان فکر کی وقت

بحر الفت میں چہی مادہ کیا اسی ملاح

رہا دم بھر ہی نہ تبضی میں شبنم

زلف رخ سی جو دور ہی نوجا

بلبلو نسی نہیں جیسا دکو پر خاش

باغبان بحث مکر حسن اکت میں

تشن جام او گلتی ہی اسی عیش

عو د کرتی ہی جوانی مری طفیل

ہاتھ میں تار ستار کی ہر اکاشی

دستہ نئی ثرہ ماہ کی سیار میں

دین غول ہیں انکسین نہیں انکازین

مطلع صاف میں ہمہ کی خسار

پلکین پنچوری ہیں انکسین مری

اہلی پاؤں کی کیا کوچ کی نظار میں

جلوہ مہر ہے اور ماہ کی خسار

وہی گلکشت چمن ہی ہی نظار میں

ہا رہو لوں کی بہت باغ میں ہا

مرغ آبی بطمی فی جو بہت رہی

بہولی بہولی تری رخسار بہت

۵۵۷
رخسہ خیال مان و رہبان داغ سیا

پنجہ مھر بنا زلف رسا کا شانہ

کیا دالو کی ترقی دیہ کہانی ہی کمال

کونسا پسند دم ہو کہ ہو وی بہوش

رقن لہت چاہ دقن تل من

خط شوق کی ہن اک من اپنی

انکہ کہلاونہ وصلت نہ پہنڈاؤ

چو گیا مصحف پستی اب تل کھڑ

ذکر ارہ نکر و صوفیو حال آہی

واری سیف بانگی نو دما قاضی

اگر دش بخت بھی ہو مہ خور کونہ

بد صاف پہ ہر یک یہ مہ پارٹی

خان جو گیسو شہرنگ مین ہن تارہن

نیم جان مہوئی عارض ساری مین

جہوش چشت پہ عیار کی پستار مین

رخم کھر جی لگی سینی پر انداز مین

آج کل اپنی مصاحب یہ ہر کاری مین

ابو دی شت غم ہر توپا ری مین

بوسہ خال زنجدان کی یہ کفار مین

یہ کشاکش مہی سانس کی یار مین

موتی بحرین کی جو تہ بہت ہاری مین

اسی فلک محبت کی بہ آوار مین

چو گزنی ل گئی دشتِ بلا میں ممتو

آہوئی چشمِ صنم شیر کو لکھاری

پہوڑ والا ہی صدائی ل عاشقِ بہت

تیرنی نگہیں نہیں یہ سن کی نقاری

ابتِ نوبت ہی کہ شہنشاہی ہمارے

کہکشاں چہی اور چرخِ نقاری

سینہ کو بی کو یہاں ہمیں جو یہاں کیا

نیک فال و ناشان دیکھ کی نقاری

فتح کا کوس بجائو کہ ہوئی ہمتو شہد

سمِ توسن کی مری سینتی نقاری

بحرِ غم مینی پیا تھا سون ہتا

ہر مچھنی مٹی ثابت ہی کہ فواری

ماز کی ختم ہی مہ پارۂ زہر اپہ یہ ب

مہِ اختر کی اوسی طفل کی کہواری

س سی کہیں ہمارے کئی ل لگی نہیں

دون نہیں وقت نہیں وہ جی نہیں

شہدہ لکھی اپنا رگتی ہم چار غریب

مانجا جو عینی بوسہ ترولی انجی نہیں

کیا منہ بہ منہ جگر کی تیری منہ جانی

یہ شمع حسن ل کو جلائی ہی کس قدر

دیو نفس کو رک لیا ہمنی قاف میں

کسکو بڑھایا گاتا دے جتنے

پیغمبران کی ساتھ ہوا زحمت کا عقد

سید ہا چلا ہوں باغین قد کی

بل اپنی کی ایسکالت جا یگانہ ختن

تشبیہ کوئی ہی میں جیرا مون شا عو

غصا ہوتا ہی تو مجھ سے کچھ نہ

نما چھی ہی بحر میں میری رہا

وہ ہون نہیں کہہ نہیں ناز کی

خاموش کیوں ہو کو مری لکھی نہیں

وہ کونستی ہی جو عیسیٰ پہنچی نہیں

قد فقیر شاہوں کی آگ کی نہیں

منہ دل اب ہی قاضی کی سر پر نہیں

ابر و کی راہ میں تو ابھی تک تھا نہیں

خدا رکا کلونین ابھی رہی نہیں

چشم یہ ن کی کچھ شہرتی نہیں

جگو میان کو تو ابھی تک ہی نہیں

انوت ڈپھر کی ابھی تک ہی نہیں

مسجد میں یونکو مری جمع کیوں کیا

حیرت کچا مثال میں دہنہ سہی

یہ کیا زمین ہی میں وٹھا لو گھا

سر کا دھوان چہنی تو پاؤں اک

پچا نول کی بات جو ہو خدائے

اوہ جانیسی قیبت فی آج شاد

کیا قول آج ماری ہو گلزار میں

اک بوسہ پر ہر طرح چشم پوشی

رافو بکو آج دہوی سلجھا رہی

افزار عشق جو نگر ہی بخیر ہی

کیونکہ کہاؤں ہی دل داعی

ناقوش ہم نہیں کچھ بانسلی

کالو پنہ چڑھ کی کھال ہتی

سیری کر چار کی نیچی چلی

مشعل بناؤ تو پی کی کچھ ملگتی

پہیلا و گھانہ ہاتھوں کو کچھ لاتی

بھیجی تھی یار غار کہ یہ لغتی

چلی کاتو شان ہی سی چلی

کنجوش ل ہی کچھ ہر گز سخی

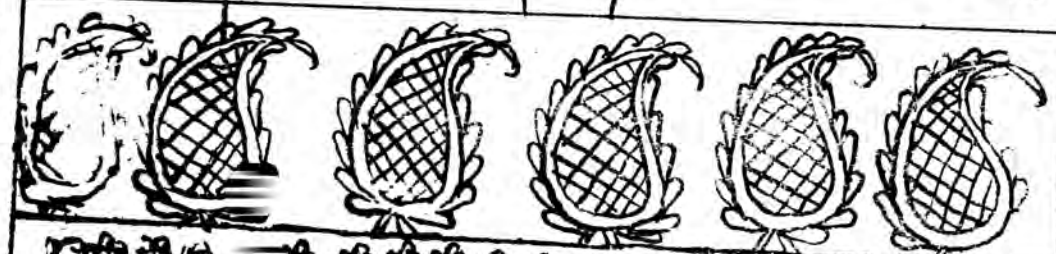
بالو میں کنکھی کھنی کچھ سر کھنی

نکد ہی جو امام کاؤ جیتی

وہ کون ل جیتی کچھ اک پائی

تو ام چلی ہین غش الم ار فانی ہین
نرکس کی اک سیاہی سی تشبیہ
یہ گمخن ہجر سی قاتل حال
پر یونہی او سکوتی ہین تشبیہ
دعوتی ابر کی اوسی کیا ہئی و
بنجالی مین ہی کی ہی بہت نام
چکھیتی ایک او نخلی ہی ہجر
چیرہ ہئی انداز ہی بیفادہ
تو ہئی و سی سی مانک بلجائی

دینا مین شاد ہی ہئی جی بجمی ہین
سیگون ہین شلی ہین شہرتی ہین
لاکھی ہین موہن کشتی ہین
مٹی کی ہئی دیکھی ہی رکتی ہین
دیکھو حسین ہا ہ پر اک حال ہی ہین
کچھ لاؤ بالی عمر جاری کٹی ہین
راتب ہی ش کجھی کچھ باگمی ہین
دستار لٹو وار ہی کچھ لٹتی ہین
احتر علی سی کون ہی جی ملتی ہین



۶۲
لہم چاہت کا برا ہوتا ہی نسا تو بن

جستی س لعبت چینی فی د کہا با

جان عالم کا جو بجان گذر ہوتا

ابر پر ابر ہی او ساقی مہ کو ہی سا

پہو کنا او جلانا تو بہت آسان ہے

فی سوری نہ ہی حال سمجھ کر چلی

ہنوتہ چٹواتی ہی شیریں دہنتی ہی

ایلو اب گردن غبار میں ہاتھ پڑ

دار لکھو گانہ اوٹھی کا کہی عاشقی

ای مسیحا خدہ او اوچن ہی تیرا

اسکی حومت میں نو شو نکار دے جائے

قاف تک نہ آتا ہی پرستان میں

ہتک پر گیارہ ماہ کی ایمان میں

جانی آتی ہی ایجان جان تو

آج کل جوش ہی دو وہم ہی

واہ کیا تیری ہی کچا بھلیاں میں

آپ گنوا تی ہیں کیوں ایلکنا دانو

نور لب نی لکی مجھ کو گیبان میں

ریشمی وار نہ دیکھا تھا کہی با

جان بچی نہیں دیکھی کہی با تو

کیا عجب طوطی چمکنی لگی بھانڈ

شیشی کوٹ کی بھر بھری پیمانہ

موتی کا چونا کا دیتی ہیں پانویں	رخمی نظر نوی بنائی ہیں گلوتی ہو
خشتی دانیہ ہی ایک ہی دانہ	محسب بہتر نہیں غیر کج کھلاؤ نہ
ابر و مرد کی رہ جاتی تھی انویں	جستگ غیبیوں یار کا کچھ لطف نہیں

اک رخمی چاہتی اختر اگر ان ہو کوئی
چھوٹی مسجد تو سہر کیجی تجناون میں

کریں اپنی ہوناد ہر مجبو ہی عریان	کریں کریں ان تی ہیں کہتی تو یہ مان
کریں کوئی مغہ ہی لگا دین کی پہچان	روکتی ہیں ہمیں محفل میں تھانفر
کریں ملکی میٹھیں مز عشق کا ایجان کریں	اسی فلک گھری ہمو شہاوی
کریں کہیں ایسا نہو شکون سی وہ طوفان	بیخبر بار وندی مل کی بہت
کریں یہیں ٹری ہی دامن ہنچ گان	مشق نیر نہیں ہو جان ہیں

تو کربات کیا کرتی ہیں سو ہو گئی	کام جو کرنا ہو دنیا میں انجان کرین
آشیانہ ہو جا کامرا جوڑان جہاں	خانہ غم کو مری آج پرستان کرین
روکنا پنچہ شائے سی نہ بہرین مہنتہ	کہیں ایسا ہنوز لفون کر پریشان کرین
طعن شمع کی باتیں ہی جانی دینا	پہلی دنیا میں اپنی کو تو انسان کرین
بی ادب گئی کچھ دل لگی اب او کو	پڑہ چکی پڑہ چکی اب ختم قرآن کرین
جھٹکی زنجیر کی ہوں اور قبا زنجی	فصل گل آتی ہی ہر جا ک گرین
جانی دین تیراں عصہ نکرین کہہ	اتین مجاہدین وہ اب دین کچھ دینا کرین

نہ چہ پائین کہی اختر سی کہلی کامون کو

ہمین منظور ہی وہ نوک اعلان کرین

سر مل مٹن مجنون مقطوع بسع

حسرت دین ہر حلقہ درستی

جہہ یاد رہی تری شمس و زہرا



انگہ لرنی کو لری دل کا ہلکے

ایصنم تر نویسی بملو تو کچہ کام ہین

کلیان ہر چٹکی ہین صیاد خدا حفظ

انکار ہنہا ہی جلا نیسی سو جانی

لہو ندن دیکھا دئی ہین ای مانا

گو نجین بان لیونکی کنجا جگر چید

کشت بید ہری ہتی ہین سن ای گل

غم تلک انگہ ہین باقی ہین اہیر

اک گہر بھر تو دکھا دین مجھی اندر

حکم نظر تو دی او نکو مسیحا زما

روح ہین جان ہین لب ہین پر ہین

الا کہون سوس ہین راکھو ہی

کیسی اسپین ملی منک شہر ہتی

دیکھی فصل بہار ہتی پر رستی ہین

دھچکی دیتی ہین پر زرا دگر ہتی ہین

منتظر ہوٹھون کی سورج گھر ہتی ہین

بیشتر کانو ہین اب اونکی گھر ہتی ہین

حد پر نور کی سالی ہین شجر ہتی ہین

نام کو حلقی ہین یہ دیدہ تر ہتی ہین

برسون گم رستی ہین اونسی گھر ہتی ہین

دیکھ تو کتنی تر کھی چھپتی ہین

بتو اغیار سی ہم شیر شکر ہتی ہین

ز فسخ کا اہم اسی گلستان میں

ایسی ہم کہیں کہ مضمون میں ہمیں

سیرانی نسو نہ نکلاؤ کہ دم کہنا ہی

پر لگا کر اپنی پہونچو نکا خطا سنی کا

مری مضمون کی سنی میں نہیں سنی

ماہی حسن مری حال میں پس جا

سیرگار میں انبار ہوا سونی کا

دہیان میں سیر ہا اسخ بمو کا

بازی عشق کہلا کرتی ہی ارت

نسل وید کی ہم شام و سحر ہی

پیش پا رہی ہیں پرش نظر ہی

مری نیم کی سخت جگر ہی

قاصد آنا تبادی کہ ہر ہی

شجرہ میں سس و زمر ہی

گوشتی میں یہ پرزاد مگر ہی

کف گل میں یہاں کینہ ہی

اسی بیان سری موی کمر ہی

جیسا کہ کرتی ہیں ہم تو ہر ہی

پیش طیش لپٹ غصہ غم برہا ہی

اختر زار پرزادوں میں گر ہی

اتسوزی نکر سینہ کی کینہ

نہ صبا نہ لطافت نہ زکات نہ

کون مضمون کہی رہی فکر میں

میں گلستا کا سبق بلبلوں کو دی

دارِ لفت کو لگا دیو گاتا پوس

ہو رہی کا پس من میری آ

خط نکل آیا تری چھپر پر

دیکھتا ہوں تجھی ہر سچ و س

سرمہری تری برقی زون

لطف ملتا نہیں کہہ قصہ پائین

یہ ملاحظت ملی کی رخ آئینہ میں

تاب طاقت نہیں قی میں

چنبان کو نکو دیتا نہیں

مری ملاک نہ ٹھہری تری تحمید

کسی جلدی اپنی لفت دینے

کیر لگنی لگا اید و ستو شہین

میں کہتا ہوں اکثر اکتی

راغ شالی چنی مٹی لگی سالینہ

نخل بند چمن مانی و بجز او دهن

آکوبی هو محبت تو بسون شهن

ایک سی ایک یاد هی ذرا دیکه

لب لب غیر هی محکوزین تک

محسوس جی نهین کرتی هو کیا دیکه

اس لی درتی یمن ناز بکدن و بلبل خو

خلو تو یمن قین هی کام کیا کرتا

آب لیلی یمن اگر محکوبنا یمن مجنون

دال کتنا نهین تلوار نهین شاعر

سرکشی محسوس نکرنا که بر اهوئی کا

رونیکی وقت و دوست بر بوجا

کو دک و سیر جوان کنتی بستان دهن

یه نهو گا که بغیر آپ کی آبا دهن

چاند هون رکا لکرون یز دهن

واہ تحسین فلک بس پی بید دهن

هوشمین آو تو تم کیا کوئی جلا دهن

شاعر و مرغ معانی جو صیاد دهن

کبھی سوقت بھرنی مین ہی

بشہ ہی قلم عشق مین ما دهن

چال ہی میری فقیرانہ ہی دهن

ہند کی باغ مین اسی باغ شمشاد دهن

ایسا کہی کجی ماتم مین کہی دهن

نظر مهر کرد و خست خوش بجز پر

یا علی آبی اب طالب امداد همین



دل لگی کرتی بهن تی می کیستی
غیر نمی عشق کا لکنا بهن کیستی
ہوٹھو پیر نام ترا ہوتا ہی حب آنا
پسکو منہ لگا تین کہ بھرم جانا
یاد آتا ہی مرا نیشک شیرین کا

دند کرتی بہن نیامین ہمین کیستی
وہ ہمین بہن کہ ہم ہجر صنم کیستی
یا علی کہتی بہن درواز کو حب لیتی
لڑکون کی طرح بھری محلو ہمین کیستی
وہ زبان اپنی مرئی اتوں خب کیستی

جسکا جی چاہی بہن شعر و سخن ہو ٹھہری اوکو

اختر زار ابی قاسم کیستی بہن



جیسی کرتی ہیں کہ نگار وہ کب کرتی ہیں

بی نشان و کونشان عشق کا بتا دیتی ہیں

کیا بتائیں کہ شب بھر میں کیا حال ہوا

برسا کرتی ہیں یویدہ تر آئندہ پیر

تب بھر انکی دوا آپنی سیکھے ہی نئی

روز و صلت کو مریاہ سہ کرتی ہیں

کیا ہی بے کیا عشق پناہ نہیں کیا

ایسی سوائیاں بازار وین کہ بتا کھڑا

عشق کی ہو کمین کس جاتے ہی ہر شام

ہو ٹہہ سلوائی و ساز و کی پیغامی

ای توون ہی قیاس کا ذرا یاد ہے

نام غیر و نکامی اور آپ سے کرتی ہیں

بی سب آج وہ محل میں دگر کرتی ہیں

درد و غم ہم الم رخ و تعب کرتی ہیں

مستعد صبح سی ہو تی ہیں تو شب کرتی ہیں

روز بازار وین چھپکی طبع کرتی ہیں

رخ انور سی وہ رات کو حجب کرتی ہیں

ہم ہی وہ کرتی ہیں نیا چھپ کرتی ہیں

تو کتنی میں بہری مخلصین غصبت کرتی ہیں

کہ وہ اب کرتی ہیں اب کرتے ہیں کرتی ہیں

غیتیں بارونکی اب کی اب کرتی ہیں

چلتی اس کا سر نام طبع کرتی ہیں

چہرہ ایسی نہ سہی لیاں وہ دین
ہمیں اغیا کی تہو سی طلب کرتی ہیں

انہ پائیکلی کہی ہو بہ لب تلخ مزاج
میں سلوی کو عبت انسی طلب کرتی ہیں

تیغ سی و گلی عجب کھمہ ہین میں منہ
مار کر ملو وہ ہوت عجب کرتی ہیں

آسمانی اور آئی گامہ کوئے

کہی اختر کہ کسی آپ طلب کرتے ہیں

[Redacted section]

بزرگ سائے کرد و ن و عفتا شاہوں
میں بجا خاکیا ہوں صاحبوٹی کا تیار ہوں

قدم کی نیچی وندی خاک کی وہ خاک اپنی
عبت اعلیٰ ہوں میں بعد و سبسی ادا ہوں

مری تہو سی ہی اکجام می دش میں لیلیجہ
وہ رند صابیحانی میں میں تو میں ہی سقا ہوں

فقیرانہ بسر کرتا ہوں تخت فقر رصاب
جو پل اولاد کا دی باغ عالم میں سوتا ہوں

نخل کی نام سی نفرت سے اختر و دی ز غبت

خبر اتنی ہنیں مجھ کو کہ صاحب کیا میں کہتا ہوں

میں نے کہا کہ

مزارِ مبارک اگر پوچھتے ہیں

یہ بندی تو شمس و قمر پوچھتی ہیں

میان سے عبث تیغ لیتی ہوں صاف

شو پاس سے میری قاصد کی غیر

یہ کیا سچو اسی ہی کچھ ہو شمع

فسانی سے غبر و کی نفرت ہی ہو

اگر کی طرح دل سے اوتھتی ہیں کو

یہ دریا ولی ہی کہ خشکے میں ہو

اسی خواب کی ہلو تعبیر دینا

تو وہ باتوں باتوں تو نہیں کہہ پوچھتی ہیں

وہ میں کون جو بد کہہ پوچھتی ہیں

میان ہم تہاری کمر پوچھتی ہیں

کہیں در کی ہم خبر پوچھتی ہیں

ارنی خبر ہم خبر پوچھتی ہیں

کہانی نری رات بہ پوچھتی ہیں

محبت کو اونکی اگر پوچھتے ہیں

سمندر میں تجھ کو کمر پوچھتی ہیں

اک سوئی کو اسی سے پوچھتی ہیں



تب غمسی فرصت نہیں ہو کو اکدم

کوئی جا کی کہد کہ حاضر فی ہین

کوئی بات قاصد سی کرتی نہیں

یہ من فائن ہو کا بست لانا و صا

عجب بات چہور دیتی ہین صد

بہی عیدین ہی گلی مل کتی

یہی کہتی ہین ہمہ ل کست

کہ ہر پھر پھر آیا کہ ہر گرتی

خدا بنا دی صفا ہی ل کی

طبیبو نشی اپنا جگر پوچھتے

بڑی یرسی اونکا کھر پوچھتے

نفا فی کی پہلی کمر پوچھتے

محبت کا متے ضر پوچھتے

مگر کو عمر بھر پوچھتے

محرم میں خالی صفر پوچھتے

عجب چوٹی ہین کہ زر پوچھتے

غضب کے صیسا د پر پوچھتے

غبار کا اسی شیسہ کر پوچھتے

ہیں ان کی اختر سی جا کر یہ کہد

وہ جسے تار ب اگر پوچھتی ہیں

وہ دست خوش لگا دی کہی گریبا
خدم کی پیر لگا تا ہی کوئی ست

ارتی وحشت ل کام آتگی کسے

از سہی مقدی رین سخیان میں لکھیں

وہ میر اغشی گریبا سرب کی تہ

کسی نی یار کو اغیار ہی بنایا

جب لکھی نیکا ڈنا ہولا کہہ کھر چن

ہزار سال حکومت اگر ہی کیا

بھی بہ تنک نکر اشی خجستہ

حوشکی ماری تون میں ل جان
میں انکھیں نہ بچاؤن ی گلستا

ازا کی ہرج کبوتر کوئی پرستای

بھرون چوں ہول تو کا سہی نین واما

ملا کیا نک اپنا کباب بر بای

یہ ر فر صاف ہی یوانو کسکی یوا

لگا ہی تیکا چو نامہاری ایون

یہ بات لکھی دارا جہم کی ایوا

بہت ہی ق فقیر و شہ کی سنا

وہ ناتوان ہو کہ پیچھے نہ سائی

نہیں ہی طاقت نہ ہی جان لان میں

نہیں گئی ہی ابھی کھیل کی مانع سی

پڑا یا کرتا ہوں کی ابھی بستان میں

وہ دیکر تابی میں چلیاں کھلا یا ہوں

یہی فرق ہی عقل میں اور نادان میں

ہزار دہوڑ ہو گی لیکر چراغ مہر ہے تم

مزانہ پاؤ کی خست کسی سخندان میں



دستار و قبائلی یا جان کسی کہ میں

گردن ہی کی لی میں ان کسی کہتی میں

اسل شہ کل کو دیکھا نہیں کلشن میں

ای صحیفہ خبتلا قرآن کسی کہتی میں

سخن خانہ عالم میں سودا ہی قدح کبے

مجلس کسی کہتی میں یا ان کسی کہتی میں

زنا و مجب ہے گردن میں مری الا

بہکایا رہ دین شیطان کسی کہتی میں

موجود ہوتی میں دنیا میں اسنے کو

دروازہ سی چھو تو دربان کسی کہتی میں

کیا کام تغزل سی نختانہ دوران میں

اطفال جهان بازی کرتی ہیں بستان

الفت نکر دیکھو دنیا میں پناؤ کی

تعلیم باندانی ہوتی ہی فصیحون کو

جب یہ کہارتی حکومت محو ہوئی بالکل

یہ مگر نہیں ہرگز ہم عاشق صادق ہیں

جب بیٹیا ہوجاں ہم بہا گئی ہو

بہات صدیر پہنچی نہ جرس تک

شہنم کی طرح ہم ہی بیہوش ہیں عالم میں

عاشق جو ہو پسر کیا ہوش میں آیا

کسی کی لٹی گلچین ہیں کسی کی شہنم

مجنونسی ذرا پوچھو نسان کہتی ہیں

ہم آپ کہلو نابیناں کسی کہتی ہیں

بس عشق کا قصہ ہی پایاں کسی کہتی ہیں

خود ہم میں بلاعت ہی سب جان کسی کہتی ہیں

رغبت کسی کہتی ہیں میلان کسی کہتی ہیں

دست عشق ہی بخان کسی کہتی ہیں

بتلاؤ تو دنیا میں حیوان کسی کہتی ہیں

افسوس لانا لان کسی کہتی ہیں

گل شکوہ دیکھی خدان کسی کہتی ہیں

بتلاؤ پریزاد و نسان کسی کہتی ہیں

ہم ابکون خوش ہیں بستان کسی کہتی ہیں



تو عقل سی خالی ہی گر طینت عالی
بیہودہ نہ بک ناصح نادان کسی کہی

اختر ہی لفت میں پادشہی نفرت ہی
در ویشوئی رغبت ہی سلطان کسی کہی

مخبر لکھنؤ مسعود

اتنی غمزی نکر و جہنم جہنم
چاہتی رسم محبت کی ادا ہو جائی

دن کو نہ جو کسی آدمی کا چل جائے
پھر تو یہ کیسوی شب تاب ہو جائی

ہاتھ ملوانی ہن بہند جو لگانی ہیں
ہمتو اللہ کہیں رنگِ خا ہو جائی

کیا پھنسا بنگی مچھی میں تو ہو اک صیقل
اکی صیاد یہاں دم ہوا ہو جائی

پہل انگاری ہوئی باغ ہی آتشخان
کیا تعجب ہی گلِ داغ تو ہو جائی

شکوہ غیر نہ لاؤ گار زبان پر گز
کہیں ایسا نہ ہو وہ محسی خا ہو جائی

چہا تو نکا جوا و ہار او نکو کہاوی
دینِ انجمِ خلاک کرہا ہو جائی

ایک دم کہیں سجاوہ کہی انگلیں	مختل شوق و محبت کی بجا ہو جا
سال بھر بعد یہ ن آیا ہی قاصد	ایک دم بھر کی لٹی بھر خد ہو جا
ڈیلی ڈیلی مری مضمون دی	کہیں ایسا ہنودہ تنگ کیا ہو جا
اندہی آئی ہی محبت کے اندیز	مشتعل سینی میں مصباح فاد ہو جا

منہ لگاؤ جو تم اسی ماہ شیب و رین
 اختر زار ہی رہی ہین سوا ہو جا

جو ہم نقش و روان کہنچہ ہین	رو لطف چمن باغبان کہنچہ ہین
جو وہ ہاتھ ملتی ہین ہند ہی	تو ہم عطر جان جہان کہنچہ ہین
کشید رما کرتی ہین بخشین ہی	لگاؤٹ کا ڈورا جہان کہنچہ ہین
قلم کاٹ کر تا ہی کاغذ ہی سا	یہ تلوار ہم بی میان کہنچہ ہین

بلا دیتی ہیں شیر قارین کو گویا

نہ ساری محبت سمائی نظر میں

تہہ شوکر کا اس ضعیفی میں ہلکو

یہ ہی پیر زال ایسی نیاسانی

بھری محفل کو نین کر تی ہیں پروہ

رقیبو جلو ممکن اسی سی آنے

ہزاروں مصوہ میں لیکن غزل کی

ارچی و منبہ اپنا بنوا و بک کر

پاسل عالی ہیں سفینہ پر یہ نظرین

کند ہاوت ہی لو کی کج لہ

صنم ہم تو تصویر جان کھینچتی ہیں

شباہت ہی ہم نیم جان کھینچتی ہیں

بغل میں تجھی انی ان کھینچتی ہیں

اسی اپنی جانب جوان کھینچتی ہیں

یہ در پردہ پردہ عیان کھینچتی ہیں

بغل میں ہمیں نہان کھینچتی ہیں

بہلا دیں کہیں کیونکر زبان کھینچتی ہیں

ہمیں بلبلو ہم زبان کھینچتی ہیں

کہ او پر سی وہ زبان کھینچتی ہیں

یہ چادر نی باغبان کھینچتی ہیں

وہ تیور پر ہی مین کشیدہ ہئی
وہ تیرو کی اوپر کمان کہنختی مین

بہ قلابی آسان مین سکو ختر
وہ ہم شاعر کی کمان کہنختی مین

امی ٹوئی نفی نسبتہ بید مین
مصر کی بازار مین عا شقہ نکلی
کیسا اولو لکونا حق خاک چہنوائی ہو تم
مردنسی یکہہ کوچی مین بی آرام
پہول کا دیو کا ند نقشہ بنا و باغ کا
غور کر کی مہنی دیہا عاص مین
آسمان حسن ہی سانی آتش مزاج
مضر بہ سمجھی ہو جسکو مسکد کی جام
ایک بوسہ کی لینا دی نطفہ
کوٹھری مین آپ چلتی ہلو اک دم
ناچی دوج مرقہ پر نہ رو کو
تہو کر دنی جان نیکی و خوشکلام مین
سن ہی مین ہم چہنی ریشی پیغام

مَدِّسَمِ اللّٰهِي ہر ابرو و دنالہ کیا فرہ ہی دوستی میں چہ کی منظر جالین لہو پراونکی سانی جام دی پریشان اُنستہ ملک	اگے شگون نہیں لیل کی دلا کیونچا خی بہر ہی میں عجوبہ کام روزِ بخت گشت کیا ہر آج لطف عاشق مخمور و یہودہ یاد کی نام
---	---

پنستہ لب سی مری دل کو بہت ہے

و دونوں انگہیں آپکی اخترین بابا دلم

بحرِ خبر شمشیرِ عالم

اُمی ہ و کیونکر کبھی تصویر ہی را چہنا ہی انکبہ میں کو زخمی کرو عشوہ غضب و غضب و غضب بارِ محبت تری او ہوتا نہیں ابد	کربان ہیں سی آہ کی بخیر ہی را لکھیں لبِ معشوق میں تیر ہی را پھرتی غضب کہ تیری ہی را وام تہ محبوب میں تجھ ہی را
---	---



نجم و عادی کسطح اسی عالی

دیکھو ہماری لاغری مضمون کہلا ہی

چھرا دکھاؤ صبح ہو یا ماہ طاعت کو

چوٹی سی ہاتھ اٹکا کیا یہ سب

مخل میں اگر مٹھتی غوث و بالا

مصرعہ نو پر ہی ہو گا ہی ہو

الف میں سیر جان بید ہوش

کہتی جو کہیں تو نہیں انہی نہیں

اب دھڑکی جی ہنسی چہیٹا ہو

اسی کیسا کر آؤا پار کی صورت

پھر بجالی دور ہو نہ ہو

ہر سر بن مو شکر ہی تھیر ہی

خط کی نہیں حاجت ذرا تھیر ہی

اوشین نہیں لفٹن ہی شکر ہی

دھوکا دکھاؤں گا کہ ہی

آؤ اب ہمسی کہتی تو تھیر ہی

کہتی شعاع رخ کستی تھیر ہی

بیدست پاہم ہو گئی تھیر ہی

ہکاٹ الف کا غضب ٹھٹھی

اوشتی ہن لو کی اک کی بخیر ہی

بوٹی ہو ہمیں سنکلی کسیر ہی

انکہ ڈسپ کر دیکھتی تھیر ہی

ماجِ غلاما جہان شمشیر سنی خرو	بازی کہا تو کجا کہی بی میری سار
احقر کی اگر یا علی مشکل کشائی	اب سگری کھیتی بی میری سار



پریز و کی چب تختی ہم فریاد کر	حامل کی لہی قرآن پڑھ کر دہی
الطیال الوکی ہی ہتھی پر پڑی	ہزاروں کھر جلا کر اک نفس آباد کر
عجب کی درگاہ ہی سب آتی	پہنچتی ہیں بہت ماہوں کو کر
کیسکی ہو میں دوسیلہ پنا کر	حسبان چھان چھان سن کر یاد کر

ہم خسرو عالم میں ہیں و جا اور سامان
وہ حکو ہول جاتی ہیں ہم اونکو یاد کر



رویف واو

بیلو با غمین لو کا اثر ہو کہ ہو

ایسی لی میں حسد جانی اثر ہو کہ ہو

ای طبیعو مرص عشق کی کرتی ہو

تیری تپیر کی کمریسی ملین کی پریا

نشہ رہتا ہی رنج میں ترانگہ نکا

بی پری لی لو گئی ہی تھی اوپرین

اشی حسن نشان بہت لفظ

خوان نیامیں شعری کا باقی ہی مرا

شاعر و شئی کہی وصف ہو کا ہر

منہ کہلا کہتی ہیں اور وین

بند کیا ہی کی مضمون مارک کا

اتش گلہسی فروں جگر ہو کہ ہو

آف شکو غمین ہم و بھئی ہیں کہ ہو

خون سینی میں مر غم سی جگر ہو کہ ہو

بی پری محکواؤالی کی یہ پری ہو کہ ہو

مار کیسو مری تن پر اثر ہو کہ ہو

اکیس تر مری نامی کی خبر ہو کہ ہو

دیکھتی شام غریبان میں ہو کہ ہو

دار فانی میں اوقات بسر ہو کہ ہو

باندہ تھی ہیں تصور میں کہ ہو کہ ہو

صدف جسم میں ہر شک کہ ہو کہ ہو

ای طبیعو مری سنی میں جگر ہو کہ ہو

سرد مھری پہ بہ اختر بھی ہوا ہی شیدا

یہ تو سرگرم محبت سے ہنر ہو کہ نہ ہو

یہ تو سرگرم محبت سے ہنر ہو کہ نہ ہو

گلشنِ فراقِ گلِ مینِ مجازِ جہیم

دارِ قناینِ کیونِ ہمیشہ قدیم

اکسیر کو وہ خاکِ نہجِ تاسی سیم

دنیا سفرِ بھٹی بہنِ خانہ بدوش

گریہ کری جو یادِ کمرسی یہ ناتواں

ابر و کا سارا وارِ جواہری کی پرتو

مضمونِ رِزف کی چُنِ خنکی لکھد

عُبابِ لبِ صنم کا کری خونِ کا

نالوئی آبِ سود بھی ماریم

موسیٰ بھی جسی طور پہ جا کر کلیم

انگلی سی سکی چاندِ فلکِ دُہم

کیونکر نہ دوشِ صبح پہ سکی کلیم

دیکھی نہ شکِ آنکھ سی موجِ نسیم

بِسمَل کی طرح کیونِ مرادِ دُہم

خامہ ہمارا کیونِ عصا سی کلیم

اِس سنکی جو عشقِ بینِ حالتِ نسیم

وقتِ دانِ نہی تباہی کا زخاںِ گلخان
نا قوس کی صد سی حرم میں مقیم ہو

روِ ناتوان ہوا ہونِ کراہت کی
شانہ ہی دل شکستہ ہی کیا مقیم ہو

آہِ زبانِ تمہاری بہت سخت ہو گئے

پتہ سمجھی ہی غنڈل جو ذرا ہی فہم ہو

بیل کی جوجی بن میرا بنے ہو
پھر گل سی وصال ہی ساجے ہو

اُتر ہی سین یار کی سلامی
وردی کہیں شام کی بجائے ہو

سالِ جو خد سی عشق مانگے
کس طرح وہ تجھے ملے ہو

صاف ہی کرتی مین پریشان
مجموعہ جو یار کا ساجے ہو

اولٹی ہی یہ التجا تمہاری
کہنی ہو کہ مجھے ملے ہو

کیونِ وِزِ سداقِ سینہ کوئی
نوبت شب کی اگر سب ملے ہو

سید ہا کیا سہ کو پستین	کیونکر تیر سی پھر بکے ہو
کوچی میں غزل کی پیر کی ہے	سید ہی را ہو بن کیا بکے ہو
غجنو نسی نہ بکھلا ہنیدین	نن پر جو قبای گل سجے ہو
قاضی سی ہی دخت رز کا ہنگام	سر پر دستار ہی سجے ہو
میرا جو کلام خاک پا ہے	دیو کی اوکے اک سجے ہو
ہوں سوختہ شعلو بن ہو	پوشاک جو میری ملگے ہو

نامح کی غنڈل بھی ہی خستہ

یہ اور روٹ ہی ہے ابجے ہو

عشقِ نیا بزمِ غم اندوز ہو	بچ و غم تو ام بھی ہر روز ہو
تابِ نظارہ نہوای شمع رو	شاہدِ اصلی جو بزمِ ہنس روز ہو

طفل تب کب سعادت مند تها

داع سی روشن هوا و شست جن

اسپدل بیداع کب تک شہسو

ساعہ سین جلا بن ہڈیا

بازبان کرتا ہی عضو نشی و طفل

برج محل من ملا لیل ساچا

ماگر کیسوی جلدن گراسی پری

حسرت آہ و فغان ہی متبر

ماو ک غم یا بگر کی پار یون

کو شمالی سی جو غم اندوز ہو

یجالی تیری بزم اسرور ہو

در ہم داع جنون ہی و ہو

محروش اگر وز گردل سو

میرادل کیا باز دست آموز ہو

کیون مجنوں کو یہ دن رور ہو

زندگی ہی رشتہ جان سو

یا تو تپتا ہو کوئی یا سوز ہو

یا صدف مرقا نہ دل نسیر ہو

سال بدلا ہی زبان ہی پھر گئے

آج ای اختر حسین نوروز ہو

ان کی ابرو سی ماہ نو کا سیدہ ہو

بان کہا کر کیا غیر کو سی سر

پہول انکار ہوئی بلیب لالین

فرش سبز بلیب سچیں مچھی تھوکی جا

مرغ آستخوار آئی نو چنی کی فکر

روندی ہین آ کر جگانی ہین

ہمصفر حسن دل بہش چکا

مازل ف یارسی مرگا نکا کب

خط یہ سادہ ہونز اکت پر سیاہی

سبناستائیں اہی طہ فانی موج دل

اکٹ کیا ہی حسن کیا عشق پین

کیون سو غمشی دل اک تقیدہ ہو

دست گلچین نہ پر چونی آئی تھو

مرغ ار ایسا ہی چمن مرغ دل شدہ ہو

تشین لالی جو کر کر کی یہ لک سیدہ ہو

اہوان چشم سی کیا سبز خوابین

جای فوارہ مگر پردی مین آب ہو

کیا اثر ہویش سے جو ہر کا نوشیدہ ہو

بس لفافی پر فقط ذکر کر چچین ہو

آپ کی زلف رسا شائیں گہ چیدہ ہو

سوز غم سی گور تیره میں چراغ دیدم

بیری مشت بخوان مشعل راہِ جن

کتبِ قضاہ بر تہی میں جو یہ بالین ہو

ہمد و ملت میں قلم ہی گنجِ اشیا حسن

بجر کی مضمون سی کہتے جاتے کیا ہو

وصل کی امید جبکہ غدیہ لکھتا ہی قلم

باد شہ کہتی نہیں وہ تاج جو سید ہو

تاجِ بخش شاہان بند میں مضمون مر

پلہ میسر میں کیونکر سنگدل سنجید ہو

سیرِ غم و غمِ اک کمظف چہی ہوتا نہیں

گہانس جل جانی جہان دل شویہ ہو

سوختہ ایسا ہون گر تو وں میں بس ہو

خروتن جامی صحرایہ و غمِ شیدہ ہو

حسن کی وسعت پہ ہوا ہون تک کیل ہو

تافیوشی چاہتی اب ہو برابر بارِ دل

اب تو توی گا کلامِ حشر اگر سنجید ہو

زندگی ہو جانتی ہی عشق میں مردہ ہو

گھسنِ عالم میں جس گل سُلِ پرمردہ ہو

کون کھل کھل کر جو نہیں ہنسی غنچہ سن

روز روشن رکا کل دین لہجہ کرچ ہو

ای لب جان بخش دنیا اک نئی پید کر

روی ہم ل کھول کر شب کی گیسو کی لہر

نیری مضمون کا ہون جو لاغوا تو

رسم نیا کیا ہی ہی ہی پہلوین جگہ

ماہمائی بیل شیدائی گلچین درستی

کاٹ ڈالو نگا گلائی کلا آزاد ہون

ہمانسی خست کو فکر ہی اسی شاعر

دھیان ہی پیر پیر شا پیر پیر مردہ ہو

کیون شب گیسو پریشانی برہم خوردہ ہو

جی وٹھی وہ ہی ہزاروں سال کا مردہ ہو

موج طوفان بلا کیونکر نہ دیر بارہ ہو

خط نازک چاہتی میرا صبا آوردہ ہو

وہ یقین پاس ہی کی ہی اگر آرزو ہو

پہول کھلا میں جو گلشن تین دل فسرہ ہو

جام او سکی منہ لگی دنیا میں منجورہ ہو

اش میں چہور و جو فرس کہن گسترہ ہو

جوستار کھل گیا ہو بند ہو وہ غنچہ سان

آہ خستہ جس جگہ تیرا دل پتر مردہ ہو

بحر ہرج مہرج منہاں

مصیبت پہ پہنچے جمی دنیا میں
بلا کس ہو

سدا ہی بنی رہی دنیا میں

کہ تو اٹھ نہ بن کجا کو بھی بدکس ہو

چو پانی و مالہ برف تک سخن کس ہو

یہ و مقتول ہی بی شر لکس ہو

حایت نہی ترک چشم کی گاہ کس ہو

بطمی کی سوری جو منیا سنتیں ہو

ہم ہی کی غت نڈرا ہدین کشاکش ہو

جو حسن عشق کی طرح اسپین کشاکش ہو

میں ہا جاؤں جنت کو آکس کشاکش ہو

چلی جائیں ہارٹی و گنگا ہون کی

میں فرما ہون کی لبی کر او کی کدو

بنایا اموی کو ہی بھی اموی گاہوں

جوین لال و لک بھنگا ہون

ٹپک دس م جا رہی ہیں ایتل

مقابل تیغ ابرو و تہی تر انداز جب ہوگا

اڑی بڑ بڑا پر لگائی میری حشت سے

کشتی ار کی عاشق لی سجدین قضا

اور آئی نور یہ وہ داغ و صیحت نکل

کہی ہوا قریا زرا ہر و کتا



اوسریه و خنجر کینچی و قاضی بلاتان

همارا جام ل ثونی جواسمین کشاکش

مزان چاشنی ابی تها کین انما بزی

یه ه مشرب بعد زمرگ استمین کشاکش

یهی میدنی حشرکی ای پیر فلک تجسه

همار خونی ل سی قصر محرویان نقش هو

بکسر رمل مسدس محذوف

دور بی ه دل جو تجسی پاس هو

عین امید ی جو تیری پاس هو

داغ هو جانی همارا سپ غم

فرد دل پرا و کا چهر اس هو

پخته مغزی خام هی فرقت بین

جو کنی چا دل مین هو پاس هو

مین تو انسان دین بنو ما کرون

چشمه حیوانکی مجکوب پاس هو

ناک تیری منهنه غایب است

باغبان گل مین اگر یواس هو

تور می زاهد رکعت دوم

نیری صور تکا اگر سواس هو



کارهی پردیسی هواهون جان لب	جامه آخر مرا کرپاس هو
زهر کیسونی کیا اتسا اثر	ما ته مین در نجف الماس هو
شکر سفت کمرای آس پاس	وصل مین کیونکر نه محکوم پاس
حفظ غم دشت فرقت مین	جست سی آب دهن کی پیاس هو
سینی پرهی داغ پهل شاه حسن	افغانی مین یہ سکر اس هو

سات بلقی سمنان کی باندہ دی
یہ زمین اختر کوستے راس هو



جگر عاشق ل سوز جلاتی نہ چلو	شمع کو محفل عشرتین دلاتی نہ چلو
درد ندانی توش بنم کو دلاتی نہ چلو	غنجہ بند کو گلشنین سناتی نہ چلو
نم ہوا سی مرد کو بسلاتی نہ چلو	سوئی فتنی کو تم اسی بار چکاتی نہ چلو



تیره بختو نکا دل چاک سبک کنی

مثل فر باد نه تم کو ه کنی کروا

قفس تن مین مرطائرل پهر کی کا

سیدری فارس سلف مین بلن

موج گل سنی و بالا هی نسیم سحر

خواب گوش هی غفلت یمن هی قیاب

خلل ناوک مرگان سی گرا طائر دل

سرمی چشم نه زلفونین چپا و اوجان

مار کیسوسی هوا عشق خصوصیت کی جگه

سکه داغ کهری تهی تری طریقت صنم

تهو کوشی یمن پامال کرو کی تن

مار کیسوخ ناز کهر اشتهاتی نه چلو

جوی لفت لب شیرین شنی نی چلو

چتکیونین گل و بلبل کو اراتی نه چلو

باغ مین سند و روان خاک اراتی نه چلو

قد و بالاسی تو یون خاک اراتی نه چلو

آهوی چشم سی مرد و نکو جلاتی نه چلو

بیزبان کو قفس تن مین ستانی نه چلو

غیر همراه تو مین بات بناتی نه چلو

هر روی مور کو گلشنین سکهاتنی نه چلو

یه چلن کهوتاهی بد ذاتی پرانی نه چلو

ماهه ملوا و کی سینی کو اشتهاتی نه چلو

باغ میں آئی ہو گل و تو ذرا بلبل کو

غزل اختر خوش بہ سنا تی نہ خط

بیت جنت و کن سر و سر خداست

چشم فوارہ ہو رونی چرخ اول امان

بیکدہ سینہ او دل سمار باؤ

گر صفائی پر دردِ دل کی تو امان

فاصلہ ہی صفائی خلی کاغذ سا

سجدہ او کی جبین ہو اور تن سجاؤ

کیا اونہاؤں جھک کی مین جو

اکامصرع مری یوان مین جبتا

پہنچ سی ہر شعر کی سید مادل ازاد

ماوہ کیا مستعد ہی عشق کا اسی پاد

حضرت غم فرقت ساقی مین ساغری

موتیا کی شاخ بن جابی تری مسواک

صفحہ خوشید صورت دل بیتا کے

زاد ابا صورت کا اگر تجھ کو خیا

سرمساقہ خم کروں جب مین چن غم

سرباغی ہی جھکی خلیسی انی زکبد



اسٹیشن کلر مین کی مالی بہتری بہن

دست کلین بھی چھو لی پس دادہ ہو

نخت تاج و ملک باب نهم لکیتی

نہادِ آخر کیا کہی دنیا میں چراوہ

ایسا نازک ہونے کی جویں

بال ٹیبل کی ہوا سی پھول تپاؤ

شعر کی گزری میں اختر شاہ ہی سا تِل ہوئی

اِغْل کی مچیس میں شاید کوئی شہزادہ ہو



پہول کہل جا میں ابھی جو مصرعہ

باغِ عالم میں مراد یوں بھی لکھ

ہی یقین خج رشید محشر ہی دہریہ طلوع

جس خرابی کی طرف میرا دل شکستہ ہو

ہم ضعیف و پیری ہی سنہ رنگوں کی نظر

قوت بادوم چشم یارسی لب پسته مو

وزیر، در سہ اندام کا محکمہ

سیر قیام مرا می تار نظام بسته

ما وشم نازم و حمی ادم و جینی و قو

صبر و دل بردباری

اگر کس کو بخود می و عدم و کمالی می

سرمهری می بهوشی است و نیست

چاک می خاسته و اسفند لطف یار

قصه لیشانی می عشق کا کبریا نه

ساده خوبی مجکوبه ابر و بهو که یکلین

تنی رحمت بهی مان می نیکی خست

کاروان جاتار ماری نالونسی سجا رسته

دم من ب طیار انگار و پنجه

استاس کیا لکھی جب شکسته

حسن کا اشیاء خوبی اور کوی رسته

مین سیرف ہون ہ میری دست

اگر دش افلاک سی جدایا ہان

[Redacted text block]

[Redacted text block]

خوان نیست ایہی ہراک قلندر سیر

حلقہ موی میان مین کیون اتنا

کب سکت می صنم مجھ ناتوانی

اہل دنیا کا اگر دنیا میں تہو پرہیز

ہست باز ونسی قد شاد جب تہو

ہستمہ رضیفان ہی نہیں استخوان

ما تبه پاؤن لیتی بن جسم فریه کی رو	بانغ عالم میں یہ جلدی ہی کہ جسمیں
روز و شب کا غاہی لفظ	تیرگی دانغ سی روشنی ان ابیر
حسرت آب میں مثل سکندر سا	کیس نو نسی آب ہی بہ چاہ میں جیت
استدربار یک مضمون اعضا صم	غور سی دیکھو اگر موی کرانڈیر
صید میں آہو گاہو کی ہوا اتنا اثر	جس جگہ نالہ کری پید و ہانتی
مثل تصویر بنائیری خوش چشمی	کیا عجیب آہوئی فالین ہی مجھیر
ایمان چشم کا کو سونہیں خیال	گر کدل صحرای ہستی میں کیا شہ
صفوہ کاغذ اگر چہ ارقیب و نکو	پنجہ چاک و سلم بہر شفا لان
میں ہی اک نالہ کروں پہنچن چو شہ	در میان گوسفندان اک صدی

پیشہ شتی غم ہی تشدید سی ہی سخت

ان برستے اختر کسل سی بر



کمالون کس طرح دلستی مری کا نکی تیرو

نشان باز دہی نام ہی لوئی پرچم کا

کڑی آہوئی جو داغ سیہی شک

چمن میں وی ہندی تہی تاج

سیچ حق بوریای فخر پر کیا

عزت نوح کی فرزند طوفان میں

وہ سیخ بھی ہوا تیر مڑھی پر نہ چلا

نیز کہو درگی باغ میں ہدم کا

تیریا تو نا صحو اس سر مہری پر

شکستہ ہو گیا سر گل تری نہیں

دل میں لٹ پٹی تارنی کجارت

شاسکتا نہیں انسان تہو نکی

مری اندر سی رشک آتا ہے

نیز کہا حلقہ زنجیر میں ہی سیہو

خس خاشاک خفتی دیکھتا ہوں

مری آہن بہت باد کڑی فقیرو

ہمارا ایک نسو غرق دیگا

شکم خالی کمان کی طرح کہہ کو

اڑا دیتا ہو نہیں لوئی اپنی ہمنو

شرابی کی ہیں بہت جگر کا

دل میں لٹ پٹی تارنی کجارت

بڑا کر بعد مرن کھٹایا ای فکرت

صغیر نکلی کیا ہی یریا توئی کیرن

برچا چمن اپنی شاہ کا کیونکر سفیدی ہو
سیاہی کا لگی کا داغ خسترون و زیرون

اوسکی در پیکر میری زندگانی ہو

دل میں دم کش کی جب اس شے

اقوی می ضعیفون پر کر چہ مہربانی ہو

کر عزیز رنج غم تو نہ چاہ میں مجھ سے

سرکھی جورا نو پر ر و رقیبوں کی

سار عالم فانی اسکا ہو جلا خانہ

باغ دہر میں بلبل گل کو تازگی

میرٹی تہی کا گشتا عشق کی نشانی ہو

کیا خیال بلبل میں نک بوستانی ہو

مورچی کو آتی رشک اتنی ناتوانی ہو

گر کہ دل کمی اسی یوسف کچھ پہچانی ہو

میری شانوں کو قاتل کیونکر کرانی ہو

میر ہی دل میں حبیب یار جانی ہو

چارون و شہالی او جو ضا اوتھا

زخم دل ہر مٹی بن پھر چار اجا

بتو منہ و پنہاں کے پیرستی میں

اس قصہ کیا بہتر شب ہوا وس کیا تر

دل کو یہی دشنامیں اجا بناتے

خضر رہنمائی کا وعدہ کر کی چٹیا

انجی بچ کیا حاصل لاکہ کہیں دیکھا

جاؤ عدم ہلکواؤ کس کی بتلایا

تیری خسی شرمندہ گل جو صحن گلشن

دقیر حجان سی لوہے میں مٹی جانے

گھلی پاؤں کی بچی کیا عجب جو آجاؤ

طفل نازین کی من دیکھ پاؤں گر خسا

سبز رنگ کی تن جلیاؤں کی

یا خد نہ عاشق کار نک غفرانی ہو

رات لف کی موسیٰ عشق کی کہانی ہو

اس اسی رکیا بہتر فاصلہ زبانی ہو

یہ دعائیں اوسنی عمر جاؤانی ہو

اوس ف سی شاید پھر لفظ نئی ہو

اختیار اوس میں کیا جو کہ ناگہانی ہو

بیری شکوے شبنم آکی پانی پانی ہو

آؤ ب کہا جاؤ شکل گر کہاؤ

گر صبا کی اسی ہدم بیری کی چھانی ہو

عذو کر کی پیری میں محلو پہر جواؤ

بحرِ مرقدِ عشاق اشکِ عسی لی لی	جنگو چو لوئی بدی قبر پر خروانی ہو
دائعِ دل شکفتہ ہوں ایسا ہی اسکی	بیری گلکی جب مجھ پر تازہ مہربانی ہو
جس کلیسیا لیلی گزری مثلِ مجنون کی	اوس گلی کی کتلی کی محکوم پاسبانی ہو
آبِ او سکی دانستونکی ہو سچی مری	کیونچہ طبیعت میں اقتدر رانی ہو
میری شعرا گر دیکھی گنگ بہی ہو جائے	اس میں پیدا گر چہ بھ نغانی ہو

جانتی نہیں بالکل ہم قوافی اسی ختم تر

کیا زمین میں اپنی رنگِ آسمانی ہو

کشتی ہی سرو کی قد صنوبر کا مصرع	مراد یوان ہی تصویر خیالی کا مرقع
بڑا درجہ ہی پا جاتی تنہا نہ مری	تری نظر و نہیں چڑھ کر تفت پر جوافع
گر و کا فرو دیند رکھون بہکا کر آہن	رجوعِ عشق اس سی ہو تہا احسن حج

شب کیسو متی برہم ہوئی دلالتی

دُزدان کہا دہنکلی سینا اجا

ہوئیوں میں لخت نقشِ فقر پائے

رقیب و سید ہوں مثلِ مرغِ شب

شجاعتِ جیستی وہ ترک کر تیر مرثہ

خیالِ واپسہ پر و نشینِ وچین چلتا

جلو بفریسی ہی مری شعرین

نار و نین تہی ہو ہمیں کیا کھامیا

پریشان خواب تہی زندگانی کسا

ہر اک مضرع مرا سکا لی مضرع

وہی بون کی عرض ہی جتنا مرغ

کرن ہی مہر کی لوحِ حسین پر

تفناک کی ہی سامنی ہو مرد

تجھی زیب ہی کر پر و قد نکا

گمانِ خوشید کا ہو چای لیکن صا

صرحی کی طرح بیہو سو پر تم

طبیعتِ مانی سدا چہی نہیں ختم

نہ اکھو قافیو نین چہوڑ دو جانیدو



اس نعلی بہاتی ہیں نظار می دلی کو

ہو بوس کنار آج کنار اگر تم

اس شیکا ظاہر ہی اثر باغ جہا

سینی جوان کی نہیں پر فلک داغ

بازی جو کہی حسن کی ہم بازی

اس ملک فی میں خیرہ ہی نہا

وہ جان آنی تو خوش دلی

الذری غار و ادا عشوہ ہی اعجاز

گم شستہ وہ روی رہ جانمی ش

والی نظر کرم صین رشک شی

امی نہ کہہ مین سما ہی خوش خانا

میل کی دشت صدقی اوتار می دلی کو

لگواتی ہو کیون کو کنار می دلی کو

پاریسی ہو س کوئی رومی دلی کو

مہر و نی دہی آج یہ رومی دلی کو

باقی نہا نقد تو تار می دلی کو

عادل سی کہو لیوی اجار می دلی کو

کبت کی بہاتی ہیں اشار می دلی کو

بہاتی نہیں یہ ناز تہار می دلی کو

بہکی تو خضر ہی نہ پکار می دلی کو

نکھر می بگرین سنوار می دلی کو

لگجائیں نہ تشکے شرار می دلی کو

ناسازی نالہ می سہو رہو کو ہو اختر

پر دین وہ مطرب جو چکاری مری دل کو

ہو زندگی نصیب ل میں ہنگ ہو

نازک کمری یار کی تعریف کجی

دامن ہنگی و بھیاں اوڑل ہوتا

اس آہ نشین لی جلا یا ہی دل تو

طوطی آئین قیون کی مانی ہو کی اسی ضم

پیراک بحر حسن کا نازک مزاج ہی

ای ترکیخ ابرو کا ہر گز نہ نکلیں

نامہ اوڑاں لائی کا شوق صالی

اگر شراب سُرخ پیالی میں ہنگ ہو

دشتِ گل میں آج شکا ہنگ ہو

اس لعل کی جو مانتہ میں ڈو ہنگ ہو

ابت پوس ہی ہند میں قندنگ ہو

جب نگاہ پہ سید تنگ ہو

رکھو جاب ہی تو مری دل پہ ہنگ ہو

اس لف و رخ میں شام سحر کو ہنگ ہو

ایک صبا جاب کیونکر دنگ ہو

فلمعی قیسو کی کہلی پسند

آئینہ روجو غیر وکی جانب رنگ

جب ہی بہار زخم جگر ہون سی

مرہم سیاہ ہو ہوسنہ رنگ

ہاتھو نکور کہہ کشادہ کہ نخلی جہان کا کام

آتش چرخش چشم نری گور تنگ ہو

ہماری اشک سی حال دنیا طائر

ہر اک قطرہ جو چٹکی عالم سیما طائر

پلا ساقی ہوسناتی ہی محکو جنگ

مری تیغ زبان آج تو کچھ آب طائر

زبکین اہل ہون برو کا شہنا ہی سم

چٹکی سی ہی گور سی لٹا طائر

اہل آتی ہیں یی اشک حسن ہارہ

عجب کیا آنکھہ بین ہی ن سیما طائر

اگر زنجیر کیسو موج ہی اوس بحر خو

وہ دیوانہ ہون سی ق سیما طائر

شب وقت نظرائی محبی گروصلت

وین کنہوسنی ہی مثل شفق خونا طائر

شب غم من چک غلی نه پوشید اگر قیا

جو زخمی پر زری به چاد و متناظر

مژ شای نی طفل بر منج نوشسته

کون سجده اگر ابرو کی به محراب

نخ به پر گذر انجو کجا بالکل نهین

لگی به پرد بان گربام عالم تاب

بجای بقراری سی اگر دتا ہی وه مهر

چپی اختر اگر میراد دل بیاب ظاهر

بحر مستدارک مسطوع

تر ناز کی جلنی شمی بولای بل من محشر

الذنی بهی مال کجا غلخال ضم زرد

قال تو نه تا قال کجا کل کو دیکه خنجر

مقتل من تا تهی نه نسکا کوئی کی

کهی شمشیر شکایم کهی حکمی کشتی بهی

کهی ونکی بحر بی یسمی ذرا نکه سی

بولسا خوشیم غمی ت مل موئی لف شکیل

مخسار من نو غل غل غار و نکو بهلا کیو

کسل کدی شادان کشد نی پانی بهی من

کلو غم کس طیت من ان بو من

عمل
 زمین به پیغام جن کجا ملک زمینانی
 کسی حسن عشق مجله باطل پی
 بر باطن ظاهر لایسیاسی زمین

یساوی کتبا بجای دلی نیست کرد
 بر خم کا دوازه ای مل جهان
 مضطر باو کچو حسبان دید کچو باو کچو

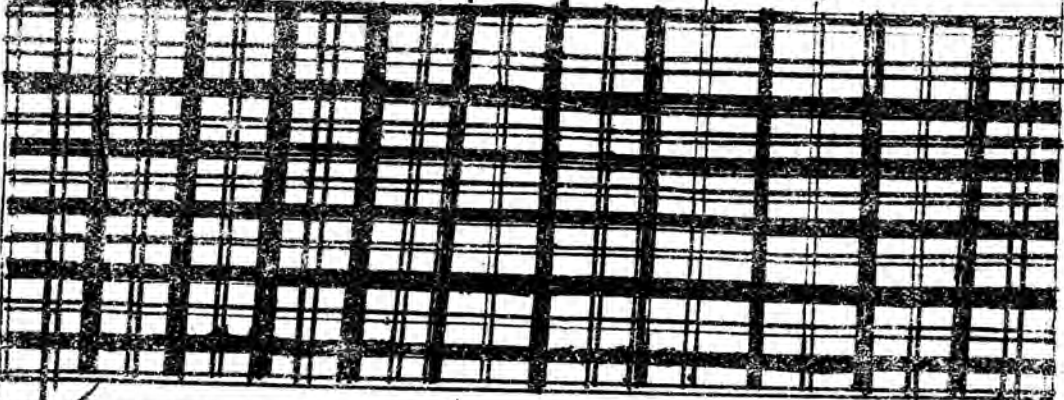
بخی سکا تو ریج و تعب زمین می زمین لوب
 کسین کا دست زمین گوی زمین خست کچو

تو خدای در و سکل سوا
 ملی ہی شام گریبان مکر کبان
 زبندی سانسین دور می زمین
 بتو گامام ہی وسو دل ہی
 هم کچو زمین کرن پھر کہا ور گختی

یہ موم دل ہی ہمارا ہی کرا کر
 اڑا کی زلف رخ ماہ پر کہنا
 یہ اک ہر کی کی میخانی میں انکو
 جلا جلا کی یہ شش خدا انکو
 جو چور پکا ہی تم شوخی خدا انکو

ہزاروں ورو کی مر جائیں ق ق عاقبت
وہ ناتوان کہ شکائی کی منہ میں
چکو ہکو بنایا و کہا کی عریا
شروع ابر ہی ساقی تہین بلانا
توجو کشتے ابر و پتہ تہائی
پڑ ہو نماز جناح ہی نازی اگر
غول میں شربت مہو گئی تھر

شروع ابر ہی بتا بنو دمانہ کرو
شراب ہی بطامی کو ابھی ہوانہ کرو
یہ کھیل چاندنی میں آکی لٹا کرو
یہ دست رزی مری اسکو شینا کرو
خدا کھڑا کرو عا ش کو ناخدا کرو
اواسی مارا تو واجب کو ہی قضا کرو
یکس باغین کھتی ہو بد مزہ کرو



شیطان کون قیب کی اس ہی شہت کو
تہا جو جائی اہد امیر ہی بغیر تو

کیونکر نہ کوئی یار بناؤں بہشت کو
اک آتش شین سی طلاؤں بہشت کو

کیونکر نہ کوئی یار میں آیا کرتی	ادھر تلک سانی تھی ایسے شہ
میں جانی کا چھار کر گجا جو سہا فیا	ہمال نامہ بانگی لی لو گاشت کو
چین چین صاف کر نیکی اگر تہ	کیونکر شائی گامری سر نش کو
گو موسم خیال ہیں بارش نہیں	دی آب چاہ فکر مضامین کی
رنگی میں لکلی تو زمانی میں نام	آخر نہ آج رو کیواس بدشت کو



کیونکار زمین ز اہد حسن کا مشتاق	ایسی کب تکلیف ہی ہی عشق میں
مصحف کا جو مجموعہ پریشان	تیری ہر لف سا شہرہ اوراق
جستجو موی کمر کی پھر سوا کیا	قیس کی لک میں چپ چاپی اگر
سر غم ہا کر دی سکتی ہو رسا کیا	پادین ز بخیر کیسو برہ خلاق



ما زلفِ سی پیچے اگر کچھ ہی کند	بوستہ دندان لب بھر شفا تریاں
کجا مشبک ابر کی میل سا درواغ	روشنی نوس تن میں جو باوق
عشق کی صوت بنانا ہی یہ حسیب	خانہ دل میں ہو لیکن شہر افق
پوشش زلف سیبہ ہی ہی مگر ارد	کعبہ دل بد نما ہی چاہی اک طاق
کشتی لڑو محبوب عالم ہی سوا	موج زن بحر یقین ہی کیون نہ سترا
حید میرا چوٹ کر ما ہی سنہل کھو	تیلیان پھر امین نالہ آگ دمی
یلی دوران کی کب لب پریش	قیس کا ماتم کرین گر حلقہ عشاق

پاؤں پہیلائی ہن خستہ ماتہ کیونکہ ہر ہسکی
اسی سائل کیون ہون شا ہون کا جوارق

بحر سریع مطوی مکشوف

دہپ نہیں کتابدن آرزو	تنگ ہوا پس ہن آرزو
----------------------	--------------------



توڑتی سب ذقن آرزو

ملک ہو س میں بدن آرزو

سرخ ہے یہ حسن آرزو

قطع ہو اسپر من آرزو

دیکھی نہ مے دهن آرزو

مردی کو دین اکفن آرزو

پہٹ پڑا حسن کہن آرزو

بہل گئی جسم بدن آرزو

آتا ہی بیان شکن آرزو

روکنا ہے منہ سخن آرزو

اکو دی کا کب اکو کب

آج کھلاں سی گل مدعا

ایشہ خوبی نہیں چہتا

خون شہید انکی دکھا دجھا

ماز کا انداز و مان اور بھا

بوسہ عاشق سے کر پھر کد

عشق کی قاتل ہتی حسن کے

ملکتی اسکو جو زمین ل کی نو

جب شجر تیغ کا جھونکا لگا

دور می نابے مضبوط ہو

سرتین سینی نہیں قتل کن

یشہ مضمون سی ترا کام ہے

خالد رخ صاف سی ہن پید داغ

اشک ہی وہ یہ سترن

سہی بھر انس ترا وصل ہی

دیکھ لی نازک بن آرزو

پار ڈل سمجھاسی و کھمیا

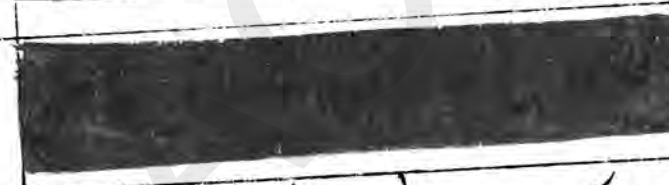
مار تابی سیم تن آرزو

بتری تصور سی ہون خلوتین

خالی ہی پھر آج بس آرزو

کیون نہ یہ سیاد سی تھر

صید ہے ناوک ننگن آرزو



چشم میگو کا تصدق میکید عین حاتم

ہم توہین پیر مغان تم ہو جوان

حال اسن برفت کا دگر گون ہو گیا

دیکھتی کشتی ہن کیونکر پہنچ صبح شام

سچ ہی سچ ایسی ہستی دنیا میں برفت

ہم تہین تحسین کر او تم ہین الزام

ایک دن و سہر کو کس طرح جہیز دین

حسن میں ہن ایک سٹی عارض

و نو زلفونین بد او بچی دل نالاک
 بمستوان بهوشیه پستی بن سلونی
 کب تلک خسترا و نهایی گایه تین

ایک بلی پر کی لپی صبا و دالی دم
 هم تین آنکسین که این تم همین بدم
 کیا مناسب که ایک اک بخت ازدم



چپ گئی آهونسی میری رسی رسی
 اگی اگی مشعل داغ و خشان ہو
 ہر لپ لپتی سوتین ہم او تہہ گر
 خوابین جانائی ہمئی او سکی لپٹ
 دلی ٹکری آنسوین خوب گیل ملکر
 مار و این با زلف یار مار مار

چل گئی زلفون کی جاو و مجہ پراسی
 جب سیری میں ی گہری ماری
 سانپو باشی من ہمئی کسکی ماری
 انجم کو کب کر چکی ہمسی اشاری انکو
 روشنی اغونکی ہی دریائے ماری
 کوچہ جانا میں پھرتی ماری ماری

بازیان سب بندہین خترنی کھر کھلو دتی

مہر بیچ سرین بالکل مہسی ہاری تگو

بحرین ج منمن سلیم

تنگ کو
ختن کا مشک نہ کر دیا خسار کی

دلو کو دواغ اور دہتا لگایا جاہ

عناں کو
جو بیدل کر دیا دلدارنی دم میں

نماؤ خلوت خاں حق میں شمع محفل

بنایا شیشہ چینی پری ہنسائی دل کو

چھپی گل مشک نانی میں دیکھ گیا

خس و خاشاک ہر تنی بنایا جان

پرستان کر دیا عطر پر سیو سکی

مقابلہ کی ناقص کر دیا اس کا کامل کو

گلون فی سرکشی کی سرباغ بوستان

وہاں معشوق کا گستاہو پر تو فکں خیر

کجا اللہ فی شرف بش کو و غلام

دکھاؤ گی اگر کچھ نہیں جنگل کو بہانگی

کبھی جاؤ بکش زمین بھی گل عالم

خدا کی راہ میں لڑو نہ سبابت دئی

سخاوت چاہتی خستہ جہانِ باذل کو

دلِ بادِ بادِ ستارہاں کو

جنسِ ایکے است لاکھوں کو

ایسا استادِ مینِ عاشق و مرہ

شبیہِ مینِ ہی غسانہ یوانِ جا

مخلو غنِ ہی نہیں جو شبنمِ صبا

وہ سرِ نہیں جو شبنمِ صبا

مچھی رقبہ نئی ملو ایسی آپ

شمعِ روزِ نہیں عشقِ مینِ لسو

قصہ وصلِ شبِ بحرِ مینِ سنسنا

بتوں شِ پڑتا ہی یہ دیوانی کو

عشقِ بکنا نہیں زارِ مینِ آنی کو

دی چکاتیر و کمانِ طفل کی بٹلا

مینِ سنسنا ہونِ کہاں کی تری نی کو

ابو ہر کاری کہری ہی ہین لہجائی کو

خوانِ غمِ مطبخِ عالیسی ملی کہاں کو

ہم مسلمان نہیں پوچھی تہائی کو

کو کہی سب نہیں جانتی پڑانی کو

خوابِ سی پہلی سلا دیتا ہونِ افسانہ کو

احسن منحل مضمونی عبث چہ پستای

پر وہ فکر ہی کیا کم تر شرمانی کو

وہ تاک لی نشانہ کہ حسین خطا	لاکھوں کو تیرے عشق کا پھر حوصلہ نہو
بیا چشم یار کو کیونکر نشانہ نہو	او کی نگاہ لطف جلاتی ہی گل
کیونکر شفا ہو نہی چو کڑوی نہو	کیا غم اگر رقب علی رونی یار
غنیچہ نہو خسار نہو اد صبا نہو	جدا ہوں سیر باغ کو پر شرط کجی
سلیجائی تو کیسو نین ل ہنس نہو	صدا دہکی پوچھتی ہیں میرا حال
گلچین کا ماتہ شش گلہ نہو	ہندیکازنگ ہاتھو غنیمت کیا تو
بخشی کیا سایہ ہی غل ہمانہ نہو	صد فی تین ہی عشق سی سلیج

یو شب فراق کی صورت ہی یاد

احترامی عشق میں تو ہمیشہ ملا ہو

حسینا کی آنکھیں اب پیارے

گل خوشبو بناتی ہیں گلے کا مارے

عبث اغیار سمجھی ہیں گل بنجارے

طیب وصل سمجھا ہی بہت پیارے

پیارے حسن قاتل جانتی سرارے

وہاں ہی بخش دے حضرت غفارے

مغرر کہن کی سبک فرویند رے

حایت باغ لفتین حسینا جان کی

لشکرتان میں باری کی میں باغ عالم

تپ بھرا نین سدا لگا الفت کی دیا

اگر قتل میں ہم ہی سرفراز کی تو

دعائی احترامی اگر مقبول ہو

جانسی عاشق صادق کو گد ر جانی

پیشی ویند جلانی د و مر جانی

نیم دلسو جگر سی شب فرت من

شمع و تک مری ہو کا اثر جانی

مین نہیں غیر ہی غیر نہیں اور

گوشتن ہویش مین مرنکی خبر جانی

مین ہی کچھ طفل ہوں اسکی تیا

کسی لڑکی کو شب بھر سٹی جانی

بال کی کہاں کہنچی پیری نادا

موشکا فونکر و وصف کرجانی

ایکا بنج بیدام وہ موجب ایگا

بزم عتاب مین خستہ کو اگر جانی

دیہون کہی آنکہہ اوٹھا کر تسم

ریج و غم و بیتابی دل خبرن والہ مو

مضمون کہی ابروی خمدار کاٹا

جلادی قاتلسی سرخامہ قلم مو

پھر جائیگا آپ تو بدلا ہی ملی گا

سم ہو جو سر حرف کنی قول قسم مو

کدے دند کا مزا غیر سی پو

کیا جو ہری حسن شئی سلاک تم مو



کو چو کئی کئی پر ہی کلی او سکی نچو

یہ رخمی میوشس بہ قاتل عالم

اول سوارسی جلاؤن ابھی کشمیر

یہ ہاتھ چلی جامن اگر سینی میں دم

مہتاب فلک کیون او سی غم

طوفان کو کر نام کو ان چٹو بنم

اقی صد ختم مر اسب حال بیان کر

بس اکیسا مضمون ہو زیادہ ہونہ کم ہو

پانسی اک لکی رنگ نیا اور سنو

لب ندان سٹی نہ خمونہ چھر کشی

غیر زرات بکا کرتی مین جہولی

جھوٹ سچ غیر وکی سن سکی خفا

ہندسی تل تل کی نیا رنگ لا

مسی سی ابر سیہ لہراوٹھا اور سنو

اولٹی پہلائی مین عاشق سی اور سنو

دو گہری بیر افسانہ پہلا اور سنو

کیا دم او کما گیا احوال ذرا

ہمتو پس پس گتی پتہری مرا او

بوستہ خوش در دندسی پانی نامی

در ہم داغ خستہ سنی ملا اور

جی کہی صغین برو کی کہلا خستہ

وہین مجروح کیا مار یا اور



کروی باتنسی بد فرا نکر و

ما ریشون کا کچہ ہا نکر و

چوک جاتی ہو جسے مقفل

مین نشانہ ہون تم خطا نکر و

مین تو عاشقین کہیں فریض

مرنی دو گزنی دو دوا نکر و

غیر آتی تو آنے دو صاحب

چپ ہو بال دو بہانہ کرو

شیشہ دل پر ایک شکر دو

تم پری ہو بھی سیانہ کرو

غیر محفل میں تم بلا تے ہو

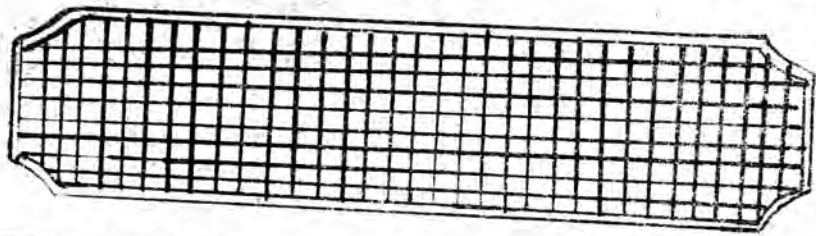
کالیان دو نکاحیہ نکر و

عشق میں آہ آہ کرتا ہوں

نالی سن شکی راہ و انکر و

آختر زار کے خبر لے لو

اوسى فرقت میں مبتلا کرو



رویند پشنى و آه و فغان کړنډ

کوټهرى بند کړو بېلو جلا وصال

دو ستوپه لى سى آمانه کلو کیرم

سرو تر جاتى مراد و مصیبت کښ جا

آه معمولی من هرگز نه تفاوت شو

چمن سمن زرا دیکه نى و اختر کو

حالِ ظلم و ستم یا رعیان کرنی

مطبخِ سینہ میں اب دہون کرنی

خط کا مضمون قاصد کو بیان کرنی

کہین جلا و کو کر و نہ نشان کرنی

جو کیا کرتا ہوں اسی ہنفسان کرنی

اسی کلو اسکو علاجِ خفگان کرنی



۶۲۲
دیکھو پامین جو ماہ تابان کو

پر لگا دیگی محسوس و عشق

حال بند کا ہو گیا کشتہ

دوئی ہو جائیگی پریشان

مصحفِ تراغظ را

جوش و خروش ہی جوش گل

غل سنی بخیر کے شرب

منقبض غنچہ لاپنا

اپنی مرتد پہ بھراہ و بکا

میرئی دلی کی تم نہ مانع ہو

ہمیں کر دین کٹان گریبان کو

دیکھو اوڑجاؤ مگھ پرستان کو

کام نہ مار مومنان کو

عشق کیسو ہو پریشان کو

ہمیں ہی خطِ کجی تان کو

دھیمان کیجئے گریبان کو

مین جگاتا ہوں اہل زندان کو

کھلا دیکھا جو روی خندان کو

چھوڑی جاتا ہوں پاس کو

اگر یہ کرنی دوشم گریبان کو

الطاف شہار = فخر دیکھو

دی غنزل تو کسی سخن دان کو

نست نہیں کلابسی گل غدا کو	یار کو روی بہار سمجھا ہوں انداز
ہمراو جانتی ہی یہ آندھی غبار کو	کوئی نہ کوئی پوچھی گا اس خاک کو
بازی سمجھا ہوں فلک فی سوا کو	لوگوں کی کیون ضعیف تشبیہ کو
بانسی میں بات تہہ وال کی کہنچا ہی کو	مضمونِ لفتِ مہنی عجب چسپی لکھا
بزباد ہونی دینا نہ میری غبار کو	خاکِ شفا سمجھہ کی اوٹھا کہنا آتم
ساغر فلک بناتی ہیں سی غبار کو	وہ سیض مجھ میں ہی پس مرگ جا
غبار ہ کون سمجھی گا میری غبار کو	اسفل شئی تنگ کر مجھی اعلانا دیا
بنواؤ شامیانہ ہماری غبار کو	چلتی ہو ہوپ میں تو پی حفظِ افتا
گنبد بنا چکا ہی غلاطون غبار کو	عزت جارجی مگر سی لامکان ہوئی

وہ رنگ ہی کہ درتِ معشوق سنی

وہو دنیا سنو شہی کہ ہو جائی راہ

وہ وقت اور ہی وہ زمانہ ہی اور

کیا کہتی تم سفر میں ہو اور میں کلانین

وہ آہ ہی جو کوہ او کہار می لگا

غبار سی نہ وا د طلحہ کیچے حضور

کر لاکہ کوہِ غم ہون کر سی شکر کبریا

کچھ غم نہیں ہی زیر زمین ہمو ز اہل

اجکو سی لی کی نماز و نکاح و بیان

کہد کسی رقب کی اب بند کینچی

کب باغین میں کہیں رنگی کا ہون

ایسہ ہی مٹا ہی میری غبار کو

ایدن آئی دیکھو مجھ پر غبار کو

اب کسکو نذر دیوین دل پر غبار کو

آو تو پو پوہ لون میں رخ پر غبار کو

وہ باد ہی اور اوی جو شہ غبار کو

یشی میں دیکھتے میری غبار کو

ز اہد وہ ہی نہ لائی دل پر غبار کو

یہ خاک کیا دبا ہی گی میری غبار کو

بھر تھم آج اور اوی غبار کو

جامہ بنا پکی وہ میری جسم زار کو

ہو ہضمیر ہون اور اوی غبار کو

۶۲۷
افت میں کون تہہ سری پاؤں کھینچ

صبا دکی ہی منہ میں کہی نہ سہارا

الفت میں کیسے دکی ازل ہی سچ

پر وہ دیا جو ڈولی کا پر دہانہ

تبدیر وصل کرتی ہیں بھر کی گی لگو

منزل کی قدر خاک کو ہرگز نہ ہوئی

وہ آدمی ہی جو کہ مہینہ سہا

تم لطف ماہ لیتی ہو سورج سنی

بلیفتوں صاف کرو لعل طعن

اگر کسی بڑی یاد قیامت ملک

کل پہنسی ہیں وز وہاں سیکر

مجنون کیا چہو راضی دوین چار کو

کہا تا نہیں سڑا ہی اپنی شکار کو

سید ماہر حلی دیکھا کہی مہنی مار کو

قاصد سمجھ کی خط و یا مینی کہا کو

پہچانتی نہیں مریں مریں مار کو

مکظف کب سمجھتی ہیں میری تار کو

بی اعتبار جانتی مطلب ار کو

ہم خاک میں کہا میں کی اپنی کہا کو

کیون چھیلیاں کہلاتی ہو صحاب

تصویر میری دیجی میری کہا کو

کیون میں جلاؤں اپنی دل اعلیٰ کو

۶۸
اسطرح مجھ کو ساتھ محفلین شیشی

کہا تے ہیں جیسی کہانی کی ہمرہ چا

ابو نہیتی کا رائیں دشتِ فکر میں

کیونہ بلا یا کرتی ہیں مجھ سچکار کو

پہلی کا کاٹا دیکھہ کی اسطرح ہی خلق

کیونکر نکالتی کا طبیعت کی خار کو

بدلی ثنا کی نقص ہی سب دیکھ لگی

ای لہجہ وہ رو کئی سر کی چہا

بہا ہوا ساور کی نہ ہی دوستی

بھی پسرا غول ہمارے

خسروہ کہیل کو دکا تو وقت اور ہی

اشعار میں تو دیکھتی اپنی شعار کو

مرچلا تہا میں مگر چین نہ آیا مجھ کو

خواب غفلت سستی جگا با مجھ کو

لوٹنا پھر تار ہونے بیابی فرقت میں

جنس عشق نی گہوارہ بنایا

موش کی باتیں سی سی میں کہ نہیں

آپ لیلیٰ بنی مجنون نہ بنایا مجھ کو

یہ ستاری کی ہی دشمنی برغیاں ہو	بوسہ و دہن اس نہ آیا محکو
کسکو معلوم تھا فردا قیامت کا حال	روی ہجرت تو قدرتی کہا یا محکو
لو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ^{حسب}	اپنی عشق نی دیوانہ بنایا محکو
ماری پستی تہ نہلائی رسو کھی	درد و ملت پہ مقدر مر لایا محکو
جو بلایا تو جلانی کو مری محفل میں	شمع خود نگہی پروانہ بنایا محکو
یا خدا التنا کہو نگا کہ گنہگار نہیں	بی محبت کی اگر تو فی اوٹھایا محکو
کچھ قصور آپ کا کیا سحر کی شب ^{بے}	مری تقدیر فی یہ ورد کہا یا محکو
میں نہیں جانتا کیسا ہی ہن کیسی انت	بوسہ لیلو نگا اگر ہو تہہ دکھایا محکو
کاشٹون پر لوٹا کیا سحر میں میلانی	جب ملک نہ ملا چین نہ آیا محکو
شجر انسی ہی امد ہوتی کچھ بیتا	اسی فلک کیسا بد بختی دکھایا محکو
شوخیان ہنس سی تھی ہی تہیں ^{فلک}	نہ ہنسایا بھی جتنا تھا رلایا محکو

پہول گیند کا مری گل فی بنایا	پہینکا جانا ہوں ایک باغ میں یوں کی
کوئی حشر جو سما پر نظر آیا مجھ کو	پہو والو کا ابھی دین جہتا بلو نہی

شکر کر شکر کسی اور کا و سون	صبر کر صبر الم میں کہی بی اس
پتی گشت جہان خاتم الماں	بی سب ہسی ظک کینہ پو آما وہ
صبر کشتی ہیں اوسے جسیں کہ سوا	غم جواتی تو خوشی کا اوسے بد لا دے
یا ابھی کسی مومن کو یہ غم رس	غم جو گذری تو فقط اتنا زبانی نکل
طول کینچ جانی اگر اس میں تو بی	اپنی آفا سی امید و طلب جت کر
وہ رہو جا اری غم اب تو مری پاس	مینی کبچ جہا تہا تجھ تو ہی تہا مجھ کو
کہہ رہی ہو کہ یہاں جا مہ کر پاس	لیکی جاؤ کی دہی بس کا خطا
ابا عیان پاؤں نہ رکھ دشت	ہاگشتی ہیں و عاباغ جہا نہیں میر

خیر بدانت لگا آج خیر

کلیں سا ہو وہ شہہ الماس ہو

آفتابہ مکرہ و کا بنا ہی خور

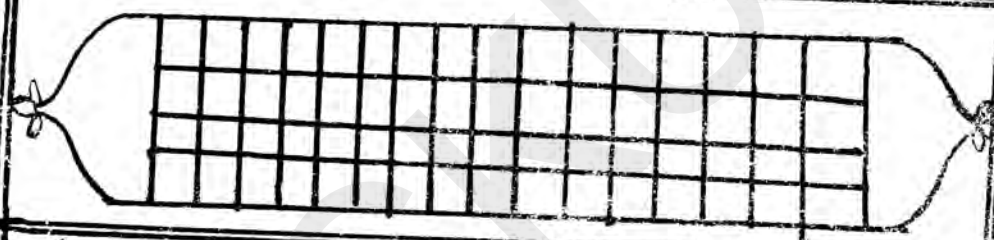
اکیس منہ دیو نیکیا یہ ماہ فلک طاس ہو

اہل دنیا کی لٹی چاہی مولانا

گل پر مردہ بین اپنی لٹی بوبال

تحت قبہ یہ عامانگو کا خیر

ریخ دنیا بھی یا حضرت عباس



شربت بناؤں کی جھوٹی شربت

تورون سلق میں قدح آفتاب

قاصد کی پاؤں لگی ہاتھی صنف

اسد دیر لگ گئی خطا کی جواب کو

پروہ عجب حکا ہی بوسہ تو دے

موقوف کھیتی کہیں دل کی حجاب

گاہی چینی کی آج تو قاضی کی

کس طرح منع کرو یا شرب شراب کو

ستر عیان چاہی انکھوں کی سنا

کیونکر دکھاؤں او کی خطا جواب کو

شیرین دین غضب کا ہی زند پر خار

یہ چہا تیان کہا تان صبا کا کھان

دریای و نسکیر میں امضمون ہوا بقی

روی پسید پر تجھی غرہ ہی قمر

جینی کی ساتھ لطف ملاقات

فریادِ عاصیان سی بہری تھی

سی لگا کی لاکہی ہی لبب جلیا

پردہ دہکا ہی تہا تک صبا

اوس فی بنا سا کر دیا جام شرب

سینہ تلک نصیب نہیں گلے کو

غوطی فی ہونڈ لی مری خوشب

صدقی کروں سیٹن تیرنی

زمن نہ سیخ پر کہی دیکھا کجا

گر کر زمین میں مینی ہٹا یا عبد

غوطہ یا ہی نیل میں سن

انہون فی اکیا مری ل کی

احترمند ماہ پہ کیون کر ہوسو

رتہ بلا ہلال کا تیسے رکاب

بنایا آپ مہنتی ات بہر س لفت چان کو
قلم تباہی گرمی ہی میری لہلہ من
دو دندن نی مرانید تک آبر کوئی
مجبب کی مہنی غیر شیطان بہکا ہے
ہنوتی بہوک کی علت تباہی دنیا ہے
وہیسا کون ہی جو حسن کا نہیں ہوتا
تہا رسی سہی تی تو تم کیون ج کرئی
کسی کی خشک لون مردل تہا ہے
مری مصافحہ سمجھا میں سکا بند ہوتا ہوں
نہ پرو فاش کرنا آسمان کا اسی چہرہ

جلا یاد ہو کی ہی ہو کی میں ریسا سفلستا نکو
جلا یا شیر لگی آہ فی ساری ستا نکو
ترشی قوت لب کہو یا علین خشا نکو
بچا یا پڑہ تقویٰ سی کیسا اپنی اپا نکو
شکم کی طرح باندھی پھرتی ہر ایک گردہ نکو
مرث چاہتی امی و ستونیا میں نکو
سکندر میں دیتا ہوں اک طفل ستا نکو
پہو لا جاتا ہوں پانی کا میں جان نکو
زیادہ اپنی سی سمجھا ہوں اپنی مرتبہ نکو
شعاع رخ بہی ندا کر گی ماہ بابا نکو

نشان عشق بی کاتو کیا حاصل ہوا

ترا حسن مجلدیکہ پایا باغ عالم میں

ہماری ناز برداری سی او سکو فخر ہوتا

اگر تم باغین آوگی بھر سیری

یہ کیا ممکن دل کو دل سی کچھ نہ ہوا

ہر زاد و کی صورت پر عبت تم ناکر

غضب ایسی گیسو و رسی ہیں او کی گلشن میں

سوال عاشقان مجھو کی برسی زیادہ

خدا ز روی دنیا میں بہت ساحولہ

یہ نیرنگی بخت منقلب سہرا جاگی

سرموئی قیامت تک نہ بگاڑا

علم کی ساسی میں یہاں توں ہی جا

بہی میں بند کر دیا ہوں میں باگت

سکھایا عاشقوں فی جور خواں

نیشیم صبح سی بھر لو گاہی حب

پہنسا تا ہی لکریاں بری سی

اور او و گامین اپنی آہی ساری

سوار و جمع ہو کر عاشق و زلف پر شا

سمجھ منجانی میں عقل محترم عاشق جاگو

لہی جا نیکی منعم ساتھ اپنی پٹی

مری غون فی ملا کہ رو یا باقوت

مانت کی طرح کہا زمین فی حرم

میرزا دنی لطف فی زیر کی دکھائی ہے

بھرم رہ جائی تو کجا جو دنیا میں تو تھا

نہایت مرتبہ افزون شعر رست گویا

مرئی اغون فی کہنہ کرا با جہر سلیمان کو

نہ کہ بلائی اخصل ہون میں مجموعہ نکو

سمجھا و ستاد عالم شاہ حیرت افروز

بیت من حسن

مسلک مناع

جہنم کہا کی عبث ل کی گھر کو ڈھانچا

قرب کی کب ہو دیکھا بھلا

بچا دوام محبت نہ چار غیر و غن

یہی سی اہم محبت میں اگر ہنستی

ہو قریب ہو غن کیا آبر و کشتا کی

کوئی جو ہول کہلی گا کسی گستا

غبار حسن آئینہ کو مشا

حضور دور سی دل کو آرماتی ہو

شمار کر چکو کیون چھلیاں کہلائی

سنبھالو دیکھو شور و کو دل نکا

حضور عین ہنسی میں بہن ولاتی ہو

اکہین گی تھے کہ لو دیکھو سکرانی

چہا کی بات کرین او سپہ جانی ہو	عجمیہ تے ل نی سکھاین بنین
ہماری سامنی تم او منہہ کی گئی ہو	فیہوشی کہی ہو تکی طبیعت یہ
او پتی کی کو جو فصل میں تم تہا ہو	وین اپنی طبیعت کہو لٹائی ہو
کہی دست جتا بستہ تم لگا ہو	شب سی کی بو محکویا د آئی ہو
گستا میں ل کو مری او تم کہتا ہو	کہی تو آیا کر ساقیا کستا

عجب طے کلی ہی خستہ تہا ری رنگینی

مثال ببل شیر چہا تاتی ہو

ہا تہوشی لکھا کرتا ہون چٹکے کو	دل یاد دلاتا ہی تہہ پٹکے کو
دل لوتتا ہی پاؤ کی مہٹے کو	دربان سی پوچھو دم بار کا
وہ نہ سمجھتا ہی تری لٹکے کو	سبیل سی شب مہینہ فریچ کرنا

اغیار کو کیا کا تم جو جنگ آئین

چکر مٹی انا ہون بندق ہی

دلدار کی قدسی نگاشن تہ

کچھ مین لٹا رہی مین شتہارا

کچھ تہہ ہی قضی سی ترئی گما

پاؤسی تشریت لابی گا آ

لجائیگی تو نذر چربائیگی ہم نہیں

بس چکا بس چکا کچھ جناب ہی

یار مین نکل وگی فشان جو گما

دل پکڑی گئی ریکی پچھنی تہا

نادان ابھی اس سی قیاب نہیں

ہم یار ونسی پوچی کوئی کہت کی

جیسا دشتی چھی کوئی پٹ پٹ کی

قرسی سمجھ جاتی ہن ہم تنگی مر

میخوار ونسی پوچی کوئی پٹ پٹ کی

باز و سچی پوچی لی اس تنگی مر

سر جانتا ہی پکی چو کہت کی

پوچھین کی کمر سی کر ت کی

دکھلا و صفائی مین کاٹ کی

چٹو و بکامسی کی او و ہت کی

سمجھا ہی کلیجا ہی تو سر تنگی مر

کچھ جانتی مہم ہی لگا وٹ کی

۹۱۳۸
کونکسی ہی میں نفرت کی گرہ کہو تو گناہ

آتی ہے جی لیان کیدن تمنی اوتار

رخاص فلک فی مرادل لی یاتنکر

مین عاشق دستہ کما جانن او دسی

اس شش بید و دمی ل جلتا ہی صا

اندری یہ چوٹین نہ ہی سامنا کجی

اہستہ پلکون کی تمن کجی صاب

یہ ان یہ کو لا کسی گل زنبیر پایا

اب کسی بنی نہتہ کی طرح میں ^{نکلا}

مضمون مئی دل لہستی ہن صا

اخیار کا منہ ملکی لگا دجی چھربان

ایسی سچی چوٹ گناہ وٹ کی مرکو

اب کوچ سی پو چوٹ گناہ سجاوٹ کی مرکو

کیدار سمجھ جاتا ہی گہٹ گہٹ کی

استاد سمجھتا ہی ترسی ہٹ کی مرکو

لاکسی ہی سی پو چوٹ گناہ وٹ کی مرکو

باہری سمجھ جاتا ہون پالت کی

سمجھی گا علی غول ہی غیب کی

دل جانتا ہی آب کی سلوٹ کی مرکو

دل سی مرئی چھی کوئی کہو گہٹ کی

مشاطہ سی پو چھی کوئی کہو گہٹ کی مرکو

دل جانتا ہی آب کی کہو گہٹ کی

سج کی کرن لاکی یہ سحر اسی بنا

کیا محسوس شد ہو کسی امر میں خدا

سالار جهان سی یہ رکاوٹ کا

کیا دن تھا کہ سحر سر تربت چرنا

احقر یہ بلو ہو چکے یہ رفرو کنا

اب ہونڈتی ہیں شام سی گہو نگہٹ کی

سجھا ہون میں یور کی گہو نگہٹ کی

سجھا نہ کوئی فوج کی گہو نگہٹ کی

اب ہونڈتی ہیں شام سی گہو نگہٹ کی

دل جانتا ہی او سکی کچا و ٹکی زکی

سحر اس میں

سحر اس میں

خلعت گل داد ہم بھر سخن او

کی نظر مچلے خار گلستان خوش

یا کوئی گرج حق سجدہ شود شکار

دو دو دل عاشقان بہت منا

رشتہ تکرر کردہ ام صورت شب او

ہر نفسی میسر ہو سی ریاضین او

ہرزہ ز دل میکشد بیکر سنگین او

ہوئی اگر میسر ہو کا کل مشکین او

من لب لعل و خون جگر خورده ام	فال مبارک و محبت نصیب او
پری خاک مبد بد تخم جوان شکا	بازی طفلان شمر لعبت نگین او
بر کن گل ترکجا روی فقیرن کجا	ریزۀ سهم میداد حضرتین گلچین او
عقد ثریا ستم شعلخ قتاب	ناگن فلک میکشد خوشه پرن او
من تک قتاب آن کوی تعبیم	کی رسخن می شوم بند آتین او
لطف بضاعت کجا من کد اشنا	شعله غم میداد بایهین او
چاشنی مرگ در زندگی خود	اگر دلم را حراب لذت ترین او

حضرت محترم بحر حسان و کیر

بن روا دارش مقطع آ او

صنم تم جارا دل الم سی بهم کرد	بهت غم سهارا سپهر تم سی کرد
-------------------------------	-----------------------------

بهارى بخاطر شتى اسجا جوتى مين

مين بى اسن تى سى بهى ايت سار

ميدان اجبان هم الم سى ن خا

چلى بىنگلى اب هم يهانسى نان

تئين كى به لازم هى كه دل سى هم كرو

يهى كهته ما هون نمكو دلسى هم كرو

يهان سنان مين غم جگر سى هم كرو

نه چاهى تم پيرت نم پيرت كرو

صلا تم بهت لوگى سناگر كوا رب

كلا جو مير ختر غناسى هم كرو

رديف هاى هوز

ر بودم از شب محتاج اين استه

سند عشوه ناز واد استراب منم

زنا كامى ل بايچگاه خود نياز

نوشتم از غبار خود كتاب استه

بيرون كنى خود را از كتاب استه

بطفلان ميرسد رنگ شاي استه

گوئیم میرسد اینک ز گلزار جانم

بسمین و مستخرجین مشوا ز کرد

و لم یسور از و اع سیاهم رشک شد

فشار دست صدحت سائل

روای مشتری دیدی خریداری

لیکبار دلم ابرویش گریست
شوق تو

عجب نگیں چن چن دم غبارم سہان

ش میرو دل از غیر تا بقصد تو

لباره ز مانند اش و نوخ گنم

صدی طوطی حاضر جواب است

چهره میرسد و می نقاب است

الایاتین کن اش کباب

عطار و مید پر لفظ حساب است

ی رنگ رخ خود را متاب

بعد من میگویند این کلام است

عاطف میکند از من خطاب مستقیم

رحم کی دہر مارا جواب آہستہ

تے انسان

شعابِ بخش و عالمِ فِاتِ پاکتِ انشان

ازین میسر خسته حساب

ہفت امیر و صاحبزادہ دروہا

مفعول فاعل لا بحر مضارع مثنیٰ خبر مفعول مقصور مفاعیل فاعل لا

کانو نکو پھر خوش آتی ہی صوبی زینت

مطرب کی صوت دل ناساز ہی

بسل ہون تیغ ابر و مرگان ترک کا

پھر آید بہار میں کشتی ہین پر مر

گلشن تین سی عشق کا خوابان ہی

کیا گئی کا داغ جگر سے لالہ

اغیار پر گران ہوا بوسی کا مانگنا

پہلو سی مثل غنچہ ذرا باغ میں نکل

اوسن و ش کی شعلہ خکی اثر یہ ہی

ساتی فی اپنی دور میں محسوس ہو گیا

وار و مدار دار فماین حسد پہ

آتی چلی ہی گلشن ل میں بخار

باقی ہین پر گلی میں گریبان کی تاج

باقی ہین ہی اب طلب وصل یا

بیرنگ ہو گیا پسین و زگار کچھ

دست طلب ہائی ہوئی ہی بخار

طاؤس کی نہ داغ ہون تجسی شمار

مجلو سبک کری طلب بار بار کچھ

شرمندہ لالہ ہو جگر داغدار کچھ

تن میں ہو گئی امراض حار کچھ

روشن ہی ادکی نور سی اب و پس

اختر تو گنا عشق نہیں پائدار کچھ

ہی رخ شفاف سی رخ و سخن میں آئینہ
زلف مشکین کین چرخ و رخ صبا پر
آنہ اسی کرسی مجھ سخت جان کی کرسی تو
عشق کی منزل یکتا رنگ لہجہ کیا
زلف شبگون میں نظاہر چکا کیونکر
اسکی قلمی کہل گئی اسی گل تر خسا
حسن شاہد صلی کا ہو جلوہ نما
مصفیان چمن بلبل سنا پھرو
کیونہ ہو جالی کی کرتی سی شکم صند
بلبلوں سی ہی ہی نازک بحرین

منہ نہ کہا یگانہ ہرگز انجمن میں آئینہ
ابھون چشم مکھین کی ختن میں آئینہ
اسی سکند ٹوٹ جاوی سخن میں آئینہ
صوت غربت دیکھیں کی طین میں آئینہ
بال پر جانیں اگر دیکھو ختن میں آئینہ
کیونہ ہو ی پر گل نسرین چمن میں آئینہ
بعد و دن جامی سجھو کفن میں آئینہ
طوطیان سنہ چرخ ہی چمن میں آئینہ
صاف ہو کا ہو گیا تھی ہن میں آئینہ
ٹوٹ جاتا ہی ہمارا اک سخن میں آئینہ

روی زنی حسیانی کیو بکریو

اہل دل کی نہ حسری بھی کر پست

پست کہلاتا ہی سبکو نغمہ

داغ مہر و کیا چہا نیگا بدین

یتخ ابو کوئی پھر مجھ پہ پری دستہ

زاد اکوی صنم خاک بہلاؤں دل

پر پر وار مری خطین کی جوت

دیو شب ہکو ڈاتا ہی عبث اگر

دور میں کج سے آج شکستہ گوا

ابراگر مری چشمون کا پی گاپانی

بحر میں غم تھا مگر وصل بھی خالی

دانہ خال پہ گر پڑی نفوس

تیر مرگان مری سینی پہ لگی دستہ

تری اغوا سی تو جنت سی وہی دستہ

قاصد عشق کی منزل میں تھی دستہ

سایہ سان تہہ کی تو چلی دستہ

بیکد میں بھی میخوار ملی دستہ

بحر شک اکی جو صحر میں بھی دستہ

حسن اور عشق ہی ہمراہ چلی دستہ

دم صبا وین یہ مرغ ہنسی دستہ

سحر کی قلم سحر مال بہا عسری

سروٹ کٹ کئی سحر پہ تری

ہمنی بریم کیا اس دل کا مزق ہا

تیرے تھویر فستی سی مٹی دستہ

کہوٹی چاندی تہی گھر اگر دیا نا کر کو

درہم داغ جو سینہ پہ دئی دستہ

عشق کیا زکس سیر کا پھیرا دا

اختر زار ہی گلشن چلی دا



نظر و بین چکا چونہ بوی او سپیدی

سورج کی برابر نہوتی اور نہ لڑی آنکھ

زرگس کو کیا زوالون سی لڑی آنکھ

آنکھوں کی بین دیکھی آنکھوں کی آنکھ

اسطح کی آتی ہی کسے شعبن بار

اب سامری کی سحر سی حضرت کی لڑی آنکھ

لکڑی ایتھر کا جسک پاؤں نہ چو

گلشن نہیں او سجاسی جہان لڑی آنکھ

لہمن جو وہ برق چمک جاتا ہی آلی

فی الفور گادیتی ہی ساو کی چہی آنکھ

حیرت دل کی ہی سب کھل گئی

جستی کی بے عارض پہ پڑی آنکھ

سلطانِ انصاف شہید ہی تھا

کچھ عیب نہیں اتنی اگر مٹی زری آنکھ



وانغ کو دیکھ اور تر کو دیکھ

زلف کو دیکھ اور کمر کو دیکھ

شب کو مہتاب رو سفید ہوا

نور جاتا رہا سحر کو دیکھ

ای شہ حسن کب فقیر بن گیا

مومنِ دل سی ذی ہنر کو دیکھ

سوزشِ اشک سی طینِ لکین

خار و حسدِ یکہ اور شر کو دیکھ

اکھر با ہو کیا تھم کھینچا

ای پری آہ کی اثر کو دیکھ

بحرِ گلزار میں جلاسا

رو یا سیادِ مشت پر کو دیکھ

نی خبر ہی جو رطب و یابس

اری نادان خشک و تر کو دیکھ

دیو کا کام کلا شتر سے

۶۲۸
اسی پر ہی تو ہی اس بشر کو دیکھ

بدلی کی آبرو نہ رہی چشم ترک کی تہ

یارب شبِ صال کی ہرگز نہ ہو

تیغہ پکڑ کی آئی تو جلاو بن گئی

تیغِ سخا و یار کا کاشہ آرمین کی

سند بال زور سی سری نہ تو

اکہن نگہ سی فیصلہ ہی وار پار تھا

سوئی کی قدر گت گئی اپنی گہر کی تہ

گل ہو چراغِ عمر بشر اس سحر کی تہ

چنوا دیا حبیب کو یار و در کی تہ

سینہ سپر بنائین کی تیر تیر کی تہ

دوستِ مرغِ روح بھی ہئی لپڑ کی تہ

اونسی نگاہیں چار ہوین کس خطر کی تہ

خضر کو بہولتی یہ عاشقان بہند

ہوتا اگر نہ عشق تو نگاہِ بشر کی تہ

آبرو میری ہی بروی خمدار کی تہ

عشو و غمزہ انداز و ادانی مار

عشق قمری بڑھی کس ایجان جان

پاک نیت کہی دزد مضامین ہو

ابر پر ہوتا ہرگز نہ کہی وی شفق

زر سپاسی جو کرنا نہیں دنیا میں

عشق شکاری ہونے داند و الم

صاف کرتی ہیں سی جسم پہ تلوار کی تہ

ناتوان ایک چورنگت چار کی تہ

حسن صفت کار ناموں خریدار کی تہ

ہتکڑیسی بھنگی کسی خونخوار کی تہ

دیکھتا شاخ حنا پر جو مری یار کی تہ

مرد سز پختی میں پھر اسی سزا کی تہ

بند گئی فکر مضامین سی کہکار کی تہ

بزم میں آج عنبر لاپی سنا و حشر

شعرا میں مری عزت رہی شکار کی تہ

کیا پہلی لگتی ہیں یہ ابروی خمدار

فرط جو ہری سراپا ہی یہ تلوار

سبز زکون کی عشق میں رخ سرخ ہو

نیلگون ہی رخ افلاک غم زہرین

زلف پر پچھم کایہ اثر پرتا

دستِ صاف ہی جو شخص کہی زر کو

جی میں آہی کہ اب یار کو نامہ ہو

عند لبسان چمن شمع کا عالم ہو

وصل کار و زہی اختر کو ^{اللہ} ملیا

کر چکا نامہ اعمال سب کا ریاہ

فرق پر بال نہیں لپٹی ہی دستا

وود آہ دل عاشق مٹی ہی تا

ماہیہ کی طحسی دیکھا دل زرا

کرون و فرخ شوقیہ میں و چار

عشق گل میں مٹی گلگیر کی منتا

رات کیا اہجہ کے ہی جانپو

[Redacted]

[Redacted]

طغیہ
چلی غنیر پر سار سار اچھ

طغیہ
ہوا فیصلہ ای وہ مارا

غضب توڑتا، تھک سارا اچھ

یہ سرواب نہیں کام کوچی میں

ہنسن چو تہا کوئے بمضمونِ قابل

زمانیکی دل کو لگا ایک ہچک

اندازی کی لوگو لیان جان ^{چو}

یہ آوازیں عاشق کی دم کی

اری دور و دور تہا اسی یار کو

الٹ کر لگی کا بس ایک تہہ کی

ہوس بزمِ دل لوگ مقتول ^{کن}

ہلک تہہ لہو گویاں تلیوں کی

زبان سے سی ہی اپنی مطلب

یہ ہستیار لڑو اپن تکو صا

جلایا قیسو نکو اگلاد و بون

ہر اک شے ہر ہزار اپنی

غضب ہو گیا دہسی مارا ^{طینخ}

او گلنا ہے گولی تہا ^{طینخ}

مرا حشر ہی تہا ^{طینخ}

وہ کینچا وہ اوٹھا وہ مارا ^{طینخ}

مری سنی سی تہہ مارا ^{طینخ}

کر سی تم ہی ہوا ور کر ارا ^{طینخ}

اکمان نکھن ہو نکا اشارا ^{طینخ}

کہار و دین ہی استعارا ^{طینخ}

ہمین چا ہستی ہی کٹا ^{طینخ}

نیا اردو ہی کاش ^{طینخ}

توسینی سی مہنی اوتار اٹنیچہ

بہنیں ہو گیا آنا پیار اٹنیچہ

کہ فرمان میں ہی یہ پیا اٹنیچہ

چلی کا نہ چھریہ ڈبار اٹنیچہ

اری پوچھا کسنی مار اٹنیچہ

کہ لگو نسی مہنی اوتار اٹنیچہ

ود قاتل تو مارا نہ مار اٹنیچہ

گرا غش میں تال حب طیش کہا

نہ بند کیواک گولی اسکی کہلا

چلائی ہیں جس پر ڈہری یہ جانا

بس اک۔ ارتباب مری تیغ

ہوئی کیسی آواز اس بہترین

یابانک بڑی عزت دست قاتل

اجی کستہ کی عداوت ہی

ہر اک دلیں یہ چہید کرتا ہی ہر دم

غضب یہ اختر ہمارا اٹنیچہ

سیاہ

دل علی روز گادتی ہیں اک باغ

سیاہ

اکہول کر او نکو کہا دتی ہیں ہم

ترکی بخت کی شاهنوشی چینی کی تازی

کیا عجب گردش ایام سی ای شان

سایه بال بجا ہی ہی پر زراغ سیا

سیر ایرانی میں جابی ہما زراغ سیا

مرحب آتش ناله جگر م سوختہ

پنچہ دست نگارین کرم سوختہ

ابر باران بچہ کار آیت و بحر کجا

منعاً لطف و عنایات رومی

حلقہ چشم تو کر دست لم اسپا

وام بردوش بنہ پارچین کن

احمر زار کجا حسن کجا عشق کجا

حسرت آہ نمادہ اثر م سوختہ

آتش پاشی بسون لطف م سوختہ

قطرہ شک مرہ چشم ترم سوختہ

سائل اگر سند داغ درم سوختہ

شعلہ روی تو نور نظم سوختہ

بلبل آزار عبت بال و پر م سوختہ

شعلہ حسن تو دیوار و درم سوختہ

روایت یا می منشاة شحیہ

مصفا قصر لہو جانی او سکی آمد سے

تسبب ہی بہت مشتق ہیں انعام سے

مرقع کا ہی علم طور کا مت جائیگا

اسی بارہ دیر میں دُماشانی ہی ہیں

ہند نام و نشان بل ہما کی چتری میر

جدائی اک اف کی وال ہی حد سے

وسیلہ ہی ہی شش کا شفیق المذہب ہی

رسالہ کا ہی ہی قرار برحق ہی ہوتا ہے

ترشی قوت لکھی میں تصویر میں جو دُشا

ترسی کر سکی پایہ کیوں بر تر ہو عالم

شہ کوئی مکان سمجھا ہوں خلکو و محمد

محمد سی احمد ہی و احمد سی یہ محمد

منقش صفحہ دل پر مری تصویر احمد

امام آخری ہمدی یہ او سکا جہ

منا اب لو احمد کی سالی کی بچہ

ملا معشوق اپنی مثال حرف بچہ

نیک کی جو نہ سچھی وہ دنیا میں ہے

محمد کا کر لی نکار جو دنیا میں نہ

پہنچولا شک کا تہ جو پرجائی

جسی ہم عیش سمجھی ہیں محمد کی وہ

بجائیں ہمارا قصر تن طوفانِ محشر ہے
ترا ہو جاوے شیبانِ گنہگار و کی یہ سدا ہے

و عاتِ مغفرت سب بلبلین مانگین گی تھر کی

مرا دیوان جب تک باغِ عالم میں مجلد ہے

[REDACTED]

[REDACTED]

دسازِ بلخِ دل میں جنابِ امیر ہے
پیر و اداسی کا ہون جو مرا مصفی ہے

پیر و تہیہ ایسی پیر کی بی پیر کیوں نہیں
لفز اگر ہو پاؤں میں تو دستگیر کی

کب چشمِ مست ساغرِ صہبیا چہت ہے
کوثر کی موجِ موج میں دلِ سہری

منظورِ نذرِ عشقِ یوسفِ سی ہو
کب جہانِ حسن کا تیری نظیر کی

شایِ گدا کی ایک ہی تیری عشق میں
تختِ طلا سی ہی بھی بہترِ خصیر ہے

گندم کی ہی شکاف سی سنابوٹا
فرمانِ حق پہ وال یہ نانِ شعیر ہے

صوت کہی کہی نہیں بجان اسی

پر شاخ نہیں پائی ہی بہر اسی

بیدا و نکر عہہ تو بیدار اسی

دیگانہ لپٹ قبر پر میری گرا اسی

اینگی بہلا کونسی منہ پر پڑ اسی

ہو وگی پر ہی ہمیشی زیر و زبر اسی

ایذا تو نہیں پائی بھر حکم اسی

دیکھی ہی نہیں تہی ن پر خطر اسی

منہم نہ ہو س جاہی بھر بھر اسی

ہو جائیگی اس دل کو محبت اسی

فائل کی ہو س کی ہیں تر تیر اسی

دریا کی ہی موجیں غم سنی ہوں

سب ترن یار فی پھنوائی ہیں

بس بس اندوہ سی جان نہیں

گرا ہی تو ہفت محبوب کی تو کیا

ہنگام و غایت سے محبت ہی قابل

کو خرم ہی ہی پر نہ چلی پشیمار

جس طرح مری چوتھی منوین کا

دنیا میں لٹا کرتی ہیں نرات مسافر

ہمکانی باہر ہی مکان دنیا

کس طرحی ہوڑ و گاتری پاؤں کی

پلکوں سی ہٹی ہڑہ کی بین تابع فرمان

<p>اختلا کی طرح دہم میں تھی ہی ہی جس طرح مری آہ فی انسو میں نکلا جس طرح مجھی جاہتی ہیں غیر نشی چہپ کے عشر ہی محرم کامیہ عید ہی ہمو دل میر چڑالی کیا پسری ہی تیار دل میر ہر آہی کب آئنگی رند ایسا ہو پلکوں سی نکل جاتیں شرار پنچوسی بانی مکھن تو فواری ہیں شکو ہی نہ گرفت محبوب کا ختم</p>	<p>دیکھو مری لدا کی ہی کی کراہی تہنی ہی کمالی کوئی تھم شر ایسی دیکھی ہی دعا کوئی ہی بھر ضرر ایسی کیا جانتی تھی خالی ہی آہ سفر ایسی اللہ ہوس ہی تجھی اسی ہفت پر ایسی فاصد تری مستان مجھی ہی خبر ایسی تیزی ند کہا بھر خدائیں شر ایسی چشم دل خوشتر ہی تری غم میں ایسی اندا تو اوٹھائی ہی یہاں بستر ایسی</p>
<p>لطف پیمانہ غم پوچھتی بشارت سی</p>	<p>غفلت خواب عدم باتی بیدار سی</p>

ایسا پر نیر کیا جان سیجہا ہی تنگ
حلقہ کیسوی خوش بین اسکن ہوگا
قد کشی کتھی سر سری پر صل یہ ہے
سنگدل چن شررشی وہ کب خالی
کیا سب ہی مراد عشق ہی کیا
شائہ باد صبا جلتا ہی میخانوں میں
کیا صالستے کہ دب جاتی ہیں تلوار کی شکل
پھر کہی بلبل شیدا کا نہ ٹوٹ سکن
پھر شر باغین تہر سی بچک جاتی ہیں
بار شعار ترش سی لب شیرین ہی تنگ
سہنہ کی کہاؤ گی کہی رہتی ہیں جان

نکین لب کا مزہ پوچھی بیمار و نسے
سر کشی کر باہی شانی گوی سرکار
طوق زلف ہی کینچا ہی طر حدار و نسے
کبھ ملا ہی اسی بت تری قرار و نسے
کیا کہلو نا ہی کہ لی لیمبی بازار و نسے
بھر کی چلی نہ درا ہوشمین منجوار و نسے
بات یہ وہ نکلنی نہیں دار و نسے
علم شاخ ہو لکھو اسی گلزار و نسے
ہم چکا کرتی ہیں گلزار و نمین دار و نسے
کوئی فریا طلب کیتی کہسار و نسے
باکین اہ گلی میں نہ کہ دیار و نسے

روشنی عارض نور کی بھی برتقا۔

کار بیگار کیا کرتی میں الی رقیب

باربر وار کہا ماتہ لفت ہست

کیا ہنسنا تیکا بھلا باغین انکو صبا

خاک ہو قد صنوبر جو علی خانہ گل

کوش گل تک تو ایشی کی ایشی یاناز

جنس لب ہی ہی عجب خیر بازار و نین

لفظ لا اور نہیں ناکی سونا

جو کھا وہ ہی کرو جو نہ سنا جانے

یہ وٹاں رہی وربا علی پٹری ہوئی

یہ صباحت ہے کہ چہستی ہو کھوار و

پرچہ لکھو ایسی تندیہ ہر کار و

ابھی مزدور پکڑو ایسی بیگار و

جال اوڑ جاتا ہی گلشن میں گرفتار و

دل ڈاکر تا ہی گلشن شر بار و

کیا رعایت ہو بھلا عکسی کار و

بیچنی الی ہی لڑتی ہیں خریدار و

بحر ہی تنگ ہی محبوب کی کار و

توبہ لا حول تہیں فائن تکرار و

ہمکو تھرو ایسی محفل میں بندار و

چاند ہو عکس مگر کیوں جلوہ بند

کو برافصل ہوا لیکہ خدا شام

یکدلی چاہتی دل ہو تو دہشتی

علم شی تو نہیں جمل کہنی کی سنا

صدمہ خود پہنچی کار پر اینس کلزارو

ہم جو آئی تو قیون نی در اندزی کی

جب تک عشق نہتا خیر علم ہی اب تیغ

ناز معشوق تک خیر ہی اب فیت

سہہ بگڑا تا ہی پاؤسی نکلتی ہی رین

بل شک غم خونین مین جگر بہتا

ایا برئی تہی لیلی مکرماناؤ

حرکت دہر مین جالی ہی سیاہ

بوی تسبیح ہی آجانی ہی ناؤ

مشون ہی کیا کجی غمخوارو

کام لینا ہی سر وار ہی سکاؤ

کوئی سر پہوڑ تا ہی با علی دواؤ

اہلہ پھوٹ کیا با غمین ان خان

کوئی مہکام غابہا گاہتی رو

گاہان ستا ہون اب او کی طاف

آجانی ہی ہی سامنی ہتیارو

شوق شام ہی رچی ٹی خوشاؤ

چو ہی درنی مین دین دل انراؤ

منجھواری کھو تیس گلے میں اسجا

غبارِ جانِ چمنِ چشم سے بہاگی

دیر بازی نہ سہی زرم و غامین

حسین آہی مہین پختہ گل سے مار

زناغ بن بن کی رقیب آج اڑ جاتی

وہو کی دیتی میں جلاتی ہیں غضب

کیا ہمیں ہیں ڈراتی ہو ہمیں لی

جنگو لذت نہیں کیا اونکو نکمدا

چاکر و نسبی ہی کہی بند نہیں ایسا

کیا کہیں سکو مطب میں ہتی نسخہ

اختہ نہ ہی مرئی ل کا نسا بحر کرم

بات ڈور کی کیا کجی ہشیارو

پھر کتی باغ میں عتا وہی سچا رو

پہو لو کی گویاں کہلو ایسی بہنا رو

پہو لو کی گویاں کہلو ایسی بہنا رو

سُخ پہو جاتی ہیں مقتل میں کیا رو

اچھ او نہ بچائی ہمیں عتارو

کون باد ہوا عشق میں لدارو

تیریاں خم کی پھو ایتی سو فارو

دل لگی کرنی لگی غاشینہ دارو

پوچھی وصل کی پڑیا کوئی عطارو

ملکین پنچ رسی میں انگہین طین فوارو



کوئی سوتا ہی ملی الفت قاتل کا آہ

زخم گہرا ہی ملا لیجی اندازو

گوڑا ہی تری پہلو میں گمراہی مہر

اپنی اختر کو ملا لیجی ان تارو



ایڈٹی پھرتی ہو سکو نا تو اتنی یاد

اس ضعیفی میں ہی اپنی جوانی یاد

بہول جای آدم کی ہی اپنا پیر

اسی پر نیرادو تہیں آتش فشانی یاد

وہ زمانہ اور تھا ہشیار میں اس سنہیں

خواب سے کہہ اب جوانی کی کہانی یاد

جور تہا ہی جہان سب پہ لجائی میں ^{سنان}

اپنی بند و نیراوسی کیا مہربانی یاد

خود فراموشی میں جا ہو کر ویرانی آج

وہ عنایت مرحمت مہربانی یاد

بہول جا یگا وہ لکھرا اور مگر جا یگا ^ف

تجھ کو قاصد کوئی پیغام بانی یاد

آپ سے دیر نہ آؤنگا کہی کہتا ^{نہیں}

سجرا موسیٰ کی حدیث تن آتی یاد

کس سی خبر کر رہی ہو کیون ملی ^{او گھٹا}

چہ سنگیا کو ہی ہماری کچھ نشانی یاد

خند گل شکبیل و نو با هم

شب بوی بی زلفین گنگی کر و آشیوس

ایکدن هوگا که تو بی خاک من مجاگا

تغریب محفلین دنیا بی عجب هم جانا

شوق میرا ربه چلی تیری پاؤن چلین

ای فلک یا ساهه تی هم ایلگ دیرین

روز سامان مجری من پریان کوکلی

تیسری ای بت سیدین ایل اینی بان

سکف تعلیمین من آئی من کها اینی جبین

کوئی مجنون بی آئی پاشیکا اس کی پاس

نیدسی بحرو وصال یار شوخیال

خاک کچه آتا نهین صورتی خورت

کیون لاتی بو من بی گلشنانی یاد

همکو شبهای سیه اک کهای یاد

ای فلک شکور منکی بی کهای یاد

اس غزلین همکوا اینی نوحه خوانی یاد

کس قدر دریاچی اینی روانی یاد

مهربانی ربه دانی قدر دانی یاد

هم نه آئی تو او نهین اب میربانی یاد

تیر اول کیا بلا تها جو که ثانی یاد

یو چستی هوگی صفت شیره خوانی یاد

هم سگ لیلی من همکوا پاسبانی یاد

یه ترانه شکو مرغ بوستانی یاد

بس و نهین اک عاشقو کی دلستانی یاد

جس طرح جنگی بیج سی مصرع تر باغ میں

نا توانی سی ہی مجھ کو نا توانی ہا سنی

عکس و شاہد خوش بی نیایا نو جوان

ای بیٹ کبھی عاشق ہوں بروہ میں

بہر حال تا ہی ہر اک مضمون سنگد

جانتی ہی سوا و سکی نہیں کوئی

ساری حوال جہانسی آج تہنی ہو

ایریان ہاتھلا کی رگرین خاک پیرنی واہ

کچھ آیا عمر بھر لا کہوں طرح شش

خط کی لیسٹی نی بیق صد یہ کستانی

تجھ کو افسی ہا دیہ شیرین زبانی یاد

نا توانی رو گئی بس نا توانی یاد

تجھ کو اسی عینک ہماری نا توانی

میرئی لکڑ خیم تیغ صفہائی یاد

شعر کا ہیکو ہی یوان فغانی یاد

ذات حادث ہی تجھی اسی افغانی

اغش ل کی ہکو لیکن پیشخوانی یاد

منہ ملا با ہی تجھی اسی یار جانی

نا تو لیلی کی ہکو سار بانی یاد

خط نہ لکھو مجھ کو پیغام زبانی یاد

دل میں چھاتی میں کو ظاہر نہیں نکبت

سناسی کوچ تو او نکا پر اسکو کہہتی

سی لگا کی سیاسی کیوں اتی

صدی کہ ابھی ات ہی بہت باقی

کہتی ہجو ہی دریائی دکھاوگی

ہزار مکرسی ل لی لیا بہلاری

وہ اور مت نظیر گئی محبت کے

بس اب ہی لایگا خط شاہ حسن

ہزار آیتن ہی گذرین ہی کہانی

چوبک ہوئی آج اہل سنت کے

زبان خلق کو نثار خدا کہتے

اندھیری انونکا ہسی تو مہرا کہتے

عصبت مرغ سحر تجکو جاگتا کہتے

تہین جہاز محبت کا ناخدا کہتے

جبین آہی تحکو برا بہلا کہتے

وہ تیر چھوٹا اپنی ہی خطا کہتے

ترشا رکبو ترہتے ہما کہتے

تام کبھی سکونہ کچھ سوا کہتے

غصبت آتی ہیں وہ واقضا کہتے

پہلین کی جوہری بازار میں جو لہفت

کباب کی تو خبر ہی دل بہنا ہی

غضب کا ٹہی ان ابرو نکا اسی قاتل

غضب کا جو ہراتی ہی اس کلا میں

ہو ہی عشق میں خاں حق کا سفید رنگ

مسلل سکو لکھا ہی پچ وار تھا وہ

عجیبیت سی ہن او ر عجیب آمد

کسی سی پردہ نہیں چار باری پ

شراب خانی میں جگر نہیں قاضی

دہلی دانتوشی کا تہا سی میری ہو

جو عشق لگتا ہوں کہتا ہی شہ

یہ مارا شک محبت کا سلسلا

شراب خانی کا کچھ حال ساقیا

یہ اوچھی رخم نہیں ہن ہن کر

یہ ستین نہیں سکو نیچا کہتی

یہ قتل عام نہیں شوخی حنا

ہمارا مصرع خوش کیسوی سا

وہ لڑکھرائی میں کچھ برس جبا

جو منہ میں آئی وہ باشوق ملا

ہمیں تو بنت عنتیہ استنا

یہ نقش بار چکی اسکی اب دوا

میان فقیر کو سی حسن کی عا

ہزار دستوں کی گہیرا کلاہج کھتی	یہ حسین آتشی اب تگموش قبا
--------------------------------	---------------------------

تراب پامی سینان لکھنؤ ہے یہ	یہ خاکسار ہی اختر کو نقش پاکنتے
-----------------------------	---------------------------------



دستار باغ دل میں جناب امیر	پیر و اوسی کا ہون مرا مصفر
پیر و تجمیسی پیر کی بی پر کیون	نعرش اگر ہو پاؤ نہیں تو دنگیر
کب چشم مست ساغر صہبائی چٹ	کوثر کی موج موج میں یہ لہر
منظور ز نذر عشق ہو شفقت سی	کب دو جہا نہیں جس کی تیری نظیر
شادی گدا کی ایک سی تیری	تخت طلا سی ہی محبی بہتر جھیر
کندم کی بی شکاف سی ہنوز	فرمانت ہے ال یہ نام شحیر

اگر کبر ہی سیر ندیکھی گا انگہی	چہانی گا خاک تیری گل کی نقیری
کیا منقبت یہ نظم میں لکھی گناہگا	بخشش کی شرکات وازل سنی
میرا وہی قیامت صفرا میں دیہ	سائل اوسی سی ہون ای میری
سیری علی کا عشق علی ہی	احد کا یار یہ اوس کا وزیر
کیونکر اوٹھا اوٹھا کی بتوں کو گرا	محبوب کا حبیب ہی ہی فلعہ گری

ثابت قسم ہی کا یہ امید ہی بھی
عشق کا عشق ترا دستگیر ہے

نظر میری شربت	تھپ آجای ای قمر بد
خالی جلنے کا کیا اثر بد	دو دنا لہ سی کر خدر بد
سیالوہ لب پیرا نہیں	برق نالہ اوہ سر بد

شبِ قہ میں کروٹیں لیکر	پہلوئی جسم فی کیون کر بدلی
اکب تک یہ چکو ذل بھر کی	زلف سی آئے چاند پڑلی
کیا کہن ق فی بدن نیلا	آڑی جاتی ہے باؤ پڑلی
کیون پریشان ہی تیری لبت	اکتی رخ پہ حین بر بدلی
اسی شبہ حسن تجکو کیا پروا	مجھ سپاہی کی ہوا گر بدلی
چشم تر ہی منہ و ساقی میں	چہا گئی مچھپے تا کر بدلی
لوٹ لیگی سپاہ و خاموشی	دل کو یاس سے روج کر بدلی
شامیانہ نہ خاک زندہ ہو	سر تربت نہ ہو اگر بدلی

ہوشون پر ہوس اور مت در

توئی اختر اگر نظر بدلی

وارفانی میں عشق حق باقی

ظنِ غیب کو گوشتِ مالِ ندو

پان کہا کر مہسائی ہی مٹی

نہ ہوا حافظِ کتابِ خدا

خوب جہاڑی زمینِ شعرو غزل

مہروش نورِ مہ اڑاتی ہیں

سربالین نہ آیا عیسی دم

کہینچ لیتا ہوں اک نظارین

دستِ وحشت کفن کو چاک کر

یتغ ابرو کا منہ مڑا قاتل

دلِ بسیل کی موسیٰ مانی ہی

اوسکی ناموں کا ہی سبق ہے

کس گلستان کا ہی سبق باقی

سرِ شیبے کو شفقِ بقی

بصحفِ رخ کا تھا ورقِ باقی

آسمان کی مین اب طبق باقی

ہی سرِ صبح رنگِ فوج باقی

جلدِ احب کہ ہی رقی باقی

کسی گل میں نہیں عرق باقی

دمِ خف ہو جو ہو قاطع باقی

نیم بسمل پہ ہی مقلق باقی

سرِ گل پر جو ہی عسقر باقی

تیری غزلین فنا میں ای ہستہ

ہاں اگر ہی تو نام حق باقی



عارف و چال فقیرانہ جو اس ہیں میں
سبکدوش جام کی گردش میں ایک لیں میں

پر ہی فوجی کیا صیادنی اسپر ہی آہ
بال تہی سینہ سپر لہر اپر دس میں

دل کہا دج بہر آیتری منجانی میں
ساغر و لکی چلکنی کافر اٹھیں میں

دارفانی میں کسی اہل تقاضا میں
دل ہی بو میں نہیں وح ہی دس میں

زلف کے لہری ٹوٹی نہ مرنا زکد
احیاب آج ترا کام سب کٹھیں میں

میں تو اوس وحی جانی کا ہون باز گناہ
پینہ سحر سے جراح یہ لٹھیں میں

میر گل پرین اوڑھی گانہ ہرگز کو
چشم گریان میں یی لیلو اس کہیں میں

قول مطرب کے تری نعمہ سرائی جو
کیا خیال آج مجھ ل مر کس میں

مری بقیس کا مژدہ مرا ہند لایا

آج انعام ہو کیا تاج تری کیش

ہمہ تن چشم بندین نہ میرے خاں

چشم بلبل جو تری دُستی کی گشت

نالہ آہ سی اک روز برشتہ ہوگا

خون ل میرا جو اینغ تری کیش

رنگ گدیرین بدلتی ہیں سیناں چلن

اختر زار تو مدت سی ہر اک ہیش

رنگ نہ ہر غیرت بریں

میں سلیمان ہو تو بقیس

خط شوق سے جو ہد ہدنی دیا

دل کا عالم عالم بقیس

آج وی انعام مجھ کو خنہ سی

اسی سلیمان نامہ بقیس

واغ میری مثل خور روشن ہوئے

وہ شعاع حسن بریں

کیا مست عشق سی چکی چہی

اسی قیوم پہ یہ دل میں

پریں مین سوزن ادیس	قطع کرد الو گاراه عشق مین
کبریا ہی یایہ مفا طیس	کیتچا ہی ل تری زنجیر
ہر رک ورشہ نین ی تیس	نار کیسوی اگر کرن گئے
اسکی چوکت رشک مقایس	نقش پاکی طسج سہ جم گیا
بوی گل تو سن صبا سائیس	تیر فزاری مین ہی ہی نازی
بیس ہین ہم و اگر انیس	عشق سی ہی سنکے صوبت ^{منو}
آج و عطلالع برعس	جس سی آخری ہوا تھا سنا

سینی مین گر کی تو ہمارا نفس علی	پر باسی شکم اگر خار جس
تار فطر پرا ہی جو تار نفس علی	بی بال پر کو دیکھی گا صیا و شعلہ
منہار غنڈ لب سی تار نفس علی	کرس اسٹینس گل نی اثر کیا

۶۵۴
اوس مهر و شکی یاد ہی دہری غلام

بی مهر تک پہنچی کہی میری ہر گم

فسوس کہیں رہیں آئی یہاں خزان

اشی ہر حسن شک نہ کہ مجھ غریب

تکرا جگر کا غیر کو کب نوش جان ہوا

اوش و ش و ش فی ہاتھ میں جب لی

غیر کسی مہمان نہ کیا کر تو مہر میں

بی مہر تیری یاد جو میں سر و مہر

سب بے یقین عشق کی آہو نہیں آگ

مالی کرنی طائر دل تو نفس جلی

وہ قافلہ ہی بسین صحن انہی جلی

صیاد بال و پر مری کہی سر جلی

بیدا و مجھ پہ ہو جو دل اور جلی

وہ شہد ہوں کہ شہی سی جہر جلی

گر می سی کیا رقیبوں کی تا نفس جلی

ای سنگدل شہر سی ہم نری جلی

دس دیر کی چہ میں میں دس جلی

اختر خدا کی نہ کیسی ہوس جلی

سحر مل مٹن مزد و

رخ ترا اسی مھر و شبنم جو خورشید

نوشد روشنی لب جان بگریش

جال بین ز نظر کی صید ^{پیش} ترا

دیدنی ہی سیر گزار جهان ^{رنگ} اسی سبز

ابر و شبنم آبر و رہ جاگی اسی ^{شبنم} مارو

خاک میں کیا پاؤگی اسی ^{ملین} می کشو خوا

لکھ تو غجبوں حشت میں ^{مختار} مخلوق

روشنی رخسار برو کی سیاهی کھل گئی

بہرین ہی طیب و صبر و مہر کا ^{مرض}

ایک نظر میں حسن گلزار ^{اینگا} کبھی شمع

قطع کرتی ہی دشت میں ^{پیش} پناہ

لوغ دل میری مقابل ہو گئی ^{سید} تائی

زہر پہلیکاسیما اس ^{سے} می سبز

کب ہمتی ہوگی مرغ ^{سے} رو حکو امید

سبزہ مینا کا عالم ہی تنہا ^{سے} روی دبد

رخ ترا ہوگا ^{سے} شرمندہ ہلال عید

جام ہوگا ^{سے} کائنات طالع تیشید

کھدیا ہی اوش ^{سے} خوبان فی یہ تاکہ

ربط افزون ہو گیا پھر ماہ ^{سے} اور خور

جانتگی دل کی حرارت ^{سے} وصل کی تیر

ایسی شش ل میں اگر اس ^{سے} عشق کی تائی

نی پر یکا شکوہ کرتا ہوں ^{سے} اگر امید

خالِ پشانی سی او کی سامنا کنسی کیا

کو نسا اختر زیادہ ہو گیا ناہید سی

باغبان آج کسکی ناک میں ہے

پرچہ اخبار کا تو ڈاک میں ہے

دُورِ حسن میرا خاک میں ہے

لطف جو کہہ ہی عشق پاک میں ہے

کہ گریبان ہماری چاک میں ہے

آج تنکا جواو کی ناک میں ہے

بد و ماغی گل کی ناک میں ہے

آج صیاد میری ناک میں ہے

خوف بیل کو کب ہلاک میں ہے

وہ شہ حسن کیا سزاؤں کا

عشق کیا مھر سی زیادہ ہو

دختِ کیا دکھا ہی حسنِ غلط

اتنی لاف بٹوئی کمر سی ہم

غیر کی آنکھ میں کشتکات ہے

اپنی بوسی خبر نہیں اسکو

آتش گل سی بس کی ہو کا بجا

دُری خورشیدی چمکتی ہیں

مہ خوشبکھا خُجاک مین ہے

تار گیسو میں مندرق تہا سڑ

اس لہی شائیلی وہ چاک مین ہے

میری مٹی خراب ہوتی ہی

و امن بہت کی چاک چاک مین ہے

دوست اپنا بسا و اختر کو

پاک باز و فرا تپاک مین ہے

بیلون کی سحر کا سامن ہے

گل سی گلچین کا بھرا دامن ہے

کرنچہ زون تو ابھی طوفان ہی

آسمان سارا مرا دامن ہے

کیا درِ مضمون ہیں لعل بی ہا

یہ دیوان شاعری کی کان ہے

نطق فی انسان کیا حسیہ کو

در حقیقت آدمی سیوان ہے

اشک ل سی چرخ مینا سی تر ہے

اک پلک سی زو کا طوفان ہے

برہن کی سامنی مقصاب ہو

میری یہ لاندہ سی ایمان ہے

عید دیجہ میں یہ قربان ہے

شاید اسے نظر ہر آن ہے

وہ وہاں اور غم بیان مہمان ہے

سوزِ دل سی شمع ہی گریاں ہے

میری وحشت کا اگر سامان ہے

فوج کرھیلے تو چہر ملنا

آنہ دل کا کدور سے ہو پاک

نوبت شادی سی ہی سیلے

وصل سی ہی گرم جو پہلو سی

پہاڑی دست جنوں گل کی قبا

دم میں کس کس دم سی خفت جی گیا

یہ سیجا کا بہت احسان ہے



ہوئی ہی خشک سالی تھا کس کس کو گرا ہے

ہر اک کمراتری عارض کا گویا ماہ پارا ہے

جسی سب سے قیسم بھی رہی ہی کا شہر آرا ہے

زمین شعر پر دہقانو میرا اجارا ہے

بہلا اسی ستمین اکسیر کو میں خاک بھوٹا

لکادی آگ نالوں فی فلک پر ابر گر نیا ہے

تہا رہی جوان چشم نی بجھل ہنڈائی

عجب کیا سو کہہ کر ہو مرگیا لہو جوتین

ہوا برعکس جمع کید گر پر خاش سہی

طلب سے عشق تو ناقص کو کامل حسن کر گیا

مری نی سی پان قافین تہی مین امی محبون

سمان کہ دم تو جس گردش سی پو نکا دکھنا

ترا شاتہا اگر تیشی سی تو فی حن شیرینکو

عدم کاروان گی سی چھی منہ نہیں کرتا

مجھی وحشت بہت افزون ہی سہی کجا

مری وحشت کی آگ اب ہرن ہی بجھکا

چمن ہی بلخیاں ہی گل ہی میل کا نظارہ

سہ نو صورت ابرو ہو اوسکایہ اشارہ

جو وہ لیلی شامل شیشہ دل مین و تارا

مجھی ای آسمان تو فی زمین پر گر اوتارا

عبث ای کو تکہن پتہری اپنی سر کو مارا

جرسکی ساتھ مل کر مرادول ہی بیکارا

عروس حسن سی ہبا پڑا ہی تیری سینی پر

اگر تو ماہ پارا ہی تو یہ اختر ہی تارا



ہستی کی قیدی بہت دل تنگی

تخیر ملک سی فقط اتنا عمل ملا

پھرتی ہی گرد شعلہ رخ روح یہ مر

جانب و کتب سپہ پڑا مکہ نار کے

لڑا اول ہی اس سی شکست

عاشق اگر نہیں کسی آمو گاہ کا

سنتی تہی کعبہ کی حجر جوتی ہیں

کو صحن اسکی باہون میں ل کی چاہ

کیا آمد بہار نی دکھایا ہی نگ

کیونکر نہ اٹھون مہین تر ہی چن

کیونکر دست کری نہ نہیں ہی تر

فانی ہون مجھ کو نام سی ہستی کی

دھون خنی ناک میں تیمور لنگ

سب جائیں شمع کی اوڑھنیک

کولی ہی تپلی چشم کی ٹرگا تنگ

ہو خاک فتح مور و سلیمان میں جنگ

پھر داغ داغ کس لہی جسم لنگ

جا کر جو دیکھا صاف تری کانگ

یہاں وہی جس میں دہر کی لنگ

مدتی جو خزان تہی انہیں ہی انگ

اسی ربد غامتری محفل کانگ

محمود دیکھا ہون اوڑھنیک

کھڑین بٹا کی محسی جوڑتا ہی سب | کیونکر نہوتیں کہ تو خانہ جنگی

ختر کی باغ و فک پر اس درجہ ہی بہا

بیرنگے زمین ہی تو او سینگی

سید ہی جو راشی ہی گنگار کی

گہٹ جانیگی گلشنین طلبکار کی

انکھو سنسی لو تار و نہ گنگار کی

دانٹون ہی میں جلی گنگار کی

سونکھی نہ کہی انکی تو ارستے

اسی طفل نہ مل مرغ گرفتار کی

پہریہ جو ہوتی نہ سہ پدار کی

خدار نہ کیونکر ہو مری یار کی

بڑہ جانیگی کر کہت گل عری

مڑگانکی چہرتی ہی ان ہوئی انت

ای غنچہ دہن بوسی تری سہی انا

دیوانہ ہو غن فغی گیسوی کام

بہولی سی کبوتر مرا خط لایا نہ

سودامری ہر شعر کا ڈکا نوین

کوڑی ہی نہیں پس جو جراح کو دیوین
سینہ پہ کٹا رسی لگی یار کی سینہ

پر سیر و اسی ہوا اتنا جو طبعی ہو
انکھوں نشی زیادہ ہوئی بیمار کی مہنی

ای بنتِ عجب سنسۂ شرع نہیں ہو
قاصی چڑھی مہتی ہی حتمار کی مہنی

گلچین کو عجب رشک ہی کس ہو لگی ہی
دعویٰ ہی اسی نہیہ کہ ہو یار کی مہنی

کس کمری صندل وہ لگاتی ہیں حسین بہ

اخترنی کہسی ہی بہت اغیار کی مہنی

نہیں طاقت دیوانہ کی قبر پر مری اگر پھلی
ز بس بون سوختہ کشتہ جلا دودِ جگر پہلی

صدائی قالبِ خاکے ہی ربابِ تنعم کو
کری روحِ جبریل س کا روان سی ہی شہر پہلی

جگر اسود کو چوین گی بتِ سیاہی امی ابد
نہ تھا اس سنگ سے ہرگز کسی سنگ پہلی

آغست ای خضر اس پر دیس میں تنہا کی چھی
بدن ہ جانی ہوئی روح کا تنہی شہر پہلی

کتاب کی طرح چھی چاند کا دل پڑی پڑی ہے

اور آتی میں تدر و حسن سی نورِ حری ہے

بجی حد سے سب دیکھیں کی کسی گنہگار

کسیکے چشمِ حق میں ہو گئی تدرِ نظر ہے

ستار و سپر و ہای تک چشمِ بار کا دھوکا

و یا تیر و نسی چلنی ہو گیا دور ہے

سیہ لہو کی چھی دل ہی گر روی شبنم سی

شبِ برانین مہنہ کہلای گی اپنا ہے

سنا تھا اس شمس میں جسے ماہِ رو یونگا

پریشان ہو گئی جمعیتِ محفلِ مکر ہے

سفیدی آنی کیا چھی جگر پر داغِ غمِ رو

سیہ ہو جائیگا ای معمو رکہنی سی زہر ہے

کہلاتا تھا تہہ ایسا شاعر اس لفِ چپا ہے

اسی میں سپر ہی نامِ خدا باز ہو کر ہے

اثر ہی اس گرفتار میں مجھ پر کند ہوئی ہے

کتر مای اگر دانتو نسی وہ سیاہ پیر ہے

زمانی کا ہی ہی نگ ای اختر تعجب کیا

وہ اب خورشید روی جسکو دیکھا تھا قمر ہے



وہی کتنی نظر ایسا مجھ کو جامِ گر خالی

پہلستی کام آئی ترک چشم یار کی اگی

شبِ قت نی میری یونکو چو سکڑا

شکافِ تخم شہی لی شکوفہ کو می مضمو کا

ہمارے عالمِ دشت لیلی شکباتی

ہوا بازارِ عالم میں جھگڑا شرع کی

لگا تا ہون عجب لکھو سر پر سنگ

شبِ کیسو میں قصہ حسن کا عاشق بنائی گا

ہلالِ عید مجھ کو کم نہیں ماہِ محرم

قناعِ غم پر ہی نہ ترسا مجھ کو قناع

رقیبِ یہ جل جل کسی نا لونگی کرمی

برنگِ شیشہ کرونگی وینچن جگر خا

بچا جاؤ گا سر کی چوٹ میں بکر خا

تری شیریں لبی مٹی کیا یہ نیشکر خا

زمین پر اسی آسمان کی نظر خا

و مجنون کو صحر ہو گیا ہی مجھ کو خا

چرا کر جس دل کیا جا بھکا ہی مفت خا

ہوئی ہی یاد چو کہت کی دیا ہی در خا

پریشانی بہت ہی میں چلا ہوں کد خا

عبث ای خضرِ بچہ میں کزن ہوں سف خا

نہ توڑیں دل کا ٹکڑا ہاتھ پر کھدی خا

ہنیں ممکن جاری ہ کا جالی اثر خا

عجبتہی سُنیا میں انسانوں کا اسی اختر

نہ پایا بیو فانی سہی کوئی ہمیں بشر خا

چشم و شہت میں معشوق لاشا

کیا معما ہی ملا ہمو نہ مضمون میں

روی خورشید پر زنجیر ملی گدی کی

بج یوسف کا ہی یعقوب نے کنگا

کشتی رینی تفت سے بر نید آتی ہی

بیجا بی ہی مگر داغ کا جو ہر نکلا

بوسہ غیر فرا دیتا ہی جہلاتا ہوں

اکسلی تقدیر میں ہی وصل بجز ہجر صنف

حلقہ چشم ہی اک خانہ سلطانی

حلقہ زلف و کمر باندہ سنا وانی

اکس می ہو پس صحرا میں پیشانی

گر کہ وکی یہ تری چاہ میں بہمانی

سوتی جاکی میں ہی چاہ میں وانی

یتغ ابر و سی مہ نو کو ہی عروانی

دہن خم یہ قابل نمک افشانی

پیش آتا ہی ہی جو خط پیشانی

ایسا معشوق تحقیقی ہی تو اسی پردہ نشین	آئینہ کو تری تصویر سی حیرانی ہے
---------------------------------------	---------------------------------

عید صبحی ہی گلی ملکی کریں جی مجھی	ابھی خلیل آج یہ عاشق ترا قربانی ہے
-----------------------------------	------------------------------------

نہ پڑا سورہ ٹیسین دم باز پسین	اے کونو مشکل ہی مری روح پر آسانی ہے
-------------------------------	-------------------------------------

رف کا عشق نہ اختر سی سنی گا وہ ماہ	
شب تو کو تاملی قصہ ترا طولانی ہے	



اوڑا نیگی میل او امین متبای	بہین گی نہ گل پر جہانیں تہاں
-----------------------------	------------------------------

کلاک کا پار نیلے کا پٹی ہو	یہ آواز میں اندھو کو بہا میں تہاں
----------------------------	-----------------------------------

بنی مثل فرما د شیرین لبی سی	سلیں گنگے کے اٹھائیں تہاں
-----------------------------	---------------------------

بلا میں د قیبا آج رلفونکی لینگے	بلا و نیہ لوٹیں بلا میں تہاں
---------------------------------	------------------------------

سوئی میرکب خوان مریم سی گہاں	جو پر تیج ابرو کی کہا میں تہاں
------------------------------	--------------------------------

کندر پہ ہواب حیوان کا دھونکا

دھن تک زلفین جو اُمین تہا

پریشان کرین ذرہ حسن شبن

اگر نکبت زلف پامین تہا

گر غنچہ گل کی سفار کہول

جو بلبل تک اُمین صدائیں تہا

کسی لچ گلہ کا سایا رخ تر

گلوتنگ مین پھر قبا اُمین تہا

گلا آنکا کٹوا اُمین ہر برگ گل سی

صد ابلبلون کو سنا اُمین تہا

ہوا آہوی پسین کو زلفونہ سودا

ختن مین ہری مین خط اُمین تہا

کہان مین وہ سیار اس روز و شب کے

جو اختر سی صورت بھلا اُمین تہا

میری مین ناوک کہکنی لگی ہے

جو پلو سی دیدی اٹکنی لگی ہے

کہین چشمہ خور مین لہرائی افے

کہین رخپہ گیوٹکنے لگی ہے

یہ مشاطہ سی ہی دنیا ی فانی

ترش و ہوئی خوانِ نیا سی جب

مری شعر کا گہر نہ پایا کسی نے

ہوا پیر مرد و نکو آرام کر

جوا سی بحر و صلت میں بھڑک رہے

جوسُ حسن میں عشق دور فی کہا تا

پڑا جس گلستا میں وہ پایا نہ

وہ شیریں کرتی تھی شیریں ما

جو مائل تھی سپر بہکنی لگی تھی

مری نان شیریں کی کپنی لگی تھی

بہت ہزنی سی بہکنی لگی تھی

انہیں طفلِ مکتب تہکنی لگی تھی

رقیبو کی پہلو سے کئے لگی تھے

کہو تر ہی اس میں تہکنی لگی تھی

وہ گلشنِ سرسبز مہکنی لگی تھی

تو فرما دی لب چکنی لگی تھی

اوٹھایا ہی یہ بارِ اختر فی سر پر

بہت شعر کوئی سی تہکنی لگی تھے

ایساری حسن کی بی گل تر تازہ

حسن جب ہلکا ہوا نظر میں چرچہ ^{گیا}

غیچہ سناں اول نماز کہ نہ کیونکر بند ہو

کیا موافق ہو گئی فصلِ خزانسی بہا

کیا سو و عشق پہی لو اگر اسکی بیا

تیغ ابرو اسکی پنچا تکی ستھ حسن

مار گیسو کری دم ساز و مطرب

پھر کج جاؤ گھا انسی نہ کہہ لین بل کر

اسکی کو چین تر فدی پریشان کیونہیں

کہتی ہیں نیم جی ہی میری شکوئی

منہ بہ کہلا اپنا دکھا کر یہ نہراوی حسن

خون داسی ہی عارضہ پر غازہ ہی

میں جی بخیہ ہون عشق بی اندازہ

سختی آواز بلبل سنی ہ گلہ تازہ

اشکِ خونین دی عارضہ پر غازہ

میرا دیوان عری کی شہر کا درازہ

زخمِ جوینی پہی عشق کا درازہ

اپنے پر وہی اسکی ساز کا آوازہ

ہر گلی کو چین کا پھر ہی آوازہ

خاکیر باد صبا کا اب ہی آوازہ

گل شکفتہ جسکو چین میں انخیا

ان کا ہی کی عوض اس عشق کا خیمہ

کو نسا غنچہ دہن دیکھا ہی اسے باغین

آج اختر بھی مثال گل چین میں تازہ ہے



کعبہ دل میں وہی معبود ہے

شاید اسے بھی مقصود ہے

شعلہ رخ آتش نرود ہے

وہ پری پہونکی بھی آسیب کیا

میں اگر غائب ہوں وہ موجود ہے

کیا ہوا میں آپ میں آتا نہیں

زہر سودہ بھی مجھی نئی سود ہے

وہ کئی دانتوں کی دل میں گر گئی

حسن کی یہ آتش بارود ہے

پان کی لاکھی یہ یہ مستی نہیں

دل جو پایا ہی یہ اسکا جو ہے

حاتم دوران فی جان بخشی مجھے

دانہ خال صنم بارود ہے

آتش الفت کی چنگاری پر ہے

دیر باقی ہی صنم نابود ہے

میرا دیوان ہی یہاں پر نہیں





یون اس کو چکیو میں جاتوں	خاک میں شاد و سامر دوسے
صوت پبل کی اوڑنگی اس سی	نالہ دل نغمہ واؤ دے
خنظل غم چاہی جائی دوا	بہر فرقت دلو یہ بہو دے

کون باقی ہی کہ جس کے حکم سی
اجتر و ماہ و فلک نا بودے

جان بخشی توئی اسی رشک سیانگیر کی	معجزہ تھا کچھ خبر جانی نہ حال غمیر کے
اس گل عینا کی ہی اس مکرسی آجانی بو	بلبلون فی باغ مین دانستہ حالت غمیر کے
اپنی اپنی عشق مین دونوں اگر کامل ہو	پہر چہری چل جای قصاف برہمن بر کے
زادہ اپچی کلیسا ہی ہوئی صد ماب	خانہ کعبہ کی ہی صورت ہے پہلی دیر کے
سرو قد رفقار نی تیری کہا یا آسمان	اسن مین پر عالم بالا کی مہنی کے

مخ آبی کان کی مچلی تھی پانی کی

میرنی صلت کا شجر این قصہ

کاسہ سر محتب جلیا گیا میکش

جامہ آخر ہی بد کردار میرا قطع کر

بلیا میں وہ یونانی لونسی گل کھدا

گاؤ کش کا قتل کرنا برہمن کہتے

تیرا گھر کسی زہرہ جین کی یاد

اس دل بیتا میں حالت ہی خوش طیر کی

مختصر کو طول کرتی ہی حکایت غیر کی

وہی پر آہ پڑ بسائیکی کا زخیر کی

نیک سا عجیب نہیں کا کا زخیر کی

ابت سن باقی نہیں پڑ مردہ لکوسیر کی

دوستی میں جان دی ہی جیہ کیا پیر کی

حالت خضر ہو ماہ سرج السیر کی

جو مجھ کو اس گلچین مرد ہے

جب لی سی انکو دیکھا منہ

بیسوا تو ہی تو یہ ہے مرد ہی

وہ عبت ہستی میں چھوڑ رہی

وہ عالم میں بس وہ فرو

دونوں صفحی ہیں ہی حد پہ

ابٹ مال ہو گا انی دنیا میں

زعفرانی رنگ ہی عالم تو ہے

شعلہ رخ اسقدر خورشید

رحم دینا اسقدر کیون ہی عظم

ساعی سہین کی دل پر چو پستے

پا پیادہ کیلنک ہی شہسوار

سرخ رو بلبل رخ رنگین سی

حوز کی کوچی مین زاہد تو بجا

یہ بجالی لائی پھرے شہسوار

سرد مہری کسکی تھر مین ہو

عارض جان ہین گویا ہر اک نہا

مصحفِ سخن تہاری ہر محسی گیا

نوبتِ غم سینہ بلی آہ نالہ جو

جسکو یہ گرمی ہوئی وہ سردی

بطنِ مشاطہ مین جو ہی سردی

بیری ہر اک استخوان مین دی

تختہ الفت پہ یہ دل نردی

پھر گل چسپا کا عاشق زردی

یہ وہ رستا ہی کہ خشت گردی

پھر نقاب رخ ہماری گردی

بنص ساقط اور سینہ بردی

نور چشم یوسف کنگان نظار

بو شغالِ نخل جنم کا کفار ہی

اکوٹِ حلیت صد اول ہی اک نقار

کرمی الفت میں نکلا سر میں موسیٰ عرق

مادہ پانی کا دل ہی جسم سب قوارہ

عشق کا پرچہ عبت لکھو او یا ایشاہ

کار بکار ان کری مکار گر ہر کارہ

میں گس طیت عرق کھینگی بکانشن

سرو ہی گل ہی چین ہی باغ کا نظارہ

قاتل گنج تہیدان کیوں نہ پیر آباد ہو

واری تیغ دو کدو کدو مر صید ہو

ضعیفانِ جهان میں بعد مردن شیر خوار

ہی جبار کا گمان جس پر وہ نہیں گوارہ

اوس گلہری خاک پیش غیر افسون چل سکی

جھوٹ سچ کا پست پر عیار کی پستارہ

صورت صحرای مجہبی بقدر جنون نہیں

عکس کے سوا ہی شربت جنون آوارہ

و حسرت دل فرست آہو گا تاسی بڑے

چار و ناچار آج اس چیمہ یہ بچارہ

تیز رفتی تہی ہم ماہِ سریع السیر کو

کو نسا اختر فلک پر شیر سیارہ

احوال تیرہ بخت کے خامہ درین

صرف او آج مرا آب دیدہ ہے



کیونکر پرکھتے جلین کے آگے
نالہ نہیں یہ شہر کا صورت دیدہ ہے

صیاد کیوں کتر تباہی ظاہر میں بال پر
صحرائی تن میں طائر جان بھی پر ہے

ای تیغ کا ٹپ چاہی جو ہر سوئی تو کیا
سروار میں ہون ل تو مر اسے بر ہے

پیدا ہوا ہی دل میں ہماری تونگیاں
خلق خدا میں عشق ہی اک آفرین ہے

کیون فرد پر چڑھا کی مرانامہ دو کیا
واحد کی عاشقی میں یہ عاشق جبر ہے

ای گل تر نشست کا قائل ہی باغبان
جوشاخ تر ہی بارکے خمیدہ ہے

جہک کر ملین ضعیف سے کیونکر نہ خواہ
کہنہ چمن میں بہ شہر نور سید ہے

تحسین ہی میری جبر کا ماتم یہ چاہے
ہر شب سیاہ صبح گریبان میں ہے

وہ ماہر و کوری شب جبرائیل ہی کہم
وصلت کے استیاقین ہر داغ میں ہے

بچی سی امی کی صدا شہر میں سنو
اول جنوں سی جامہ خسرو میں ہے

پند کیا ہی کیا کوئی محسوس ہے
آخر تہارا یار جو تھی کشیں ہے



سوزِ دل جب گزار کرنا ہے

ناز کی گل کی خار میں کیسے

چشمِ مینا ہوا ہی ہر اک داغ

بحرِ خوبی ہوا ہی عکسِ شکن

خیمِ کیسوی داغِ سینہ سے

کسکی مٹے خنجرِ ہوسا

اپنی آنکھوں پر کہہ مجھ سے تڑپا

باغ پر کیوں نہ بلبلیں پہولین

دُورِ وِندان سی کی یہ دانا

سرِ مہری نکر سیحِ زمان

پہلے پھری ماہتہ میں ہی چھین کے

برق کو بیتہ کرنا ہے

سختیِ دل ہنسا کر کرنا ہی

ہر تینِ منتظر کرنا ہے

موج کو بیتہ کرنا ہے

مور پر رشک مار کرنا ہے

اسکا تپتہ خم کرنا ہے

کیوں شکارِ شکار کرنا ہے

داغ کو لالہ زار کرنا ہے

سلک کو ہر نشا کرنا ہے

کیوں طبیعت کو مار کرنا ہے

ہر کلی کو انا کرنا ہے

پھر کر انکو سبک کری ہو

تیرا سایہ پری جلاتا ہے

دڑتہ خاکسی ہی کستر ہو

بی پر کو ملایا نہ کرو رشک پر

اوس ہی مصفا کی جو اغوشنی ہو باد

ہرگز نہ کشادہ ہونا لوشنی یہ

جوں مجھی بن بن کی دکھاتی تھی

مخبری شہ حسن کی عشق سی خا

لیلی کو ترئی لف سی ہر روز ہوا

مشتاق ہی آغوش کا کیا ہاتھ ملی

ہنپتا تری تصویر کا حسن ہی تھا

طلب با بار کرتا ہے

نور کو دل میں نار کرتا ہے

کون اختر شمار کرتا ہے

اوس سینہ کو کتب ہی اس کی

بجھتا ہوں سہر شام چرخ سحر

کیا تنگ ہی بلبل بھی ی بی اثر

ہو جای محبت نہ کہیں بکڑی

اخبار ہی آتی نہیں اس بھیرے

ہی قیس ہی مجنون ہی شوق سہر

اگر کا نہیں پہلی خو کناری سی

واغونکو ملاتا ہوں عشق شجر سی

سختی نه دل سرین آجانی ریسو

گم شسته مون ه راه مین جانی گاه

انصاف قریب و نگاه اگر مد نظری

بیکامین نه یہ غول کہین راه مگر کو

احقر کونین غم جو اوٹھایلیگی

ورتا ہون بہت یار کی نازک کم

چھائیگا اسی خض کے راہ بر

امداد ہو کیا داد کی بید و گر

صحرا میں حسرت کرتا ہونین ہم

عیسیٰ کو نہ کچھ سچ ہوئی پر

چو بگو لا خاک کا اوٹھتہا سی شور

کیا چہپائی رازیہ ترک فلک خو

رونگشا ہر ایت ی تن تیغ تیز

شک صی قسیت میں افز و لب عبرت

ہی رقب روسیہ یامع شبت

میر اصغر ائی جنون اسدرجہ درد

عارض جاناکلی سرخی اس شفق میں ہی

تیر مرقا نگا کد رہو گانہ اسی ناول

کتوین انہانی خال چپ چپا

کیمشو بگوین ای بی مھر لٹکایا کنز

چو گزنی لی یمن صبا و کیا چاره
بی بسو پر جو رہی جاری یمن اشک
تیز رو ہوں اس لکڑی راہ میں ملتی
اسی جنون تہر پڑیں شیریں دینک
اڑ چلی کیونکہ نہ شاخ ترکم کی
عارض نگین ہین اس وین کی
پستہ لکی بوس کیونکہ کر سیرخ
جو تھی بونی سی کب دانی الی و

ابوئی چشم صنم سدرجہ وحشت خیر
یہ دل خونین ہین ہی و اشک
واہمہ کہتی ہن جک کو و ما شہدیز
در پی آزار پھر نہ مادی پڑو
توسن و صبا ہی موج گل ہمیز
کاسہ چینی شراب خسی لبریز
امی سیجائی زمان بیمار بد پریز
یہ زمین صاف اس اختر کی فیتخ



نختر اس دشت جو غنیمت اگر سیاح
خامد ہی مریم نقار سی خود

نوحی طوفانین ہی ل مراستج
مرغ آتش خار و اغ کرم کا جراح

بختر خیم موج کیسویون ہستی سب ایک

زنگ گرگت سی ہستی لی و صلیبی

خار پوشی باغ دیو اینمن نہ ہر کجا

صبح و صلت تیرہ تختہ نکو کہاوی صفا

باغ عالم میں گل تر کیون غرا

بزرگوئی ہی مری خطا میں تہا ام کہلا

شعلہ دل ہی پری فتنیں سکی سا

چاہے کیا ہی مری شریفی مانی ہی

ناخدا ہی ہستی لہر مری طاح

بیتقاری صطاری منت کجا

نکتہ حنفی ہو تو کلچین قابل صلاح

طلعت شب تا کجا وفاتی لاصباح

بوی گل سمجھی ہیں جسکو فاضل روح

یہ ظلم بر نہین اس فضل کی مفتاح

ہمرہ غول بیابان کجک سیاح

ایک تہا ہی دمان تنگ صلاح

پھر شفاعت کا تجھی اختر یقین کیونکر ہو

ایک کرن مکان کا تو اگر مذاح

ای لب بن بخت سانی بن سانی

اسی بیا جان تا رکر کی ہتی تلاش

اس خم گیسو کو مشاطہ نہ چھو نہ بھیا

مجھ کہ اکا صوت مطرب کٹا نظر

سیکدین چشم مست کا ساغر بیا

دل بجا کیو لکر ہی لفو تین لٹکا بیا

سقد و ست ہی عشق حسن میں بیا

استدیا و کمرنی کیا نازک مزج

گیسو پہر ہی یسانی شیخا و کی بوس

گردش بخت زبونی چو کر ہی لا

اگر سانی مست مینا نہ پیر مغان

تیری ہمت میں کہاوی مسیحا ہی

مل گئی مور ضیفانسی تو امانی بھی

رستی میں کج پراہی خوف سوئی

دورینی میں کی دی گئی مینائی بھی

بخود میں عین شہر تری اب آئی بھی

جاسی بجا کر دیا اسی شوخ ہر جانی بھی

ہی پہر ہوا داغ دل کا چرخ مینائی بھی

ترک ہی اکثر بھتسی ہنچ مرانی بھی

جوش و خشت دکھا چنی سودا ہی بھی

چشم و خشت خیر یہ چرخ مینائی بھی

ساغر دل ہو یقینی پسرخ مینائی



شهرین خانان و ن مین شک شوی	بلبله موی زمین پر مرغ مینائی مجھی
ایسا بیاہون کج سون گئی ہیں دور	کیا ترسی یا و کرسی پائی مینائی مجھی
قایون مین ساری مضمون خیالی قیدین	
پہا کر پوچھو تو اختر شاعری آئی مجھی	
خون کا تین جوش ہی آہ کا ہی خویش	دل مرا سرخ پوش ہی و وواع ہو
غنجہ دہن ہی گلبدن رضا نسی کہلا	داغ و نسی میرا تن بدن آج سیاہ ہو
داغ جو میرا لی سکی نار و نین تیری گوند	پہول سمجھکی پہا لی اسکو جو کلفرو
ای مری چشم غم کی تل اسو و نسی تو	ستہ سکندر نی ہی لی سنی مین انبیا
سوچم گل تمام مین اس رخ پر چاند	مثل عرب فغان کون بلبلو نین ویش
سروچمن ہی شل وار کسکی ہی کا متقا	باغین گل کہلین اریرا دم خموش

مغیر سی جلا دیا مثل کیا تھا کیا ہو
انکہہ سی حسن کب ملا عشق تو سنتی ہوا
دل ہی عوم سی ہی سوا شاید پاک
کستاری کیا یہ باغبان کنسی گل کی دنی

دوش سی پھر ہم سر ملا سر و دل
داغ جو تن پہ کھل گیا سہوہ برنگ گشت
پوچھا کیا سی ابد اخائے بت و ش
مجلو ذرا نہیں گمان کی چشم گوش

مصرع تریہ در دکا اختر زار سی بجا
حسن بلا سی چشم ہی نعمہ بلا سی گوش

رخ روشن جو دیکھا صبح گاہی
نہیں ای شست بحر تن میں جا
بنی سد سکندر موج کیسو
پر ہی تحسیر خط عارض یا

دل خورشید میں آئی سینا
لگا ہی ل میں کانتا مثل آ
سینے پر مری آئی تباہ
لکھون خوا ہے نخواستی غدر خوا

گنارمین یہاں کوڑی نہیں
یہ فاسق شہر خوبی سپاہی

بدجائی شریعت قاضیو کئے
زبانین کاشتہ بین بی گواہی

شوٹا سحر سمنہ میں مرادوں
ہزاروں چو گئی اس پل پہ راہی

ہوای سلطنت ہی اس کد
اوہر شٹا او دہری بادشاہی

گنہگاری یہاں تعناہی اپنا
خدا کی واسطے ہی بیکناہی

کری کافر جو عشق طاق ابرو
مسلمانی ہو پھر خواہی نخوی

جو مضمون نالہ تیرہ کارو کو
چلی کس طرح کا غڈ پر سیاہ

بتو نکا عشق چوڑ و آئی پیسری

کر دو اختر بس اب یا دہالہ

بیکہ بر باد کرتی ہی ہو ابرسا
دخست کا دل بزمائی گنہا برسا

سبز خط وید گریانی کیونکر بڑھ سکی

برج آبی ہو گیا ابر مرہ سی مسکد

غوق حیرت زرد عارض ^{مثلاً} ہنم

چشم تر پر قدر مائل ہی دھقان

دوستی ہی موسم بار ایسری انکھ

گریونسی بند اسنتی ہنم اسی بحر ^{حسن}

عارض شقی تیسرے جن ویا ^{سحر}

جونمک تجھین ہی نکر چشم گریان

کسٹ پستی رہی تھی یاد تھی رخلی ^{حک}

بی سبب پزیر طمی کی جلی ہن ^{قبلا}

تری نیر مرصع سی کیا ہی منا

بوٹیاں اکثر جلالی ہی کہتا برسا

کیفیت انکھو غنم دی می بخدا برسا

شوخیان نکت میں لایگی حنا برسا

جذبہ بی دین مانگی دعارسا

قصر دل کیونکر کرائی آشنا برسا

انکھ سنی یکہی ہنم ہی انتہا برسا

ملکبھی ہی پندنی اسی نقاب رسات

ایک شب میں نکت لبکی غدا برسا

برق شجب مل گیا ہنم جلا برسا

تشنہ نا لونسی ہی گرمی سوا برسا

ہی۔۔۔ و برق ہی گلگون قبا برسا

احقر بر ویران یاد ہی شیرین بن

تلخی ہجران بہلائی کی کہتا بر سائی

وہ

عشق میں عاشق ہی و سکا شہر

دل الفکی راستی سی اندون کو

ریشمی جامہ ہی تیری لیں خیر صو

کر دیا ہی غیب میں اب عشق پر تو

تو سن باد صبا اس خاک پر موط

در و غم کی اگر تواضع میں لا

خط میں یاری کی نہا فی پر کمر لٹو

وہ جو معشوق حقیقی سن میں صو

الفی قد بی ادب پڑاں مثل میم

زاہد ابیشک نازین ساری باطل ہو

سُتین لاکھ پر و وین تصور سی

ناز کی ہی بعد مرون پتی نیک

چاہتی صرف غذا خون جگر صرف

حسن کی صوت بناتی میں عیش فتح

کب گل حسن صنم تن جو انھیں کہل

زابد اس پیرین داغ حسین پر دوا

کاروان جاتاری پیرین جس کا تہون

آتشین نالہ مرا ہمدرد سی لوفت

کوی گل میں سائے اپنی لچلی یہ مرثیہ خاک

جو ہوا سر میں چری بربصا کھنکھو

حسن دیکھا ہی نہیں خستہ تخلص ہی

عرف گرم پوچھتی ہو عشق میں معرکہ

ای کعبہ دل تیری سنی میں خرابی

معتوق جو رہتا ہی سہیں وہ شرابی

قمر کی خرابی ہی مہر پورابی

ہر غنچہ دل بستہ بلبل کی گلابی

ابلیس صفت عاشق کسطح بڑیں

جواہر ہی گردون پروہ ہر شہابی

چلتی ہوئی دیکھتا تھا گلزار کو آنکھوں

پہر موسم باران ہی سرج یہ ابلی

ہر آتشین نالی پر ہواغ کی سخنیں

دل سیرا نہیں گویا دھواں کبابی

نظر و کاپیاسا ہی سیرت و دیوان

کب صاف میں آئنی ست جانی کی حیرا

یہ حضرت غم تنکو نظر و مین کی

تھاقیس کی ماتم سی لیلی کا شیمہ

مقتل میں شہید و نکا و لسو ہناقا

نور و زکی رنگینی بلبل کو اوڑھتی

دیکھا نہیں بسل فی حیرت کا یہ میخا

جالا نہیں انکھو میں مضمون سچائی

وہ روی کتابی یہ مضمون کتابی

جوان کا سلمہ ہی گویا و رکابی

گر و نکی مری غمسی پوشاک بہی

گر مرثیہ خوانی ہو گویا بہ جوابی

پھر ہو لو نکا گلشن میں جانہ گلابی

جو شعر ہی یوان میں گویا و کلابی

جو معشوق حقیقی ہی مجھی اسکی غلامی

کالا مار زلف یار کا خم کیا کرتا

وہ آقا ہی کہ سزا مٹی جسکا نام نامی

بد و نکورستی پر مین چلیا سکنائی

کروں کس طرح نیند و ماغی خوان فرستے

فقط ہی ر قدرت انکے سی یکہا ^{حاشا} ^{ہیں}

شروع فکر کیسویں ^{پلا} اتی ہی بر سے

تر تھی یں ہی تھی گیل جاتا ہی ^{دل} ^ل

ہمارا بار عصیان کیا اوٹھا تنگی ^{تیرا} ^{بت}

ولا کسطح ڈھونڈ بیکا وہاں تنگ ^{کاشکا} ^{کاشکا}

کروں کیونکر نہ میں باز پڑا ہی مالک ^{علم}

جماعت شیا عون کی انکو پونہ کہتی ^{ہی}

بست اگر حسینا جہان لکو ^{میں} ^{ستار}

تو رہنا کہا غم نہ نال کی خامی

گر کون ہی سبک دخی ایسا گرمی

جہان نقش قدم ہی و سکا دیوانگی تامی

بہت تنگی دین میں ہی نہایت کامی

حالیٹ سکی حامل ہی عیسی کا جی حامی

سکندر چشمہ جیوا کی ناحق ت کش کامی

جو ہی محمود کا آقا بھی او کی غلامی

یہ شاعر ہی تو اس مجموعہ عالم مزین ^{جامی}

بڑی عاشقوسی کرتی ہیں کیا نیک نامی

یقین ہی بلبل آئی بلبل شیراز مرقدین

اگر اس حشر سے کی اتنی خوشگلاسی

تو لہجہ فہمی ہو بد فہم زندگی بد
اوٹھالی باب کو یارب سعادتمند کی بد

نہ لگ مستوں کی منہ بہ منہ تیری گون سننا
نگر گستاخیان اتنی ہی ناصح پند کی بد

مخ روشن بہ بین اس چاند میں داغ چھپا
اڑا میں نور بہ صد چند ہم و چند کی بد

زمین تن پر اس داغ درین کی یہ سوس
لگاؤں آسمان کو پہاڑ کر پیوند کی بد

دیاد لدا کو دل وصل میں حبس برآیا
ہوئی سینی میں غم کی جاو خستہ کی بد

تمہاری ہجر میں وصلی پاتنی مشق کی تین
لکھیں کاغذ کو تن چوڑ کر اک بند کی بد

قسم لیتا ہی الفت کے وہ بہت دو تین
نکل جاتی ہی فرقت و صلیب کی بد

یہ کیسا بیچ ہی شیریں مٹانی غیر چکھیں گے
ملیگا زہر مار رلف سے کیا قند کی بد

گلانی عارضوں کی آئین ہی مزوج شیرینی
طیبیوں کو چکھاؤں داغ دل گل قند کی بد

مرا گلچین آرائیں گی بہار و نہیں خزان ہوگی
عجب گلزار پالا باغبان زندگی بد

کمین لب ایچی کوئی شانی سی بچھا
کبھی دست طلب میرا سی زبند کی بدلی

بس خستہ جامہ تن فرسی پٹیا لگا لکھسکر

غزل میں دل لگاتی ہو بہت پیوند کی بدلی

جبر سکا آہ و نالہ کچھ اثر دیتا تو ہم لیتی

مشرع حسن ہی خال رخ تابا نکا شمع

خدا کا خانہ کعبہ ملا ہی تجھ کو ای زاہد

یہ مضمون ابدار اس کی غواصی سی ہم پاتے

تراکت برکی کہلتی باغبان گلزار عالمین

عبث ای محبت تو شیشہ تن چور کرتا

قمار عشق میں اس حسن کی کشتی معرین

اگر یہ کاروانِ دل نہ دیتا تو ہم لیتی

اگر یہ داغِ دل اپنا نہ دیتا تو ہم لیتی

وہ بہت محرابِ ابرو کا جو در دیتا ہم لیتی

شناور بحرِ دند انکا گہر دیتا تو ہم لیتی

وہ نقاشِ ازل گل کو کمر دیتا تو ہم لیتی

وہ سانی کاسۂ لکھو جو بہر دیتا تو ہم لیتی

شہ بہاب کر کیہ ہی نہ دیتا تو ہم لیتی

بہا نکتہ فی چہکار ہی بل گوش گل

تیری باز و پوہ صیا پڑتا تو ہم

بتو یہ بی کلجی حسن کا عاشق بناؤ

کہی اندھ سینی میں جگر دیا تو ہم

صنم کرچی کر نامعہ تہ خواہم بستے

شرر سی جو یہ پتھر شر دیا تو ہم

سوال عشق شاہ حسن اس نگہ سی

کہد ایسا جو کاسہ کوئی بھر دیا تو ہم

رکی کا خم تیغ ابرو مہر و مہر

اگر ترک فلک اپنی پھر دیا تو ہم



کندری عشق کی چہتی یوں قات کشتی

مہ حسن صنم میں نہ کتب خواہی

اگر کو ضربت کو کہن سی کوہ کی تکر

طبیعت جس جگر پر اڑی شکل بھی کشتی

تربے عدا کیوں مین گنیا یوں بدلی

نگاہ برق و ش اگر مرئی پہ پستی

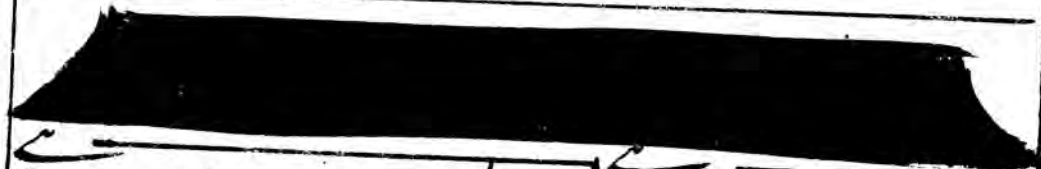
کلیم عقل میں کب عقل آکر اوٹھائی

کیا ہ خشک صحرائی میں جو ہشتی



نہیں بچانہ ساقی دین راؤ شعور بکا
نفا حجتہ روشن سی کیونکر حسن کم ہوتی
مرا پر دہ نشین تری ہی جن و سنی
ہنیں کم تیغ سنی گز ہمارا مصرع ترا
عجب رت پکڑ جا ہی حسن و عشق مرقد
تبت سے کیا کاروانی ہلکوبہ کھلا
عجب تہا کو بہن شریں ہن تیشی سی
ہیں مین و زاک مضمون کی فکر سی

پر تہی و باش عیلا و بالی قدر تیشی
کہ مثل آئیہ تصویر دل ہی خوین لہی
پری ہی قافین اکثر اوسیکانام
نتی و روی سپا فکر کو ہر سال تیشی
ہمارے خاکسوی ہ چاند سی رحمت تیشی
ہنر شد فکری لگی ہی ہنر کی قدر تیشی
مری مرقد سی کہت کی سل جان تیشی
ہوسن تیشی ہی اتنی جستہ رہیم عمر تیشی



خوشا و مرگ ہلو غم جو لگی تہا واپس	ہمارے نیست کا نام جو لگی تہا واپس
-----------------------------------	-----------------------------------

پس مردن چہ رخ زندگی شن کر عیسیٰ

طلسمانِ جہانِ میکدینِ دیکہ اساقی

نمازِ صبحِ نینادِ عبتِ شغولِ ہوتی

گلِ نیرِ ہی ماری مہر و شہسوارِ پتی

گلِ رخِ بدنِ شمعِ شمعِ شمعِ شمعِ شمع

کرونِ تقلیدِ آدمِ گندمِ گون کی سانی

ہارِ رخِ نگی میں رخِ شمعِ شمعِ شمع

توضیح کی سببِ بنامینِ کلامِ باقی ہی

کسی بقیہ شمع کو کہینچ لانا ہی اثر اپنا

می گیسوی موجِ ل نشانِ نشا باقی ہی

سلاسل کی گرفتاری گیسو دکھاتا ہی

ہماری شمعِ لبینِ جو آگِ تباہ ہے

نشانِ می می جامِ جو آگِ تباہ ہے

کلامِ مینا کا ہمسایہ جو آگِ تباہ ہے

نراکت کرتی ہی شمعِ جو آگِ تباہ ہے

تراشکِ خنِ مرہمِ جو آگِ تباہ ہے

پریرِ رویِ ل آدمِ جو آگِ تباہ ہے

چراغِ گور کا ماتمِ جو آگِ تباہ ہے

خمیدہ ہم سی یا تم جو آگِ تباہ ہے

بہ ہم آصفِ عظمِ جو آگِ تباہ ہے

خطِ مار سیہ کا سمِ جو آگِ تباہ ہے

پریشانی سی ہی برہمِ جو آگِ تباہ ہے

مثال لہ ہکو فکر اول حسی انگلی ہا

تہارا عالم خند و لاناہی ہین

ہوی پید تو سجدین جہلی اور لب

کیا رام است و حسی ہکو سہن کیا

ہماری عشق کا جلو دکھاناہی یہ

عش بلہار ماہی رہ و زلف نشان کو

ہماری ان کا مہم جو کی تہا و اب

گلو مہمی ل شہنم جو کی تہا و اب

ہماری قصرین میں جہم جو کی تہا و اب

غزل شہم مہمی م جو کی تہا و اب

تہاری حسن کا عزم جو کی تہا و اب

مزاج ختم برعم جو کی تہا و اب

مسلمان بننا ہر مگر باطنین کا فری

علم تیغ قضا میں یہ سر جو حاجی خیر

صدی قتل مینا بنان قم قم میں قاضی

اگر محراب و بیت کی تو انکہ ساحر

بہلی کی تختہ کاغذ پہ سرخون شاعر

اوانکا تو بی کا نہیں پئی کی کہنا

بیاطن تیرا کی سکی گردن دیتی ہی

نہ از قطرہ سیما ہی سہی سہی

مری بستر پہ ساؤ کر شیشی پھا لگا

شر پنا اس دل بیا بکا فر قیمن ظاہر

عجب کیا اگر کہ ہوش دل خاک سجہ

گراؤن قطرہ می تہہ پراہد کی ظاہر

گرہ موتی نکلی میری دغمن نہیں آئے

جو مضمون کر بندش سی کہل جانی

وطن کی اسکو ہائش نہ ہوئی یہ د

ہماری روح می جیش تن میں

خدا ہی بہت سادہ کہانی میں چال پنا

اعضا فی ذلک سا مری کی انکہہ سا

جنونی فیس ناخ و میسان میں ہی

مورخ لکھ گئی اول کہ لیا سہی

عجب ہی کیا ہی روح میری خا بہن

گنجان ہی دربان ہی دروغہ نہ

چہا تا ہی اگر خال رخ تابان و عاشق

یہ خیر ہی نہایت مال محراب نشی

لگا یا باغ میں صنم کو پیشانی پر گیس گیس کی

اٹھا کر حسن یار دلو دی ٹپکتا

نراکت حسن کی بار کی سی مل بناد گئے

وہ پار میں من سنخ تھیہ داغ ماہر ویا

صدائی خن گل گوش میں میں نہیں آتی

اگر تو نوش کر شیرنی شہد لب جاہا

خنا کیا کیا ہوئی ہی سرخ دست گل پر پس کی

بڑ میں ست ہو س طرح ہم مایہ بین

خدیو کی اگر دہو تر سچ بکرتھان جا بس کے

چہو اودن گردی کو ہون و فہر کی س کے

جہلکتی ہیں آنکھوں سی جہن میں جا بگرس کی

لگا دی نشین نورانیہ میری داغ گیس کے

روقتن ہو چکین چوڑ و طبیعت آزمانیکو

فوانی چینی پرتی ہو خراج کس کے

مضمون و زلف پشان ادبرائی

مالک ہونین کو می صنم پر نہ نشین کا

شیرازہ اوراق ہودیوان ادبرائی

دو زج کہون کر روضہ رضوان ادبرائی

نگاہ دل امن و حشت کسی سی

آبجانی محبی خار بیابان ادهرائی

سرخ شفق یہاں تو دامن گنگ سدل

کب شک سے گیند گردن ادهرائی

رنج پہری مری خاک دریا سی زردی

چاند کمی ہی عکس مہتابان ادھر آئی

پرکار تو ہم مین ہی وہ روی مدور

بیضانی کبرون صفحہ دیوان ادهرائی

ہر داغ تری تنگد مانیسی کہلا ہے

اس طرح بہلا عاشق پنہان ادهرائی

اوس فتنہ محشر سی وحشت ہی سمائی

صحرائی قیامت تہ دامان ادهرائی

زند انمین فراغت سے تصور مین ہی نرم

یہ خانہ رنج سے ہر جانان ادهرائی

صحرائی الم شعلہ فرقت سے خد ہی

کیا غول ہی یہ پور چراغان ادهرائی

کاشیدہ وہ ہون ناز نگر سرخی سے قاتل

مین زد کروں خاک شہیدان ادهرائی

بیل کو عبث خار جزان کا ہو اکھٹکا

لگ جائیں گل داغ گلستان ادهرائی

گشت اب لگین کا ہون شکوہ ہی شمع

روشن ہو کر لعل بخشان ادهرائی

یہی ہوس تنگدمان مثل سکندر
پی جاؤں ابھی چستہ حیوان ادھر آئی

ایسا ہون سیخت کہ نالی میں ہی تاثیر
مجموعہ ہو گرد و دپریشان ادھر آئی

ہنستای بہت زردی رخ پر مرعشوق

رودیکا جو اختر گل خندان ادھر آئی

نہیں بلقیس و شہ دلنی بغل میں آج کہنچا ہے
اگر فرق سلیمان جہاں کا تاج کہنچا ہے

اڑا تخت سلیمان کس طرف اس حکم و درویش
مثال مورچہ ہون فی جس کا تاج کہنچا ہے

خدائی مصحف رخ خط کر نیکو کیا پیدا
ویا دنیا میں اسنی نقشہ معراج کہنچا ہے

ہوا پامال تیر حال پر صیاد میں بی پر
عبث دامِ بلا میں تو فی یہ دراج کہنچا ہے

غنی اللہ ہی اپنا دغا کیا دیگی اسی دنیا
عبث نہ اے مسیو اتونی دل محتاج کہنچا ہے

نسی دہی سی نہیں سر ہو تا اینا ملک شعر اختر

ہزاروں تاجداروں کی ہمارا مانج کسینچاہی

عاشق گل کی لمبی صورت سبیل کھینچے	آج اسی خار بیابان فرشتہ محل کیجے
گل بہت منحوس ہوتی ہی گل گل کیجے	بات جو کرنی ہو گل وہ آج فصیل کیجے
اپ کو آخر جو کرنا ہو وہ اول کیجے	بیچ پڑی رہی رلفو کی طرح بل کیجے
خون سی میری پریر و سپہ جد دل کیجے	مصطفیٰ رخ آپکا ہی یہ مظلّا حسن سی
آتشین نالوں کی آگ کی شعل کیجے	وہ اندھیر سین چلی میں اپنی گہری زمیں
دلمین ہی پر کار سی گانگی بول کیجے	اسکی خوش خمی ہو لکھی ہی مری یوان میں
کیون نہ اکت چاہتی ہی با صندل کیجے	ای مصنیل لگانا ظاہر ہی درد
اپنی رخسار و نکو گہسک آج صندل کیجے	رنگ بلامیرار و کرد و سرا سکو ہوا
قائلا شمشیر برو اپنی صقیل کیجے	ابداری ہو مری اشکو کی اس تلوار میں

قص کجی نہ منوشی میں دل تڑپائی
تھو کروشی محل عشرت کو متسل کجی

وہ بلوئیں چچ پرتی میں بلا آجائیگی
گیسو وشی تیغ ابرو کی طرح بل کجی

دہوی زنگ کدورت اور غبارِ راہ سے
سیری ل کا آئینہ اس جسی صقل کجی

لعل لب سے ای دُرِ ناسفہ اپنی دور میں

سلکِ نظمِ خستِ غمگین سلسل کجی

کہ عتوں میں اہد اتنی تھی تشکیک سے
وسوسہ موی میان پاریں باریک سے

کیون عریانی ہماری ستین کی ہونا
ایسا جامہ ہی کہ ہر ذی روح پہنیک سے

دہوڑا لٹنگی سیہ سختی میں ہم تار کر
مشعلِ مضمون روشن گوشتِ تابکری

ایشہ خوبی گداؤ کو نہیں زندگی سیل
کاسیہ دیوانِ مہرا ہی تو مضمون سیکری

خارِ وقت کا دل میں کھٹکا ہو گیا
جوشِ گل ہی وحشت کی اسی تحریری

۴۲۲
منہ نہیں پڑتا جو اختر دسی گہلگر بولی

قافیہ میری غزل میں اس قدر باریک ہے

ہیں اس خواہی میں کہ فی انکھوں کو کہو لا

بتا دی شربت دیدار میں کیا رہ کہو لا

جواب نامہ جان میں دل اٹھ کی بولا

جو میزان نگہ میں کہہ کی میری گو تو لا

صنم کی شکم گردش نہیں گویا بند لا

شب تاریک میں تار کہ کو جب ٹولا

ہمارا آتشیں ٹال نہیں زخمیری گولا

تنگ غم جو مرگان میں تپتی سگی گولہ

اثر کرتا ہی نہیں چشم ساقی کا

پتکد تیا ہی کیوں ٹوہماری قاصدین

بتا ای سنگدل پلیمہ اپنا کب سبکلا

تہ و بالا زمانیکو کرمی دوران سیرا

غیبت کا اثر ہی شاعر و خود کو نہیں پاتا

بہت کٹ کٹ گئے غیار اپنی آہ سوزا

بہلا ای سیمین احسن اختر کیون چپ جا

۲۳- گمان ہی ماہ تابا نکا نقاب رخ جو کہو لا ہے

عارضِ طفلِ حسینِ شکِ گلستان ہو گئی

آتشیں نالی مری خوشید تابان ہو گئی

دیکھ کر رفتارِ مجموعی پریشان ہو گئی

عنصرِ خاکی جو ہر تہی غولِ بیابان ہو گئی

کاکلِ شکین سی نالی و دچان ہو گئی

رونکشی سیری بنِ سنہرستان ہو گئی

واعِ چچیک کے ہوئی خسارِ جان ہو

یاستاری ماہِ کامل پر نمایان ہو گئی

کیا صفائی قلب کے ہی رخ ہی شونِ کوئی

ایمنی سی ایمنی مل کی حیران ہو گئی

نا تو انیسی مری اونکی نزاکت کہل کئی

نا تو ان کی تو ان بیون چسان ہو گئی

گوری گلون سی شبِ ہنستا میں قلعی کئی

ایمنی حیران ہو کر صاف بیان ہو گئی

ساقِ سہین اسکی مثلِ شمعِ جبِ بیان ہو

واعِ دل اپنی چراغِ زبردِ امان ہو گئی

زاہدا وہ سوختہ ہونِ روشنیِ عشقِ مین

نا لہامی ل نسیمِ باغِ رضوان ہو گئی

ابر و محراب ابرو کی دو بالا بزرگمی
مصطفی خسار جان شرح قرآن گوئی

عاشق نروسی لیسیده جون ہو گیا
بار اشجار گلستان سنگ طفلان ہو گئی

حبس نگین ادائی سی کیا صیادنی
کیون شہ دزد حنائی مرغ بریان ہو گئی

سیر زم چرخ جب کے ہی شب تاریک
ناله های تشنہ اپنی چراغان ہو گئی

وہ پری یقین و شہ عاشقی میں لطف
موسی کتر ہوئی شک سیلیمان ہو گئی

کس طرح پاؤں خوشی سی میں شب صلیتین ہی
مثل تصویر خیالی تم تو پنهان ہو گئی

ابھوان چشم جان کو حذر کیونکر نہ
شعید اتنی کمی شیرستان ہو گئی

یاد سہ میں یہ فروغ شعر کچھ اچھا نہیں ہو

تم نوای اختر چراغ داغ پنهان ہو گئی

پایند خار غم سی جو وہ گلبدن کہلی
پشاش صورتین جون پیرنج محسن کہلی

نزدیب میں اونگی گاؤکشی کب حلائی	تجکیریں یہ کہیں دل ہر سس کہلی
بعدِ فنا ملی گا مری روح کو مزا	خلوت میں بند ہوں تو مجھی افسوس کہلی
دیکھ لاری ہی یاد فرا سوشی کا مزا	حافظ خدا بتو نکامی اتنا سخن کہلی
اسپر ہی موم دل نہوی سنگدل کہلی	تلخی کو بہن سی نہ شیریں ہن کہلی
ہید وید تو کئی ہن ایشاؤ حسن	یوسف کے بولی جو ہمارا کفن کہلی
صیاد کو قفس میں ہی تی ہن یہ دعا	زنگین ادا سی بند یہ مرغ چمن کہلی
حسرت زان کی لالی لی مانند نو	غربت کے دل غم دیکھہ تو کل وطن کہلی

محشر میں ہوش اختر عمیقین بجا رہیں

خمسہ دست ہو جو رخ بختن کہلے

آئینی میں ہی اگر آنسو نظر آئی	صاف رو کر کر واجب تو نظر آئی
-------------------------------	------------------------------

ماہ نوین ہی اوسکار و نظر آیا مجھی

محضو تن میں صورت ابر و نظر آیا مجھی

جنبش ابروی اوسکار و نظر آیا مجھی

قوت بازو تر باز و نظر آیا مجھی

کثرت مردم مقام ہو نظر آیا مجھی

بحسب طرف دیکھا وہی ہو نظر آیا مجھی

بات نہین تیری کوئی کیسو نظر آیا مجھی

دوش محبوب اپر تو نظر آیا مجھی

سیر عضو تنگی جب کے ہی شب مہتاب میں

ماہ کامل صورت ابر و نظر آیا مجھی

مجھ پر اوس شمشیر فولاد کی ہر کہل گئی

کیون دریدہ سینہ ابر و نظر آیا مجھی

تیری خوش چہنی ہوئی صحرائی خمین نوزائ

گم ہوا میں جیسی یہ آہو نظر آیا مجھی

باغ عالم میں سیہ بختی ہی اپنی ساتھ

داغ سینی کا گل شب و نظر آیا مجھی

چادر مہتاب پہی تیری عرمانی بناؤ

تکئیہ پہلو تیرا پہلو نظر آیا مجھی

دل بھرائی آپنے رور و کی انس منجھو

ساغر روح روان ملو نظر آیا مجھی

محسسی نافرمان سی باغ دہر کو مامور

داغ لالہ کب تک ہو نظر آیا مجھی

و صلت ابرو دور و دور و شب
هروش که یو تو جبه رو نظر آیا محبی

اس حال عشق میں لی حسن دونا کروا
ہر قدم آئینہ زانو نظر آیا محبی

کسکو پروای قح ہی کسا غریب محبی
دور آخر کاسہ زانو نظر آیا محبی

حمید عشق حقیقی سی نہیں عہدہ
بہر شکر دوست تن پر مو نظر آیا محبی

ایمنی میں نخت دل شکوہ نہیں ہیتی
کہیت لالی کا کنارہ نظر آیا محبی

حسرت دل کہنتی ہی غمیں شمشاد پاس
طالعون سی قدی بازو نظر آیا محبی

طاق ابرو سی ہی کیونکر سلمانان بڑے
خال مشکین سی ہن ہندو نظر آیا محبی

شمع بزم یاس کیونکر نہ پروانہ بی
طاردل مرغ تشو نظر آیا محبی

دست و پامین مارتا ہوں وصل کی شمع
عجب حسین باریقا بنو نظر آیا محبی

ایسود عشق کہلتی ہی بیاض حسن
انگہہ دکھلا نیسی اک جادو نظر آیا محبی

نخت گل کا اثر گریں تی ہی گیا
باغبان خسار ہی خوشو نظر آیا محبی

عاشقِ رقاصہ دورانِ بہا مطربِ
دعا کا جہ کا ہی ک کہنگر و نظر آیا بھی

رنگ بدلائی مانی فی عجب سکا نہیں

کل جو اختر تھا وہ اب ہر و نظر آیا بھی

کیسویہ پریر و کی سائی ہی کسی کی
سر پر یہ بلا آج بلائی ہی کسی کی

وصلی کی طرح شقِ جدائی نہیں ہو سکو
صورتِ خطِ باریک میں پائی ہی کسی کی

وہ ترکِ الٹ دیتا ہی م میں صفِ مرگ
انکھونی مری آج لڑائی ہی کسی کی

تو ام کہیں پیدا اُٹھ انسان ہی نہ اور
تنہائی سی ثابت ہے جدائی ہی کسی کی

یوجہ تو کب شمع سی پروانی میں جلتی
معلوم ہوا ہو کلائی ہی کسی کی

اکسیر ہی بی خاک یہ بجلی کو ہی رتبہ
نالہ مزارِ خبطِ سیلائی ہی کسی کی

حقانہ ہر اک بوری کتے میں تخت
شاہی سی فزون تر یہ گدائی ہی کسی کی

آئینہ عارض پہ سجائی بن نظر
یہ میرا سلیقہ وہ صفائی ہی کی

دُمائی بن بہت کعبہ دل و تریبا
بندہ نہ بنائیں یہ خدا کی کی

میری حق تن سی کر ہی وجہ ہی پر از
زلفونکی الجھنی میں رمانی ہی کی

ہوتا نظر موی میان کچھ نہیں ہر
ای شاعر و بندش میں مائی ہی کی

وہ ماہ جو آتا ہی تو چپتا ہی یہ اوس سی

اختیار یہ پی آیات بنائی ہی کی

چار ہی دھن محبت تری جانی دیکھی
کانشی سنتی تھی آنکھوں سی کہانی دیکھی

چسپ طبعیت یہ صفائی نکرو
یاد آب در دندان سی روانی دیکھی

سیکد میں ہی نہیں اُرسی تیاہی مثال
ہمیں ای شیشہ تری پنبہ دمانی دیکھی

تن لاغر مرا پر کار مرثہ کا ہی نشان
تو فی تصویر ہماری کوئی مانی دیکھی

بزمین بنسکی رولایا کر و گل کطیر	باغ میں جا کی نئی غنچہ دہانی دیکھی
گلن ہی آتا ہی او دہر ضعف کہتا ہی	جب نران آئی چین میں تو جوانی دیکھی
بن گیا سایہ دیوار کسی قہر کا میں	داغ دل چشم پر رو کی نشانی دیکھی

نہ قلم کر دل غمبار کو اس کا عذر پر
اختیار زاری سیف زبانی دیکھی

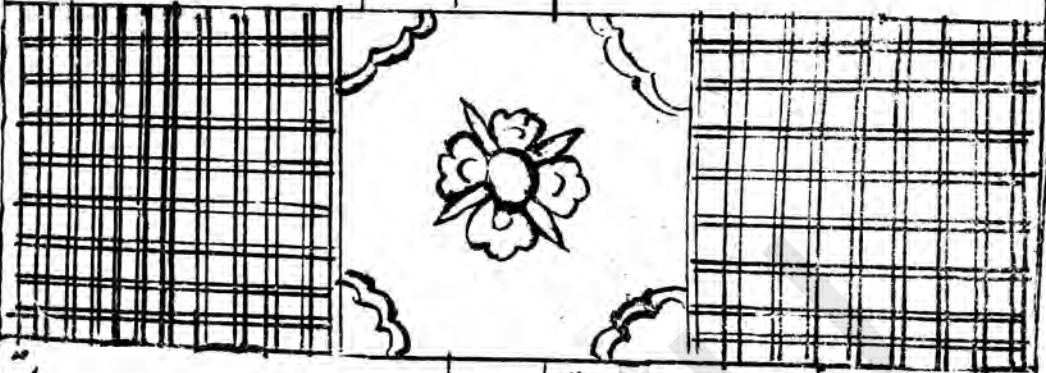
وہ سبزہ رنگ جو ہو سرخ بادہ خوار سے	سفید بال بیان میں سیاہ کاری سے
دہن سی آہ نکلتی ہی فرط گریہ سے	بجھایا کرتا ہوں آتش کو شکیبار سے
بڑیا کی زلف سا کونہ برق و شمش چکا	گہٹانہ ابر مرثہ ابر نو بہار سے
کیس سے سایہ میری مقید سے	نہ نکلا سورہ جن بھی بان قار سے
تہا ہی تکیاں اس گل سی نکل گا	کھیلن گی سر کی جی ہر توجان تیار سے

کبھی طفل حسین و نکو پوچھیکا
چمک پٹی کی تہ کر کی آپ کہہ چو^{ین}
کبھی گانا ز نظر کا نہ سلسلہ گز
کسی کا خنجر بر و نہ نرم دل پہ لگی
ادبسی نیزہ مرکان دیکھا بہالا
کشاو کی ہینچ لیکسی کس شس^{حلقے} سی
دیل چاہی ابات نار موسیٰ کم
بلند ہوئی پستے غیز کر لبوی
یہ چہرہ نی جوسل میں تو^{دو} ہو
خراکی باد سی بر باد ہو کتیل
تہاری عشق میں خامچا ہی دل کو

بکھار کر تہی ہن شیخنی رگوار سی
بڑا ہشیق ہم غوشی اس کنار سی
بڑی ہی آبرو اشکو کی آہ و زاری
کران ہو کی جو درتا ہون حمکا ز سی
کھلا ہی آنکھ کا منہ شق زحمکا ز سی
چمن میں پیک صبا تنک ہی سوار سی
اکرد ہن ہی جھستے اعتبار سی
کہ فتاب کا رتبہ ہی سر گذار سی
بہت عجب ہی ہیں امر اختیار سی
گلو کی بدلی لڑن گھٹ بھاری سی
بہت تنک یہ حسن ختہ کا ز سی

شامی ابری کی تازی طسیم
اوتہا ہی مصرعہ شمشاد میری

مرا ہی مصرعہ خرمین دان سی پو
کلام حق کو سنا کر بان قاسمی



اثر تارہ نو پچی تو اک تصویر بن جائے
پرائی میری قاتل کی کوئی شمشین جائے

کشاہ لب سے غنچو نکو کہلا تا اگر مرا
کلی ہر اک سیاہی سی می لکیر بن جائے

نراکت سی اگر تلو ارجمہ پر مارتا
چھری پہو لو کی ہو کر غنچہ تصویر بن جائے

بنا کر ونگو کی او سین ہر پھر کہاد
ترش کر ناخن قاتل مری شمشین جائے

خیالی کشتن کر نخل ہو یا میری
جانی کی ہر ہر برگ اک تصویر بن جائے

کہلا و طلب سبیل سمجھ کر لبت
اگر پابند ہو تا دل مر از خیر بن جائے

جو کہنا اعل لب میں وصف مسی کی
سیاہی ہی ابھی کا غدر تشکر بن جائے

بہت آسین مشتاق میں دھواں

پنچتا سلسلہ حب اشک کما تگسیو

سوال بوسہ قاتل جواب ہرگز ہی

اگر شیریں بی کا تلخ کامی میں مر چکیا

شب میں جو بڑھتا نور عارضِ درخ

تصویر لفتِ بگوں کا پریشانی جو دکھلاتا

عجب جاو میں آنکھیں صیدِ صبا دیا ہوا

لگاتی ہجر کا پیوند جب کیوں کر جدا ہوا

جلاتی شمع رو کو تشِ گل بزمِ عالم میں

گلی کی خال از اڑ کر اپنی کسیر بن جاتا

کڑی ہر آہ میری خانہ زنجیر بن جاتا

وہن سی آہ جب کرتا زبان تیر بن جاتا

عجب کیا کوہن پتہ سی جونی شیر بن جاتا

دہوین مہتاب کے کڑی تری میر بن جاتا

ہر اک زنجیر پاپی نالہ شکیں بن جاتا

ہر اک مرگان تہاڑی ام ہو گیر بن جاتا

ہماری شوقِ وصل ہی خطِ تقدیر بن جاتا

زبانِ مہل شنید او میں گلگیر بن جاتا

کفایت کرتی ہیں اشعارِ احتسار کی وزنہ

تصویر سی تری یوا میں تصویر بن جاتی

چال سی او سکی ایک آفت ہے

کیا شائبہ ہی یہ نوشت دہن

وہ سنم ہی رقیب کا حامی

مہندم عشق سی یہ حسن ہوا

کیون ختن مین کروں حلب سے

ماہ نو پہی مجھی پُرانا ہے

داغ دل ماہ نی کی فحی

تلخ باتیں نکر دم رحلت

دی سکا کون مہر مشاطہ

نقطہ سہو ہی بن کا گمان

قد و بالاسی ہی قیامت ہے

دہن یار کی علامت ہے

بی حمیت کی پہر حمایت ہے

ای ندیو بڑی ندامت ہے

شام گیسو مین میری شامت ہے

اوسکی ابرو سی اسکی صورت ہے

میری سینی سی اسکو خفت ہے

جان بلب پر سحر شدت ہے

مہر دنیا کی ایک مدت ہے

شک سے پیشک مجھی نکایت ہے

بیر یا کونہ چرخ دی ای چرخ
بوریا بی زمین پہ راحت ہے

ہو گیا ماہ کیون سیر
اکسی اختر سی کیا محبت ہے

تصویری ہی ہمار جیات اتنی ہے
تمام ہونہ اوہر منہہ سی بات اتنی ہے

دوئی کو دور کرو گی تو ایک پاؤگی
وہ لاشریک ہے بس لوگ فیایت ہے

بجائی کشتی عصیان کو ناخدا ہی بہان
ہماری آرزو بہر نجات اتنی ہے

ترش سی پوجہ لی شیرینی لب جانان
ہماری منہہ سی تو کھانی بات اتنی ہے

سیاہی چاہی ہی کب دہن کی مضمون
ہزار ہو گئی فقر و دات اتنی ہے

وہ باقیات جو چشم سیہ کی پوچھتا
دکھاؤں میں آنود دات اتنی ہے

کہلی یہ نیچے نہ تار کچھ نہو وقف
بس آرزو چین لی ثبات اتنی ہے

وچار مجھی و جب تک کے مذکی ہی	نگہ کا ناپے دور احیات اتھی
کیا نہ تنگ دٹانے سی کافر و سیر	ثبوت ہو گیا نہ فرات اتھی
کہیں یون یا رکی جو کہٹے کے یون بھوڑ	ہو سحرم کی سوی سومات اتھی
جہین ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجاد	خیال یارین صوم و صلوات اتھی
کرو گامہ احب قاموس فکر سی	چہ شینگلی تیر ہی سیر لغات اتھی
مداؤ فکر یہاں تک بہری مین سنی مین	شبہ یا کہنچین پانچ سات اتھی
عذاب خود ہی گدا کو لباس عریا	غنی تو دیکھیں غنا کی کات اتھی

مداؤ مالہ دل سی سیاہ اختر مین

ہماری صفحہ دیوان مین ات اتھی ہی

خزان ہو گئی بوستان کسی کسی

اوری باغ سی باغبان کسی کسی

ہی غم پی منت گان کیسی

وہ جیون وہ ابرو وہ قد یاد

نہ طاؤس ہی سٹکی رخ آفت

یتا شاید پاک کستی پو چین

شب بصل میں سہ کو عریان کرنیگی

خدا کی لمی اپنی زلفین اوٹھاؤ

کمریار کی ناتوان نہیں ڈھونڈھی

شری خاکساری عین شہر کی

تڑپتی میں دن انکھڑو نکو آکھیں

رقیبو کی طاقت سے بازو بیٹھے

نہ توڑا کہی تیغ قابل کا ڈورا

مری کہو گئی کاروان کیسی

سناؤں میں گذری بایں کیسی

کیسکی تھی چلی نشان کیسی

یہاں میں دمان میں کہاں کیسی

حیاں ہونگی راز نہاں کیسی

یہاں قید میں بی زبان کیسی

تو ہم ہوئی دریاں کیسی

زمین پر ملی آسمان کیسی

جن انکھون پہ گذری گمان کیسی

اڑی در پہ پہ پاسبان کیسی

گلی پر ہوئی آتھان کیسی

تہ خاک میں بی نشان کیسی کیسی

بھی خط و پی بی نشان کیسی کیسی

در بستے کے میں پاسبان کیسی کیسی

ابھی قید میں بی نشان کیسی کیسی

ہوئی پشت خم نوجوان کیسی کیسی

جلی کھلی آتش زبان کنسی کیسی

سڑ پئی گلی محب ان کیسی کیسی

رہا عشق سے نام محب نو نکاوتر

وہ نازک کمر تھا تو قاصدنی اکثر

کوئی سگ کوئی کب خاجو نسا کوئی

دلو کو پہنسا کر نہ تم سکاؤ

یہ پیرمغان مہسی کیوں بیٹھتا رہی

مری داغ سوز انکا مضمون سوچو

نظر آئی جب تیغ ابرو وہ تری

کلیجی میں اختر پہ پہولی پڑی رہی

مری آہ گئی قدردان کیسی کیسی

روی گل بہر شبنم اوڑھنا چاہی

بخت خواہی گلی اپنی بکنا چاہی

ماہتابی پر مری مہر و کولانا چاہی

میر گہر میں مہر عالم تاب بکنا چاہی

کیا نصیب کی ہی گردش در دستِ جانسیر

اپی چو بی سزاوی ہم گنہگار و گنہ

شکو بزمِ مین روشن ہی شمعِ شمع

استقر نام خدا نادان ہی نہ مارش

جسکو چاہیں وہ بلائیں کیا ضعیف کیا

حال پہلایا ہی لفظ کا دکھا خان

نگریزی چین کی بیل کی بیل

بالو کی سو میوٹی ل ہوا اک آئینہ

دیکھنی مگر ہی آئی قبر پر اپنی وہیا

حسن کی دولت سے ایسا دیکھا

کہ کیا ہی لی بہت ہوئے دیکھیں

گوری گال کو کا یاداغ کسلی پہا

چاندنی ہی ماہِ روضہ کا سوئے ناچا

خاک کوئی یا رہی پر لگا چاہے

عاشق کیسو کو ایسا تازیا چاہے

پیو کو او کی خاطر سی جلا ناچا

مخلو من خلوتی تین سکھا ناچا

جانی کا نام مر گیا بہا ناچا

مرغ و نشند ہوں اس تلکا دا ناچا

طاہر ازاد کو کیا آب دا ناچا

فرش کی جا گونج کی کاتی چھا ناچا

آخری ہی یہ ہی قسمت آنا ناچا

یہ نفس ہی کہ قار و کا خزا ناچا

خاک کوئی یا چلکیر آج چھا ناچا

چاندنی ہی ماہِ روضہ کا سوئے ناچا

کل کی باتیں یاد آئیں گی جو وہ آج ایگا

ماہر و اختر سی ایسے منہ بہ منہ

فراق یار کا دل پر قلق ایسی ہی

سسم کو نام خدا یہ سبق ایسی ہی

یہ کال سرخ ہوئی شکو کیوں منڈا ہوا

وہ گل ہون کہ مراد لہو ایسی ہی

صبح صیل کو شبیہ شام جبر سی و

چہٹی کا پر نقش تنسی مرغی مرا

خضر ہی ہونہ سکار ہنمای ملک ہم

تری گلی سی بٹکائیں غول صحرائی

رگوں میں خون نہیں اور عرق ایسی ہی

وہ گل ہی کہ او سی عشق حق ایسی ہی

نود صبح نہو کی شفق ایسی ہی

کہ خط مصحف حکا ورتی ایسی ہی

مہ دو ہفتہ کا ہی نگ فی ایسی ہی

پھر کہ طائر دل کیوں قلق ایسی ہی

سفر قریب شاید قلق ایسی ہی

وہ لرد باد ہون لہو قلق ایسی ہی

پلٹ گیا مراد اب ہو بُرا تو رُو

شروع سال نہیں اور قلق ابھی سی ہے

زوالِ حسن میں شاید دل سنبھل جائی

کمالِ عشق میں دلو قلق ابھی سی ہے

شروعِ عشق ہی مُمی نہیں ای جِسین

تمام ہو چکا قصہ حق ابھی سی ہے

طیبِ خاک نہ اکسیر سی مری لفت

دو ابنی نہ بنی یہاں میں ابھی سی ہے

کسی سناؤں یہاں لف یا رکا قصہ

بجای شانہ دل اُرتق ابھی سی ہے

طواف خانہ کعبہ کر گیا حشر

کہ اسکی سنبھل میں صنم نام حق ابھی سی ہے

پلٹ جھکو بھی تھی وہ تیر ہے

جسی زلف جانا وہ رنج ہے

اگر طوقِ تسری گلو گیری

اکڑی میرے ہر آہ رنج ہے

اود ہر رنجہ کیسو کی رنج ہے

اود ہر صفحہ دل پہ تصویر ہے

اگر ناخن خامه ششیری

وہی یار خورشید تصویر ہی

دعائیں دوا کی بھی تاثیر ہی

پروین جو باندہ ما سرتیر ہی

عجب پیر گردون کی تاثیر ہی

جسی عشق چپستان بخیر ہی

اجی اپنی اپنی یہ تقدیر ہی

جہان خاک چہانی وہ کسیر ہی

پڑی غل کہ گردن میں بخیر ہی

عداوت محبت کی تعزیر ہی

مرا بار خورشید تنویر ہی

کہلی عقدہ ابروی دلدار کا

جسی سب کہیں آفتاب جہان

مجھی کو سکر اک بوسہ ہی دو

کہ ہر اوڑکی جائیگا مرغِ نظر

جوان مبتلا فی بلا ہو گئے

مین قیدی ہوں اوس گلبدن کا

ملین عیسیم پاس سی دور ہو

جسی بوٹی سمجھی مین ہی خطیار

حائل اگر ماتہ ہوں یار کے

محبس ہوئی وہ عدو ہو گئے

چہی شہرہ نیکی زلفون مین ل

بکھی پہ تعویذ سوج کاہی	بکھی پنداری کی رنجی
بجھا آتش گل کو اسی عند لب	تری چوچ گلشن میں گلگیرا
سکھائی نہ مہر کے	من تعویذ سرورینہ زبیر
خدا یا شفا جلد اختر کو ہو	محب حسن اور شہیر

بحر سحر احوب مکفوف مخد

مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن

اغیار پہ پرجا سی اثر او نکو مالی	اسی ہ مری رخم جگر ہو گئی اے
تلوار و نکو ابر و کی دم جنک	تیار اگر ہو چکی پلکوں کی سارے
یا داتی ہیں جنگاہ جہان میں دلیر	وہ فوج وہ شکوہ سپاہی سارے
یہ حضرت ل پلکوں سی اتی ہیں	کیا مارہی الین کی اس فسر کی سارے
کیا فوج عشق مری نظر وین	ایک آنکھ میں چہتی ہیں سالکی سارے

ہرنگ کی ابرائی تو مضمون لگا ہاتھ

حلقی مری انگوٹھیں ٹی یکہ کی فسوس

سینہ جو بہار تو اوٹھا والی نصین

کر صدق طبع دعا مانگتا راہ

جالیمن جہاں کا تو وہی لہجہ جلال

وہ صفحہ ناطق ہی تفسیر ہی شاہ

تنکی ہی یہ زرات بس انہیں لہجہ

کبھی ہی بہت مٹی کی یونسی وہ محبوب

زرات اوہیں انگوٹھ چولی سیسی شوق

تو اگر کسی نہ وہ کبھی نہ ڈرائی

برسا کی مٹی میں خلک یہ دوشا

کانو میں عبث یارنی لٹکائی

وسنی کو مری جا کی دوسب میں پا

دنیا ہی میں ملتی اوی جنت کی فنا

جالیمن ہاں پتہ یہاں انگوٹھیں جا

تصفیف مٹی کی طرح زرخیز جا

وہ کہو تنکی کر دیتی قاتل کی حوا

طغلی ہی مین کچھ طور نظر آئی زرا

مضمون کی یہ نئی طور نکالی

مشتوق کی کیا فائز انہیں

پیر عارضِ نگین پہ شکنی لگی کیسو	نادان ہو جو دانستہ کوئی سر پہ بلالی
چھلی سا شرتاہی لہ اہسارا	بالی اینین کب کہی میں چاند پہ لی
سینہ جو او بہار ہی نہ ملو ایسا گاماتہ	سنتی ہوئی جاتی میں کوئی انکو بلالی
پہو لا جو سنا نہیں گلزار میں میل	لالی کو بھی کہلنی کی پڑی باغچین لالی
حق شیرِ خدا کا بھی تلف کرتی تھی صبا	نادان غمِ دل اور کوئی کہلنی نہالی
پھر ماتہ حامل ہوئی غیرو کی گلویں	وہ ڈالیاں پہو لو کی قویہ سا کہو کی اٹلی

ای ماہ علیٰ اخترِ نگین کی مدد کر پڑ
وہ کون ہی جو اس دلِ مضطر کو سمجھا

عکسِ وی ستمن سہی مکدر چاندنی	چاند ہی حیرتِ بین و با اور شدہ چاند
اس شب بہتاسی جوشِ سرور و انجمن	ہر گ گل پڑی ہی شل شتر چاند

را تکان ہو گیا اور دنی بکوات

روشنی داغ تن عالم میں ہی پرتون

ایکجا پر سائے زین مجھ کو حاصل گئیں

اوس حکمی نیم بل اس سی دم گئی

مشعل داغ جنون کی روشنی میں وہ حلین

ہی عروج و نیست ایکسا سبکی لئی

کس سراپا نور کی آمد ہی محو سونک

ہجر مہ میں ہونے ہوتی ہی ہم پر چاند

جھپ جاتی ہی میں میری بار چاند

باغ مینا یا خلوت نہر ساغر چاند

رخمی برو کی ہو جاتی ہی خنجر چاند

عاشقوں کی اُچی ہو جاتی رہبر چاند

ہر گداؤتہ گی میں ہی برابر چاند

ماہ تابان فی پھانی ہی میں چاند

بدر ہو گرداب اور تاری سین سا حیا

دیکھنی جانی لب در یو اختر چاند

کیا بنائی میں یہ سو کوہن سپر کے

بکازہ و پچی پیری سو بہن کے

نرم لبلب شیدا کا نہ نکلا اسی گل

اس لبس خیموئی زن تیجان جو جگر

چو کڑی ہو بین پھر این کیونکر دیلی

خدا کسی کرتا ہی بت باغچہ پرورد

کوئی مجھ کو کسی لیلی کا گز کرنا

اوجھائش ہیں بوجہ اوہو او

مرض سل جوئی تو عجب کا نہیں

نک مرگ کی تجھ پرست و تو

ہی نشان گئی مست جانیکی بہرگی

ہی صنم تو لب شیرینی سچا محکو

منہ بگر جانی عاشق کا وازا

سندل تو فی بنانی ہیں چمن کے

جیسی ہنسکت ہی لعل نہیں کے

انجو نکو کہیں تو ہو جائیں ہرن کے

حسرت یا س شمع ن سرچمن کے

ہیچ انبار یہاں سیاک نہیں کے

ہمتو انسان ہیں ی مشفق من کے

وہیلی لکواتا ہی بیاختہ پن کے

کیون چلو نکلی نہوں ختہ تن کے

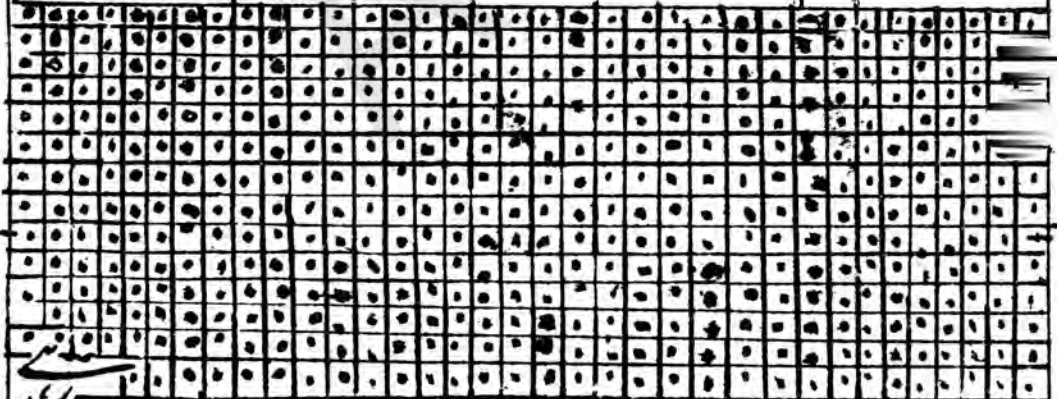
نام کہو نیکی بت عہد شکن کے

کہی نہ نہ سنا تھا سخن کے

موم ل عاشقو کی او درمن کے

شیشونین مہندی ملجا جی بآس	اپنی پاؤن نازک ہن لکن تھری
سیم زرچوٹ محبت کے اوتھائیسی	سکھسن سی سکھی ہن چلن تھری
قیس جین ہوا باد یہ پیا شاید	شعلہ دل سی جلاؤ نہیں طن تھری
کیون تا حشر امانت کی طرح کہی	عشق بازو کی ہن تعویذ کفن تھری

نخچان ربتان کی نہ بیان کر اختر
ریج فولاد سی راہد ہن محن تھری



ہیمن جان میں اعتبار اوسکا	وہیسا چاہی کر ہی خستیا اوسکا
یہ تیر خور و پرودہ شین ہی اسی	نہ صید کر سی خمی شکار اوسکا
کسی کی پاس تھرتا نہیں گھڑنی ہر	نقین ہو گیا ہر جانی بار اوسکا

اشی تنک کرچن شان ہندو	عشت نانی ہین اغیار ماراوسکا
یہی فرق سمجھتی ہیں ہر باطن	بدن را دل معیت راوسکا
زینت باون سفیل کر کہیں ابرین	اواہی نہ سی یہ غباراوسکا
جو قول لباسی مطرب پستی	یہ ایک ایک گریبان ماراوسکا
یہ نکار نہ چھینی کل بعد مرک و شاہ	زمین چاری ہی سنگ اوسکا
بہت ٹٹکتی ہیں اغیار اسی محفل	خلسن گاد دل خار خاراوسکا

بتو ناسی علی جسکے منہ سی سنیا

مسلحہ سی کی یہ اختر ناراوسکا

۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶

ہیج زلفوین یا مار دوسر بند	خوف جان کسکو ماہمینی
----------------------------	----------------------

۵۰
رہ لفت نہ ملی سیکڑن کھربند

ہمنی ہی میاں تار نظر بند کئی

گر اگر سوزنی و دو و اگر بند کئی

کوئی فسہ ز ند کسی لکھی شکم میں نہ رہا

درد دل میرزاوس کی کہی ملین ہوا

دست پایا کی رسائی نہوی سنئی

بعد مردن ہی نہ باقی رہا یہ قصہ بڑا

کیا شرت ہی کہ تہ کو سجدہ نہ کیا

موتیوں کی نہ خطا طت کریں باگوسو

وہ شہ حسن پوچھیکا ملو غیر دن

واہ صبا دہی جسم پٹی روح نہیں

یار پاس آیا تو غیار فی در بند کئی

پتلی کروغین ہی و رہی سر بند کئی

نالہ و آہ سی عینی ہی جگر بند کئی

خانہ دل میں بہت نخت جگر بند کئی

کھلی مالون فی توای اہ اثر بند کئی

تیر ٹرکان فی بہت دو و سر بند کئی

روح جب نفسی علی خوف خط بند کئی

ای بتوسنگ میں ہمنی تو سر بند کئی

وکی چہالون فی تو بالی میں کھربند کئی

ہمنی ہر کار کی منہ بہر خبر بند کئی

مرغ اوڑ بہا کا قسط جال میں بند کئی

پنجہ شبہا زنگہ نہ کہی چہوڑیگا	نظرون ہی نظرون میں گونج نظر
شہد لب و سکا گھٹیں نتو کبوت	بیت میں ہمیں خم شیر شکر بند
اسی نگار و نگو نہ توڑی کہی تہ	میری شوقین کبوتروں کہ ہر بند
عید کا چاند ہی خالی ہو کلی ملنی	منہ کی محبہ میں گونجی سفر بند

انکہہ کی پتلی کا اختر کو بنایا تارا
جب سی بے اغ دل ہی شک بند



کیون تصویر خیالی ہو عیشا سا	دہسیان مجھ مجنوں کا ہی ہی مثل لیلہ سا
کانجا ہمکا ہی اخی شہد زنا با	جلو کر ہی ہر عتد شریا سا
حلم عمن ہی چہ چٹنگلی گری	آنسو و نکاہہ گیا آنکہہ ہنسی دریا سا

ایک تصویر خیالی رُبر برسون ہی	کیون تصویر نہی و رُسی سا سنا
اپنی بطننتی سی کہل گیا سب رادل	اپ کیون چہٹ چہٹ کر تئی اٹا

پیش اختر چل ذرا مغل میں نانی زین

لطف جب ہی ہو وی سی مہتاب سا

کہہ لیا دل قوت با دم چشم یار	دا رُسی فرقت پلائی غیر کو ہمار
خال ہند پر گلی کی کون بل ہو گیا	کفر کا دعوی کیا کس تہ زنا
کوش و رخ پر کیسوتی سچ کا حیا	من کل کر با بیوسنی سر کھالاما
اسی مسجاتی مان بو سی صحت و	لا کہہ شئی نہی افزون کر دیا بیمار
کیا مہ راتھا و کہا کر قد چڑھایا د	دار فانی سی مجھی خصب کیا دلا
یار کی موسیقی کا مجھ پہ ہوکا ہو گیا	اس لاغر کیا اس عشق کی آزار

پس لب شیرین فی کاشویر پر ایامی
کس نمیسی آبی جوسی زبان خارنی

سیرا جو هر رستی سی سب بود ایوب گیا
بل کیا تیری طرح محسسی تری تلوارنی

رخسی مطلب سے نہ اختر دست و ساعد سی غرض

دل چرایای هم سار اطره طارنی

زابد و پیر سخاں دو نون گنگار ہوئے
حسن مینوش سی خفانی مین سرشار ہوئے

و تہ داغ ہو بالای قبا ای صفا
بہر دستار تری طرہ طرار ہوئے

بحر الفت مین تو پایاب ہی کشتی حسن
ہم مین دو ہاتھ لگا کر نہ کہی پیار ہوئے

آب زنداں سی آبرو پانی رو کر
صد چشم مین آنسو دہشوار ہوئے

خس و خاشاک مثرہ شعلہ خونسی بہر کی
ہم تو دنیا مین پی آہ شر بار ہوئے

زنگہسی گنگستان ہی نہال امی صبا
داغ طاؤس مین در ہم و دینار ہوئے

مغیہ ہو گیا کم طرف جو منہ لگتا ہی

ایسی میجا نہیں ختر ہی تو شر ہوئی

قام کی چاکین اپی زبان ہے

کسی خلوت نشین سی بگمان ہو

قرب میں ترقی ویکھتا ہوں

اودھر محفسی وہ کہہ میں سدا رہا

کہوں کیا عشق خسی دلیں کیا ہے

ہنسی سی انت کہلاتی ہیں او سکے

بجھاؤ سرد مہری سی سینو

اکوئی زاہد کری فردوس کی سیر

ہمیشہ عشق ہی کی داستان ہے

مرار از نہانی ہی عیان ہے

شروع حسن میں وہ نوجوان ہے

ادھر رنج و الم غم سہماں ہے

طیش آتش لپٹ شعلہ دیوان ہے

گل خندان ہمارا در فشان ہے

یہ محرو عشق دل طیان ہے

گلی اوس حور کی باغ جنان ہے

لہاں چکا دام نہ کر صیبا	فلک دنا سیرا آشیان
میری پرزی اور ایمہ صاف	گریبان ہجیان امن گمان
فراق روح ہو کیونکر گوارا	میرا حالت بہان ہی لہان

بھی انعام حبت ہو گا اختر
ازل سی مرتضیٰ کا مدح خوان



پید ہوئی ز مائیں انسان تی	سیکھتی بسی وصل کی سامان تی
چشم قرہ دکھائی نہ لکھہ نشی	وہ کر چکی ہن درو کی درمان تی
راہی کا فرو کی طرف میل گیا	بنو ایسکا گنج شیش دن تی
افت میں سینہ با شہ داغ داغ	دستی ہن یار روز گلستان تی
اغیار میوہ دارین کیما ہی ہر	پاتی ہن بھر سیب ان تی تی

نیرنگاؤ تیر مرہ کا بدست ہو

مغمون میں کہنتہ کیا قطع کردے

عشاق کیا طینکی رخِ ششیں سے

ابر کی طاق میں جو پی سجن خم ہوئے

پرزی اٹوائی گری کیا چاک کر دیا

کس بچ سی لپیٹ لیا زلفِ رخ کو

عارض سی تیری رنہ خور ہی اوٹ

بکس کو غرق کر دیا دریا ی غشیں

مجرم و صل باری ہم غیر شاہین

اسی بزم یار معنی کی ہن دستِ خنہ

کیونکر نہ میرا دل ہو پریرا و لٹ

ماری ہین ل کو ترک فی سکان ہئی

چولی پرانی ہو گئی امان نی ہئی

پیدا کرتی دلِ سوران نی ہئی

کافر سی کیا لڑینکی مسلمان ہئی

بخیہ نکالی جس گریبان نی

دیکھتی تار زلف پریشان نی ہئی

یقینو نہی بنائی یہ حیران نی ہئی

دکھلا سی قوم نوح کو طوفان نی ہئی

پیوند ہو گئی شجران نی ہئی

یکہ برای شمع شہستان نی ہئی

بل کہا رہی ہی کل چان نی ہئی

چو کبت پہ شوقِ حسن سی باز وہی چلکئی
بیشی بہن بابِ عشق پہ دربانِ فیؔ

اختر کی اس غزل کی اگر داد دی کوئی

دکھلائی او کو سیہ تباہانِ فیؔ

دام وہ ہی اور تو صیاد ہے

صرع دیوان مرا جلا دے

سرو ہی شمشاد ہی آزاد ہے

تو پری ہی یا کہ آدمِ زاد ہے

خانہٴ دل اب مرا برباد ہے

میرا ہر داغ کشادہ عباد ہے

زلفِ پر خم ہم کو تیری یاد ہے

کٹ گئی اغیارِ حال تیرے

قدِ جانان پر یہ قسیر ہی فقیر

کون ہی کیا ہی تجھی ہم کیا کہیں

اوٹھ گیا دوشِ صبا پر یہ غبار

فردینِ نظر سے ہوئی رنجہاں یہ

حسنِ خستِ حسی انگہوین نہیں

وہ جہان میں کورِ مادرِ زاد ہے

خیالِ حشیمانِ یارِ ایاہِ برنِ اوچکی چلی خستن	دیکھا کی نکمہیں و نہیں چپا پائیوی حیران ہے
وہ عارضِ اسکی بینِ سمنسی ہاتھ دھون بین	وہ انتہہ میں مدِ نسی ہو تہہ دھون میں
یہ پوٹ نہی پکا کہ ونا ہو تہو پر ایا چلو	نثار ہوئی تھی تھیں نکل میں یمن سے
ہو دلِ ارتشہ اسی زندانِ چاہی تھا	بیشی کیو کیا ہی نہ باز ہو تہو کو تم سے
ہمارے تھیں آہِ شامت کہ سکی چھی ملی سعا	رہی میری نہ پئی چھاتی میں انا کہن سے
تمہاری تلوار پر جو خون کسلیں نہ ہو	پونجہ قاتلِ خوش معن ہی ہو جو ہر ماہ سے
مجھے واجب سے شکر کرنا کہ عشقِ شہد و بین	خمیر الفت اسکو گوند نہ بکلیا عمارت سے
گذر کی کیا نام نہی یا محبت انجام نہی	مری آرام نہی یا کہ چوٹیِ رنج و غم سے
نہید بسملِ موہن جہندہ و محبت ہون	اکسی میں مروی ہارون بنِ مسیحانی اکھن

مہاروی انتو کی حسن کی تو موتی جہنم میں ہیں

دقار ہو ٹھونکا تیری سنکی صفت بھر ہو میں

جو تہیہ اختریں ل سیائل سے ہی جانی جاہل

ہو ابی موسیٰ تجھی سائل نہ تال تو او سو کو مکر و فن سے

کئی چہرہ بیکوہن سنی ن ای ایلو کہو کیا

مری سنی ہی سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی

کیا لغو کی داسی یہ وہی روح بھری

مری سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی سنی

قیصر تو سن یاڑ اسم سے ایک گولا ڈا

جس جاتی میں انہوں میں کی جان میں بھری

ہو عشق کا مجھ کو فریغ غصہ میں کیا کیسی

ہو قافلہ راہی با جہا کہ جس کے کچھ گند

بنت سنیں ہو کر نہیں جین گدراو کیا

چہتا قید او کی سہلا سہلا ہوئی حیران

نہ سانی ہوئی نہ سانی ہوئی نہ سانی ہوئی

پہتا ایسا غبا کہ پر چڑھ مری یا کی جھپکا

کبیں ہر دین رقیب سناں چھوڑی قضا گد

مری پان لکٹی میں میں اب ہاتھ او ہاؤ

غم و رخ و لم براد بود که به عجب یک صبا	مرانم شوق چو زنی کیا محبی تو خبر کیا کنی
گل دانه بهت جوینی پتی پتی ای یکا نیک	گل صرناغ صنم جو محبی غنچه لگو که لگو کنی
کیا شکون آج جو محبه کرد یا شکون کی بهی کنی	هو غرق با صنم مری آنکه محبی به لگو کنی

کیا استراریه کیا به غضب بین تو که لگو کنی
تو بهی ستاریه او سقا لقب او به جان جانی

محبی لگو کی قتل کی عفت خناسی	محب کیا مقول معلوم نهی دست سنی
سیری سر کلاه کج زنی فی و جیان بهنگی	مین لگو که مین شک به شک به بند قبا
کیا باهون بهی فی ستم مراد بهی بهنین محکوم	عجب محبه حویلا بهی صنم محبی لینا بهی حای
نری عشقین اتنا ملا بهی اخی بهسا فاند سیر	نری محبی کین ایسا غم که با بهی فقر کافه مدنی
رفیق چاک نام بهی سبیل کی بهی کین آن بهی	لب لگو بهی بهی بهی بهی بهی بهی بهی

۶۱
دلِ خستہ زار کو ہی ہاں کہیں اسی کرنا خلطہ کم

تو بدین تارا اتر صنم ملی روشنی تیری ضیائی

جب طائرِ روح تشار کیا تو عینِ شمیمِ اہم

رستمِ ہونین بہر آبِ ہونین دیا ہونِ یاسین

سینی پر مہنی گل کہا یا ہم سمجھی خزانہ اک مایا

زاد نہ ستارہ سوا یہ عبادتِ محکوم ہی سیا

سب کا وہو کا دیوانہ ہو کیا بڑے گئی کافیا

کیا کو چینِ جنت ہے کہ کہا جانگاہِ سبھی ملک

سجدِ عینِ اکا شکر کیا بیتِ شیخِ خیر کی ستم

ای کشتی ل سیمایہ عین کیا ذکرِ مرین قدم

زلفِ نکو کی سلجھا یا اوس ام سی پی م

طاقِ ابرو وہی لیا کیا غمسی شیخِ حسن

یہ آہ سی صفحہ دل پہ لکھا چلو کرد و او قلم

خیر لسی دعا ہی رہی صنم یہ نہ ہمارا قدم

شبِ ہجر کئی کیا خوب ہوئی عاشقِ چہرہ نور فرا

ملی صبحِ طرب کی شکرِ خدا اب خستہ شامِ الم سی ہے

بحرِ بل شبنم مخدوف

قصروں کی مٹلا سٹف طیاری	شعروں صرغ مطلع مقطع میں لکھاری
بیکلی میں درویشانہ اوسکو بدھی نہی	ہر گل اوس با زمین کی جسم پہیاری
یاد میں اوس بیوفا کی یار الفت سی با	ہجر و رسوائی دولت محنت و خواری
کیون کٹاری مارتی ہو تیر مرگان پر چکے	بوندی آنسو کی محبی تشکی چٹکاری ہوئے
قائل تیر نگہ کو سانگ پر لگوانہ تو	تیغ ابرو وہی گلی پر سخت کے آری ہوئے
سبزہ رنگی اپنی خفت سے کرتی ہی آ	پہری میں زخم دل پوشاک رنگاری ہوئے

اختر اوس بھیر کی الفت سے کیا بُدھ

ترک ہے چھوڑا اوس بیہولی میں بیزاری ہوئے

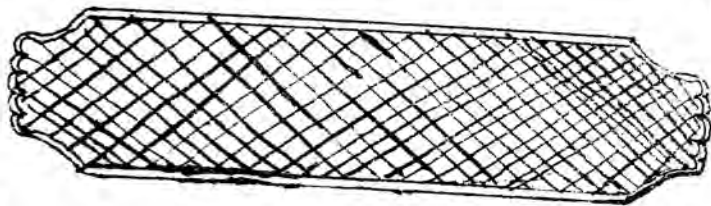
بحرِ سیر مع سوس مطوسی مکسوف

عالم فانی میں فنا ہو گئے	اب تو سونی ملک بقاء ہو گئے
--------------------------	----------------------------



چہوت کئی ہم رخ بلا ہو گئی
 بھر تصدق یہیں بلوائے
 لی نہ گئی کو چہرہ و لہار
 وہی نہ بھی عہد شکن گایا
 ہم الم کرے تعب در دو غم
 ہاتھ نہ ملتی جو بھایا ہی خو
 زرد ہوتی پہول خزان گئی
 اختر ناچار کو چھپاتی

کاکل چاہئے ہا ہو گئی
 اور توبہ رشک ہما ہو گئی
 خاک ہی اسی باد صبا ہو گئی
 و عن وصل اکلی وہ کیا ہو گئی
 طیش و طیش رخ و بلا ہو گئی
 اتوسر دست خا ہو گئی
 قیدی گزار رہا ہو گئی
 پہول گئی اب تو کیا ہو گئی



زمانی سی طرز و خاطر
 چمن کی چمن کی ہوا ہے

وہ آیا چمن کے ہوا پھر گئے

وہ نکمیں وہ چتون دل پھر گئے

درختوں پہ سایہ پسمن میں ہوا

یا بوسہ رخ تو گروی نہ ہو

ارنی ل تانی ہن کیسی بہوین

خجالت سے یاد صبا پھر گئے

وہ شونے و ناز واد پھر گئے

پری باغ میں جا بجا پھر گئے

زبان ہو گئی یا فرا پھر گئے

کلی پر ہی شمشیر کیا گئے

نہ ابتک سخن سی و حشر پھر

طبیعت تراوس سی کیا پھر گئے

ہمیں جس روشن محبوب کا کو جنت

ابھی سی سرفہ میں ہم ساری

مصدبے تعبے رنج ہی ہوتے

چمن ہی ہی ضمیمہ خالق کی قدرت

علم کردہ الیٰٰہیٰ میں نامور جا

بیان کیا کہوں اس عشق فی صد

مری تحویل سی شہزادہ می لالہ گلستان
دیانت دار ہوں اغ جگر او کی امانت ہے

ہم اختر اور عالم میں مینا و سجا اور سامان
بہیں غمسی محبت اور او نہیں غیروشی صحبت

بحرِ رملِ شمعِ مجنون مجنوں

چار ہی نہیں وہ صاحب کی محبت ہے	خصلتیں نہ زمین صورت و سیرت ہے
چاہے ہی تشنہ دیدار ہوا ہی سیرا	ای شکر لب مجھے اجے ہوش شربت ہے
غیر فی چوس لیا اب عرق و دودھ	وہ نہراکت وہ ملاحت وہ رطوبت ہے
ماخجی مان اور تو عمر بہر کرتی ہیں	ایک انوکھی تھی ہیں ہم کو محبت ہے
ہڈیو کو مری چوسا ہی شب و قہقہہ	وہ مزا وہ نکمینی وہ حلاوت ہے

احترزار پر اب عشق کی تہمت دہرو
وہی اس چہرہ و یا آہ وہ حالت ہے

خوابین و کینتی من جانسی عورتی

کین گئی بعد فنا ہمہ حقیقتی

بی ہوئی وصل بنائیں حرارتی

سکدل ہاری بہت بہ نیراتی

چشم بد و دور ہو زور و تپہ کثرتی

چاندین ہو کو نظر آگئی صورتی

نہ وہ لکین نہ ہوں اور نہ صورتی

چار ہنگامی تہی ای یار محبتی

بکر حشوق مجاریسی بنائی سپر

تصدیق ہو گا کر نیکی مری عنایتی

ایجاز تیری عواہن نہیں سجدہ کرنا

کہہ ہم چو تو من اتی تہی بجاتی تہی

ریشحات بنی تھی ہی تہی ماری بین

چاند کا منہ نہیں جو سانس تیری

دین دنیا میں نہیں تیری سو اکوئی شفیع

یا علی چاہی اختر کو شفاعت تیری

چوری چوری چلے بہانی سے

ابو باز آئی ستانی سی

پانی اس عشق کی خسروانی سے

ای شہ حسن لاکھون سکھ داغ

آج ای گل تری نہانی سے

گو متی ہی گلاب کے صورت

کھچکی درد دل زبانی سے

ایکے ہی نہ دی دوا بہکو

تامن و مساری ترائی سے

مین تو دیرودہ دل خراش ہوا

درد سے جانی او سکی آنی سے

صندلی رنگ یار آجائی

باغ میں تیرے سکرانی سے

غنجی کھلتی ہیں امی گل خندان

نور رخ بڑھ گیا خط آنی سے

حسن مالی مین مہ کا ہوتا ہی

اوسنے پیغام بھیجا خستہ کو

آج ہم آئین کی بہانی سے



شناختی لکھی پی زلف و دنا آتی ہے

کو تہ ساقی گفام سی کیا آتی ہے

نیغ ابروی سی آید و جگر بڑھتا تھا

ابر پر ابر چلا آتا سی گلزارون میں

دل سپا جاتا ہی بندہ تار بجی آپ

تیراوس ترک کا اوڑتا ہوا آتا ہی دہر

ایسی تار ہی کہ پوشاک پنکھ گندار

کلی ہر روز نسیم سحر میں ای گل

باغ عالم میں ہی سیکا چمن عمر خزان

لارو یونگاہی دیوانہ عجب شاید

یہ قلندر ہوا انان محبت سی سیر

راکے چچ میں ایک اور بلا آتی ہے

لڑکھرائی ہوئی کیون بار و صبا آتی ہے

ای لووہ نوک مفرہ بہر دوا آتی ہے

خیر ہو خیر ہو مور و کی قضا آتی ہے

دست رنگین سی کہیں بوی حنا آتی ہے

مرض صید عشق کی دوا آتی ہے

وہ پر باغ میں ہی آگ لگا آتی ہے

بوتری باغ میں غنچو نکو کہلا آتی ہے

لالہ و گل سی بھی بوی فنا آتی ہے

کونسی گسی تجھی بوی وفا آتی ہے

دیگ اندوہ و الم بہر غذا آتی ہے

عشوہ وغمرہ بہار اور اداسیِ اختر

وہ پری دیکھنی انداز سی کیا آئی

سحر کو قتلِ ابرسِ شبنم کی پری

تفاخر سی حسنِ مینِ چل ہی باد بہار

فغان ہی بیکاری تری ہے آہ و زار

ہر اک انگلی ہماری ماتم کی مضبوطی

کلی ہر ایک سیر سی نخلِ یوا کی تہا

مروتِ محبتِ نکتِ بربادی

پھینکی کاہیکو و حین ایسی شہسوار

بنا ہوں آج میں مقتول کیا فریاد و آ

کل گلزار خوبی بھر سیرِ باغِ آ

شبِ فتمینِ حالِ تین کیا ہوں

اکٹی جاتی ہیں تیغِ خنجر سی عروا

گھٹتہ کرو یا ہی خاطرِ غمکین کو مصراع

حواسِ میری چارِ پیروں فی پناہ

اور آئی خاکِ مقتولانِ ستمِ ہوسنی

شبِ ہجرتی اور مرمَر کی کاٹا روزِ وقت کا

۷۷۰
الم ہی رنج ہی بتیابی ہی اختر شماری



ہجر ساقین حباب ساعہ عکوس

شغل شعرو شاعری نکر یکا یک چٹسکی

دور کر جراح پہا نامہ خرم سور انسی کہیں

عشق کیسوی سہی فکر ہی اندر ہی

بال پر موجو دین پر روح تیری کیا کہو

پہچ ہی تہاں ہی تیرا تہہ ہر نصیب

نونی امی رشک ناگل لالہ اخوی کیا

قصر تہن یاد رخ سی روشنی کیونکر نہ

والناہیلی من احت اور کلنا ہمر ہی

داغ مجہہ جنو کا شل حیرت کیا ہو

روح عاشق کو فراقِ قلاب مانوس

مرغِ بخش غمِ داغِ گرم ہی یوس

مرغِ منہون میرا ہر شعر مجھ ہی

ایسی رخ صد افسوس ہی افسوس

مگر ہی ہو گا ہی تیرویر ہی ساوس

جسم اس بی بال پر کا سیکر طاوس

دل برنگِ شمع ہی سینہ مرا فانی

مادہ سگ کی فرج ہی نیا چن کنوس

او ٹھکیان کانوین دی لی یی ن ہوا	حامہ تعریف تیان میں صورت ناقوس کے
کوچہ الفت میں مینا و کد اکیسے	عشق کی غیرت کے کسکا ننگ او زاموس کے
کی قباد اسکندر و دارا و جم افراسیا	وہ سلیمان کیا ہوا کس سمت کیا وں کے
کیسی بازوین جان شد شک سے جلیں گئی	نالہ پرہم نوبت دل مارا کوس کے

و وہی مجھ کو شرمین جنت تک لجا منگی
اختر ناچار تو مداح شاہ طوس کے



اس لب لعل پہ قربان خیشان ہو جا	رف پچھی سنبل ہی پریشان ہو جا
سبزہ گئی سی رخ داغ گلستان ہو جا	لالہ روئی مراد گل خندان ہو جا
تیری گل و نش کہیں ای ناوک مرگان ہو جا	قاتلا کچھ تو مری درد کا در مان ہو جا
سوزن داغ جگر اکو گلستان ہو جا	دل آباد ہی عشاق کا ویران ہو جا



کرم رفتار جو وہ سرخ امان ہو جا

انکس لبتی سیاتی غار گرموش

آتش طور کی گرمی کے تاب

محفل یارین ہم رشک جلیاں ہی

فندق دست نگارین سیای ہنستا

محفل عیش چو طیار ہو دیوانہ

دہو کا کہانی نہ کہی روح پریشا

وہ مجھ جاتی صراحی گاہو سنی کیا

پتی سی سیرستان چو کون قافل

کھانکی سبزی کیا لال ہوا سی شاع

قندہ شہر ہی خاکین پہاں ہو جا

ساغر باد و عجب کیا جو نکلان ہو جا

اقت جان کہیں جہلو جان ہو جا

ایک پروانہ اگر شمع پہ قربان ہو جا

ورق کھفت خورشید و خشان ہو جا

مصرع صاف ہر سرور اغان ہو جا

کوئی تمنا اگر اچان پی دریا ہو جا

بزم مخوار میں مینوش چو بیجاں ہو جا

برک گلزار ہر اک صنوبر بران ہو جا

طوطی ہندی کیون کرنے خوش اچان

تار طنبور رسی بن مجھی بخیرین ہو

کیا لکھو تھیں شفق پہول گئی انچو رشید

کجکلا ہو سکا جو مضمون قبا قطع کرو

کیون ڈراتی ہی شب ہجر مجھی اگر

میری داغوں کی رخ صاف نہ کہولی قلعی

بن تی شاخ شجر جانکو آری ہو جا

ایک آنکھ نہ می تو قیامت دیکھی

شاعر مصرع ترکی کہی تہریف ہی کہ

شجر تیغ کا جو سکا جو گل ای قاتل

روح ہنگی مری کیون نہ سیدہ خانیں

دامن برین کیون نہ چھپائی صورت

بزم عشرت ہی مجھی خانہ زندان ہو جا

پانڈان اپکا کیسہ بد گردان ہو جا

تھکن خامہ مجھی چاک گریبان ہو جا

کوئی لڑکاتری اندھیری گریان ہو جا

تجسی آئینہ مہتاب ہے حیران ہو جا

تختہ لالہ مجھی گنج شہیدان ہو جا

ستم و قہر و غضب آفت طوفان ہو جا

باغبان آج تو ہمدرد گلستان ہو جا

میرا ہر زخم بدن غچہ خندان ہو جا

ملک الموت جو دروازہ یکادربان ہو جا

سہنہ نہیں سانس ہی اسکی تہ تابان ہو جا

رفین اول و آخر نہ ملی قصی

اس کہا یکا کستی اٹکو پایاں ہو جا

اختر زار کی بر لایہ دعا ای اللہ

حامی ہر امر میں حیدر شہ مردان ہو جا

لارہ گل کو نہیں کہلنی کی لالی ہوئے

عشق ساعدین بنی میں بیان ہی شمع

آب و خاشاک مرگاہ کو بن چایا کر

ابرو و مرگاہ کی الفتیں چلا جب کب

بجلیاں کانو کی غبیرو کی جانو گیر

خار کوک ہو گئی صحرا دشتان ہو گیا

بالیاں کانو کی صاحب شک انجم ہو گئیں

رغم گچین پھر میں من و مکہنی الی ہوئے

داغ و نکی چمکی ہر آتش کی پرکائی

بام قصر کی دو نون آنکھیں پائی ہوئے

سر و گلزار وین ہر جا اٹکو پایاں ہوئے

کانو کی چمکی ہماری آنکھیں میں جالی ہوئے

جب بیضا کی صورت پاؤں کی چالی ہوئے

چاند کی مٹی کی صورت کانو کی مٹی ہوئے



آب سبب کا سیکو پو پھیگا وہ کیتا ہی زما

اوسکی ای اخترئی آب چاہنی والی ہو



دگو مالہ بنا دیا کئے

چاند ہمکو دکھا دیا کئے

کالا نم مہ لگا دیا کئے

مشک زخون کی واسطی پہو

یہ دربی بجا دیا کئے

کس سی مضنون آبلہ پایا

شمع رو کو رولا دیا کئے

گرمی عشق سے ہوا سو

میرا مردہ بہا دیا کئے

آب و ندامت جہنم ایست

بی زبان کو ستا دیا کئے

قفس تن میں دل بہرکتا ہی

داغ ای مہ لقا دیا کئے

چاند فی رات سی تنفس

سینہ اختر بنا ہی گھنٹہ

علم خفہ سکھا دیا کئے

لکالی راتوئیں یہ گیسوئی سیہ مارا	زہر دینی کو تری طرہ طرار آئی
ہیں بازار وین سو کیا اسی قاتل خلق	خانہ جنگ کے یہ کمرابذہ کی اغیار آئی
دردِ دمان کو عبتِ عشتمین دکھلاتی ہو	جو ہری حسن کی آنچی خریدار آئی
بد قاش اسی ہو چنتی کرتی ہیں غلام	ورقِ گنجہ دم بانیسی سب مار آئی
سرخ روشوق شہادتسی ہوئی قاتل	سرکف آئی جو قتل میں سبکبار آئی
یا آہی نہ بگڑ جامی کہیں اپنا بسا	محفلِ عیش میں دو چار طرحہ مار آئی
غیر موزی ہوئی کس چ سی بل کی تین	کیونچ کیون گیسوئی کی سانپ مین مار آئی

اختر طرح نازون میں بل ہو مصروف

خس طرح سامنی سلطان کی گنہگار آئی

پلا ایاغِ محبت شراب کی بدلی

چمن میں اب گلِ شبنم پس ڈالو گنا

پرو وُسیجِ مزہ میں شکارِ حاضر

جو غرقِ بحرِ کرم ہوتی فکرِ دیار

کہانیِ عشق کی تملو سلا یا کرتی تھی

مرضِ یونِ حقانِ جا ہی بفسان

مثالِ سرمہ لگی کیوں نہ گردِ کوی سوار

تمہاری عشق میں چل ہی ہو گئی خجوں

ٹپ ٹپ کی یہ پہلِ نایابی صورت

نہ داغِ کہاؤ گناہِ ساقی کباب کی بدلی

تجھی کہاؤ گناہ میں آفتاب کے بدلی

دلِ برشتہ ملا ہی کباب کے بدلی

در آبِ نظر آتی حباب کے بدلی

یہاں فسانہ کیسو ہی خواب کے بدلی

پسینا آپ کا پی لو گلاب کے بدلی

غبارِ راہ ملا ہی نقاب کے بدلی

بغلین رہ گئی تیر کتاب کے بدلی

ہوا ہی سکتہ سا اب بظہار کے بدلی

ابھی خیرِ خوشتر کی قاصدِ آہنچا

سوال یک کری و جوابی بدلی



سار ابدن لاله زار کبھی کبھک ہے

برگس گلزار دیکھی کبھک ہے

ابنوخزان ہی بہار دیکھی کبھک ہے

میر اکبوتر نگار دیکھی کبھک ہے

اشک الم کی قطار دیکھی کبھک ہے

ساقی و ساغر خار دیکھی کبھک ہے

بچو و بی اختیار دیکھی کبھک ہے

تیر مژدہ وار پار دیکھی کبھک ہے

پیول سادل رغبار دیکھی کبھک ہے

سینہ و دل اندر دیکھی کبھک ہے

بخر میں پانی جو غل ہی بہت باغباغ

لطف جوانی کیا رخ ضعیف ہوا

سینہ ہوا غدار گل ہی کہل میں ہزار

عاشق کی صفین یا یہ کہو ہی کرلی شمار

شمیشہ ہی کما ہی قصور سکو کروں پیر

سال سی ملتای سال کچھ نہیں اپنا

ہستہ تر از و ہوی تیری نگہ میں

ای مری آئینہ روزنگ نہ لاد لپہ

داغوں کی آنکھوں سی یاد کی تیری بہار

یہ مہر تن اشعار دیکھنی کتنا ہے

جہاں اوٹھنا زلف کی پھانسی ہے ای پر غا

جہاں لہجہ تیری شکار دیکھنی کتنا ہے

خام طبیعت رہی آہ نہیں بختی

مخلو نہیں غم سوار دیکھنی کتنا ہے

اختر بی برگ و بار عشق میں ہی بقرار

ماہ کی اوپر نثار دیکھنی کتنا ہے



اجی کیوں آج کیا یہ منہ دہی

نگہ کی تیغ کو سید ٹاکیا ہے

سپہ لہون میں اپنا دل پہنچا ہے

عجب دامن محبت یہ بلا ہے

کبھی خلوت میں آئینہ نہ دیکھا

وہ بت کیا اپنی صورتی خفا ہے

کرو فرما دسی یہ کرڑی باتیں

مجھی شیریں زبانی کا مزا ہے

لگاؤ میں خاک اوس دہلیز کی ہم

طبیو در و کمر یہ دوا ہے



اورادی خاک عاشق آویں گلوسی	یہی شکوہ بس ای باد صبا ہی
----------------------------	---------------------------

زمین پر عشق سی بہرہ کسی ہی

فلک پر رتبہ خستہ گریا ہی

یہاں قابو من تیرا دل کہاں ہے

مری محصول کا حاصل کہاں ہی

بنالوٹن کبوتر دل کہاں ہے

پڑی ہی اسیہ صاحبہ تیرے

فراغت ضعف سی حاصل کہاں ہے

کروں کیا سیر گلزار جوانی

نہی تبص مہ کمال کہاں ہے

مقابل ہو ہماری ماہ رو کے

ہماری بھر کا حاصل کہاں ہے

نیائی انتہا سی عشق انی دل

کہاں ہی گال کا وہ تل کہاں ہے

جلاؤ کالادانہ چشم بدو

ابھی مانگتا تھا او سنی مجھ سی بو

کہاں ہی خستہ سائل کہاں

[Redacted]

[Redacted]

ہمسنی مڑ مڑ کی زندگانی

کر کی تعریف یار جا۔

چار میں گفت گوز بائی

یہ کہانی عین نہائی

اک نشانے سرائی فانی

ارض پر سیر آسائی

شرح ہی رنگ زعفرانی

یاد میں اپنی یار جانی

دوستوں کو عدو کیا

کیونہی کیون مار بھین مٹھین

کیون نہ رسوا کرین مانی

روح ہو نیکی شیریں

خاکسار بے برہ گیا آستان

زرد صورت پہ بھرمین

آج کل کہہ سہیں اسی جھڑ

دہوم ہی تیسرے خوش بیاہی کی

بحرِ مل مٹنِ حسنِ بون است

جگر گل میں بسرِ خار لئی پیر کی

عش پر یار کی زقار لئی پیر کی

ساتھ ہر شاہی دو چار لئی پیر کی

یاد قد میں ہوسِ ار لئی پیر کی

کیون نہ ہم رتبہ کر سی ہو مر ایا عشق

ای پری تو تو ہی کم مشربِ مینوشنِ جان

فکرِ دل دادہ سی ازاد سی وہ جانِ بھان

اب تو اختر سا وہ دلدار لئی پیر کی

وہ انسان نہیں ہی پری ہو ہوا

کرموی نافِ حسین عقدِ مو

شفق کی بھی منہ پر ہمارا لہو ہے

عجب غیرت بدر وہ ماہِ رو

گرہِ سبیلِ حیرت کی عاشقِ ندیگی

کیا دستِ نگین سی مقولِ صاب

ہرج اور رمل سی تقارب نہوگا
یہ بھر روان عشق کی آبرو ہے

یہ مضمون یوان میں تاکہ لیتا
سمجھتا اگر چاک دکار فوسے

بہری بزم میں گالیان ہی سنوگنا
کہ تم تم سی بہتر بھی او سکی تو ہے

فلک شیشہ بنتا ہی بزم پری میں
جسی ہر بھی وہ او سکا سب

مری شش کی دہوم بازار میں ہے
تری حسن کی کفست کو کو بوا

پلا میں عسلے جبر عتاب کوثر

یہی دلمین اختر کی اب ارزو



دلال جنس دکی خسرید ار ہو گئے
دوکان بند کرتی ہی بازار ہو گئے

پڑیا تمہاری عشق کی مہوش کر چکی
عیار ہو فریبی ہو سکارہ ہو گئے

وصفِ خ عذار جو پر تو فگن ہوا
کاغذ کی تختی تختہ گلزار ہو گئے



کل کیونچہ پھول پہو لگی کہ بلجائیں عین غنچہ	ہمسی قلندر انکی زرد دار ہو گئے
کیا رشک تھا کہ تین عناصر میں جا	آب و ہوا و خاک میں ہم نہا ہو گئے
مقتل میں سر بکف ہیں آتی ہیں قاتلا	شان و نسی بوجہ اور اسکا

ختم کی اب طبیعت و دل نرم ہو گئی
 اتنی کٹری اوٹھائی کہ ناچار ہو گئے

[Redacted text block]

[Redacted text block]

ترا لی میں تری بلبل خدائے تیرے	گل و صیاد و مطرب کے تیرے گانے
ہمیں ہی جانیدی و سرخ لہری	کرم سی ہو کر اپنی ہی نہال پائی
اری میو شش میو ہی محبت کر	ختم و جام و صراحی شیشہ و صبا

مری سینی پر اک تہر کی سل جان توں	یہ تعویذ محبت کی ہی او ترانہ گرو
پتھر جامن مجھ ملی پر کی ای شکست توں	اودن عالم وشت میں من تخت سلیمان

اسی جرت ملی اوکھی سجا کر تہا ہی دیوانگی

مہ و غور شمس بدر او چاند سورج ہر چہرہ

عمر فرج مٹھن

دل صد چاک اپنا گیسو جی جانا کاٹنا	ہر اک بیت ک تیز ترگان کا نشانہ ہی
عبار راہ مرقد پر چہاری شامبانا	کرن مہتا کی مارو کی موتی ملک
غزل گوئی تو ایک استاد شاگر ہانا	یہ باطن فرقت اغیار لکھ دیتا مصراع
بھی قصرِ فلک ہوئی صد سی کرنا	بچائی ہی میں شعر خود کو فکر نالہ
کونسی رشک سناں جال میں مجھ کو ہنسا	غزلین جال اپنی ہڈیوں کی در کا لکھنا
فلک اس عند لب خورشید کا اشیانا ہی	پر کھی اس میں ہاتھ صیاد ان کا

قتیل ابرو و مرگان سپر کیسوتی جانان
 یہی مین نام اس ختم کی قائل اک زمانا

میں ہوں بحرِ دل میں ہوں مخمور

بنکی محروم پری جانکی خواہان سلسلہ آہ رسا کا نہ کشا زلفوں سے	تیغِ خامہ سی کٹی گبر و مسلمان اس سبہ خائنین قید میں بے نشان
کوس غمِ نوبتِ دل آہ نشانِ عاشق اس ملاحت پہ نہ جہلایا کرا یا قائلِ خلق	رُشک کرتی ہیں نئی نامسفی نشان خالی کر دینکی لبِ زخمِ نکلان

اب تو ختم کی ہی صحبت کے پڑی ہیں لا
 فائدہ کچھ نہوا ہو چکے درمان

میں ہوں بحرِ حریف میں ہوں مخمور

میں ہوں پر وازہ شمعِ روتو ہے
 میں ہوں بے وضع نیک خو تو ہے

بہیسی کو صاف کرتا ہی

میری ملکین کرن ہین سوز

زخم ابرو فی محرابانی

محر ساغر ہی ماہ شیشہ

کیسی پردین بولتی دین رگین

ساغر مہ سے ہتھیلیاں

شکین زلف موبو تو ہے

اور گل آفتاب رو تو ہے

اری مرگان پی رفو تو ہے

اسی غلک جام کا سبو تو ہے

بین کا تار خوش کلو تو ہے

شیشہ محراب کا کلو تو ہے

سرخ ابرو نہ مارا حشر کو

قاتلا واہ سرخ رو تو ہے



نکلا

سربازار بڑی دہوم سی اب ہم

نکلا

خلو تو عین یہ سحر محرم شعی محرم

سر برهنه جو مراد است عظم کلی

کشت بهانگی ہی بر باد ہی ای اثره

بت قاتل فی مرا خون کیا مقتلین

کیا لڑکین سی محبی شوق مسلمان تها

پیری خوبت لئی مین بچا جامی چو

شادی صل شب بھر مین جانی

هم فقیر و نکا فسانه جو سنی گو فلک

سین ہو کا تها جابو نکا سن ای حجر

سزای نہیں هم کا شعری سینه

سر بازار اوسی دیکھنی عالم کلی

اشکت نگہ سی شاید کہ بہت کم

نام لہر زبان پر ہو اگر دم

نگہو پرا برو ہی سجد کی لئی خم

نیچہ ہاتھ مین توی ہو سی برهم

میری سنی سی الہی یہ کہین غم

کیا عجب جام بکفت یزیز من جم

انگہ سی دیکھ لیا و بد پر خم

رخم کیسو کا کہین لف سی مرهم

کسی شاعر کو نہ پہلو مین بٹا تو ای ما

احقر زار غزل گوئی مین کیا کم

ن سمن محبون سدر

<p>ای سلیمان کبوتر را بهر آجائی کو باز بویچی گئی در وازیه کئیائی کو بو تیان بهر دوا بلع سی کبلائی کو سیریه بیمار کی جانا نگو بلالائی کو مرغی گزگی حیا بنین ابائی کو بیگاس اس کی بازارین دوائی کو بات تو کوئی کرسی غیر سی بجائی کو</p>	<p>بدر و تمین سی و س گلکی خبری کو شهر یاراج ہی دربان اک کشت کا سیرہ خطرا پامال کئی ویتا ابی زین لب جانخش مسیائی کو کبولو در وازہ قیدیون کھائی کو کاسہ چشم نہر اک درپہ ہی یائی کو رفر اعیاری سی آتھری رکاو صفا</p>
---	---

مضارع سمن اخرب کف

<p>اشکو کی ماتہ سی بڑی آوری رسو ابوسی زبانسی یہ گفتگو مری منی ہی بڑی ترا ہون مایخی کو</p>	<p>ضدین جمع ہو گئی آتھری نہین منی ہی بڑی ترا ہون مایخی کو</p>
---	--

سیری طرح پری پری کرمی

باجو نسی یکله لون ز مانیکا انقا

حی حسی سر سی استی

اندی موی جمال جمانا بستی

او بچون خلاف وضع نہیں تو

زلف رسانی غیر پریشان

لکھنوی بچو نکا جو نامی من خیر یقین ہی

پڑھتا ہے کاما غنمدل چارو



شمرندہ لاله موی جو داغ

بدلی ہوا ورامی اگر چشم تر

کچھ کچھ مذاق شعر ہی انی

شیرینی سخن سنی دیوان قندی

دل بندن قیب کر رہی در

اگر بنی بناو غیر کا شب بانش ہو

کیونکر کم کی عشق میں اہ سفر

اکم ہو گئی ہیں ہی پونچھ نہ امی

نثار بی بدل ہی ترا جو ہر مہر
انہی سبک نظم میں کیا کمال



عشقِ رخ میں شربِ احرار
نہیں لب کے جامِ دل بھر د

ہوں مقابلِ قبا کی دوستی
سب مرگان کا محک و شکر

رطبِ یاس میں مائیکہ چکھیں
شک جاتو گویا لبِ شکر

ساوی شعسا پہاڑ ڈالو
نخلہ ہوں قبای پر زرد

احقرِ ارباب ہی تشنہ
یا علی اسکو لب کوثر د



حال دل ای ہو خدا جانی
سچ ہی سچ اسکو غیر کیا جانی

بیوفانی و بیوفنا جانی	لطف شمار پوچسب شاعری
دلکا احوال کوئی کیا جانی	پہوت کر مخلون میں روتی ہو
مار کی بسرا دلربا جانی	سخت کوئی غل میں پاتا ہوں
مدعی کیوں نہ مدعا جانی	لاکھ میں فیصلہ چکاتی ہو
بیراہر شعروہ و واجانی	مرض عشق میں اثر ہو گا
پیری دل کو وہ کہہ با جانی	کشمش دل سی کہینچ لاتا ہوں

آج بیہوش ہو گیا خستہ

کیا ہو ایک آخند جانی

بیکھر نہ چسند
س مند

منو و صبح فرقت رات ہے	شمال شام جسدن ہر سحر ہی
غریب نہ پری رو کی نظر ہے	نہ سایا ہی نہ کچھ اسیب و سوا



سیر بازار رسوا کر دیا

نری چو کہت سی مین ہا کر لو

کہی اوسکو ہی کر لی صید

وہ سینہ ہی شال تختہ گل

کہتا دبتا ہی تدل لعل حو

لڑا تا ہون صف کا بنسی کہن

کسی پر دوشین کا دلیمن کہ

مجھی صندل لگانا اور دھن

یہ مرغ محبت بی بال پری

رگ گل میسری جانا کی کر

ہمارا اشکت سنا بدھ ہے

نہ غم ہی اور نہ دہشت نہ ڈر ہے

عبث سوتا ہی ختر چونک اوٹھ تو

خیال زلف و خسی جیس ہے



جب نہت و سکی مٹی ہی ہو گئی

نہد عرب عشق ذرا دیکھتے ہی

بدلیمن جینی تو ستاری چکی

بھڑکتے ہیں ہم قریب ہو پہلو کر گئی

تیر و نکی بہاں او تر گئی او بھی گناہ

اوس کا نئی نہ غیر کو خاموش ہو

شاخ کلاب باغی پنجہ نہ کیجے

مضمون مہر و ماہ لکھی ہوئے نو

ایکل غلٹ قیسو کی جاتی نہیں

تیر قلم سی مرغ معانی ہوا جو صید

دروازہ بند دیکھہ کی اولتی پہ

مُرگان یارسی مری دیدی

صاحبِ چرخ داغ زیادہ ٹہر گئی

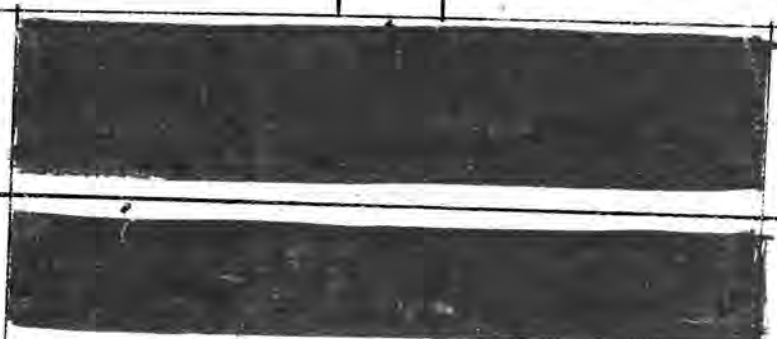
اوس کی کلامی ٹوٹ گئی کیون

پید ہوئی زمین پر اور تافک گئی

کاشی ہی دشت ہجرین ہستی

ہنسی لگی وہ لوٹ گئی او ٹہر گئی

آخر تہارٹی ل میں بھی کیا ٹہر گئی



کفر کی صورت کبھی دنیا میں اس سلام

ہاتھ کیا ایسا وہ صیاد ہوئی شیر

اوشہ کیا پردہ تو کجا بھی انی نام

طاہر مضمون اوڑا یا اس قلم کی

نچہ سانچا کہ قلم کہل کہل کما کلین

غیرنی بوسہ پاپستی میں ہم دین

چرخ سی زیرین کیا کیا ستار

شعر کو قیسی بھی چہی کہان ای نا

حد بالاسی تری اور کیسوی

فرق ادا رین کی دن کشنی

عشق کی مضمون عبت لکھتی چہرہ

ماز کی دگو ہوئی اس عارض کلفام سے

کیسی پھر رگنی ان آنکھ کی بام سے

ایک خطہ ہی نسویا اینک ارام سے

بارش کو دہرین کیا کام اس ام سے

آنکھ میں پھر نی لگی صبح قیامت سے

صبح محشر خوب ہی ہجر و الم کی شا

باز کب آتی ہیں صد کس پیغام سے

رو کی غربت میں ہم اندازِ ظن لہی

رخسی پھر یاد وراموشن ہی زلفوں

سکھ نارسا لفت کی چن بھول گئی

جب طلب یکہ یہاں شہرِ صنم گئی

یہی عاشقِ گلزار کو زندانِ گنج	سیری پر کی لئی سرِ چہن پھول گئی
چو کڑی یاوہ کرین سے جو جس	جال و خشکے ان اٹھو سنہ پھول گئی
زخمِ ششِ سپین شکار چکایہ سبزہ خط	کبیتِ کہیتِ باغول پھول گئی
بن گئی دلِ ناسفِ دُندا	کیا معما ہے کہ مضمون پھول گئی
یا دیارِ انِ عدمِ تن کیا محکوم	نئی قیدِ لکھو سیرِ ان پھول گئی
آبِ کوثر کا کوشی جامِ پلاؤ با	اخترِ زاہد کو کیا شاہِ مثنیٰ گئی



تلون ہی میں بجائی صحرا دہرائے	اسکو نہیں وہ یہ جاجو دیا اوہرائے
کیا خونِ شہیدِ انسی عبیر گیا قاتل	ہولی ہی یہ سہل کا تا اوہرائے
صاحبِ یزید کی یہی کہل جانی قلعی	اینبہ بنی تیر اکف پا اوہرائے

بشکلی نہ کہی ہر مرض مجھ کو دوا دے
چھتی ہے کہ ہر بندشِ شعاری فکر
غیر ونسی سلجھو نہ یہ گیسوی کہ تیرا
اشکو نسی بہاؤن خس و خاشاک
چھوڑو نہ کہی زلفی پندیشی اسکو

وہ قاصدِ جان بخش و مسیحا دہرا ہے
مجنون نہ نبی قیس لیلہ اودھرا ہے
زنجیرِ زلف کا سوا دہرا ہے
پر مالہ کروں کر یہ جو مالا اودھرا ہے
اختر سا جو معشوقِ خدا یا اودھرا ہے

بدلیکی برابر ہوئی میں کو
کبتک مراد شمعِ صفتِ لونی
لہرائی تیری زلف تو نیلی ہوئی
بہ گلی ملکی بچیں فرج نہ کیجے

ترسا کی گیسوی نہ دیکھائی سحر ہے
آخر کہی ہوگی شبِ قوت کی سحر ہے
کا نو نکلی لٹی زہر ہوئی ایک نظر ہے
کہی تو کرین عیدین قربان طبر ہے

خار گل و صبا و شجر ہونک چکان

ویدار کو منظر ہی چشمان محبت

پر وہ ہوا منظر پیران کچھو کچھو

گشت طے دین صفحہ کاغذ کا گلا

ایسے بڑی شوق تر پیکر دین پھنجا

اجاخی خندان پھر نہ علی باد بہا

و ستار لیتا کری پشکار کجا

سینی مین ہی کہتے ہیں عواص

حرکی پہلے مین علی آکی مکر

ہونکی لمی شطری ایمان اثر

مستاق کی نوکی رہتی ہی خبر

دیوار ہوئی کان سی پھر نہ

پاشی کہی صوف کا آراوی کلم

صبا و اگر قطع کر دی حسی کی ہر

مین یکہ لون گلشن کو اگر نظر

مفسد کی و فضا و نیا یکا کلم

نظر و مین پر و لیتی ہیں شکو کی

اس تہا تہ مین لیتی نہیں ہم نہ

سایہ بال ہما سلطان کی سر پر جا

دست نگین جی جسون ہو دیا

بہم پر کی واسطی کافی ہی رہی تھی

داع سینہ نعل کی بنی میں پاسبان

دست عاشق کھاشی گجیا کی محرم ہو گیا

پہرہ نکو چوستی ہی جس وقت

یا علی اسب و محکو حوض تر پر کرو

اور فقیر و نکلی لئی نعل عمیر جا

اس سلیم کی لئی پلکوں کا نشتر جا

صوم و شبح و عبادت ہوا

اسی پری دربان درواز کی بار جا

ان جا بو کی لئے صحبت دم بھر جا

دیو شکی واسطی عاشق لانو جا

اب بھر نعل کا اختر کو ساو جا

[Redacted text]

[Redacted text]

تیرا کتا ہر سنی بہتر ہے

داع سینہ من سی بہتر ہے

رخ رنگین چمن سے بہتر ہے

سیر عزت نعلن سی بہتر ہے

کلبِ غم کو رکن سی بہتر ہے

ننگا پن پر ہن سی بہتر ہے

غم کنِ بخش سی بہتر ہے

خ تر ایا بمن سے بہتر ہے

ڈنڈیہ نورتن سی بہتر ہے

یکہ یہ نورتن سی بہتر ہے

ہمکو خلعت کفن سی بہتر ہے

تیری سیبِ دقن شہی ہے

کہو دلیتا ہون قبرِ مضمون میں

ہر بن مو ہوا ہی بار لیت

مارِ شہین کی مت کو محفل میں

یہ ملاحت کہاں کسی گل میں

محر و مہ شرم سی ہین زیرِ نگیں

تیری بازو پر اپنا دل باندھ

شہرِ خاموش کی ملی جا

زرد غم سے ہی گو مرا خسا

ملخ گوئے مذاقِ حشر ہی

تیری شیریں دہن سی بہتر ہے

مین عشق گل مست او بل چمن مین	شهرین ایک اک دیوانہ چمن
گر گئی کیا کیا زمین مین باہ و خوار	پیر چرخ نیلگون ہی پیر مین
رقص ساغود و رمی مین ل کر گیار	شیشہ نازک ہی ساتی انجمن
بزم می مین چون مضمون سدا کرت	شاعر سرشار شعار کہن مین
زہر کھائنگی رقیب نیلگون	دیکھتی مار دوسر ملک ختمین
ساغوب علی منجائے مرمین	پنجن کی عشقین مرد کفین
سو تاجاک اوٹھا خیال زہر ماؤ	عاشق محمود تن چاہ و قنین
ساقیا تیری لبیک کی یہ تاثیر	سفل برگ سبز ہی تیری ہنمین

عین شکاری ہی جنت بخودی مین لیا

تو تو اختر الفت شاہ زمن مین سے

بخت کی یاد میں وہ امانت لی

ایفلک زیر زمین تو پاؤں پہلانا

مرکبی ہی نیکی جھگڑی پھوٹی کیا

خاک کی اب کوئی جا مانیں واپسی

کیا ہو قاضی کہاں ہی مخت زبانی

تو بتا لیجا سگا کیا بزمی و معشوق

پیر ہاتھوں ہاتھ ہکسو سوچی

کیا یہ ارباب تنعم مال و دولت

جائی زر داغ اور کفن ہم جابی

عاشقو بیمارِ فرقت میری بت

جیہ علم اور دستارِ فضیلت

آہِ خسر سب تو اپنی اپنی سمت

اسی جینو شاہد پہلی سی عشق پاک

فرقت گلین بچیکے کسطح سی جان

جامہ عیران تنی عباد کی شاک

باغین عباد کو بل کی ناخاک

سجانی ہو گئی تھی خدا کی یاد میں	جلوہ کر دل میں مری عشق بیت میں
ابرو مشوق شستی بن گئی طوفان میں	یہ شننا و بحر حسن یار کا تیرا کس
غیر نرم یار میں ہی شک بن گیا	ڈھاک کی جھل سی میں جل گیا نیچے
پاؤں جستی ہی نہیں ختم کہوں حال	کبار میں جہانوں نہایت گرد



سردارنگی یہ در و لدار توڑے	پنیر شہ گاہ سی دیوار توڑے
ماہ صیام میں اگر آجائی ہلا	روزہ کھل لگا کی کئی بار توڑے
جگہ سی کفر و دنگی ہی ثابت ہے	تسبیح شیخ شہ شہ مار توڑے
مضمون ل میں گھٹ گیا حیات	پنیر میں بل مرغ گرفتار توڑے
باتیں میں ل ایسی نکلتی سنیں	موجود ہی ستل کا ہر توڑے

بہتر پزیرنہ کر بیان ہی ہوتا

پرچہ نگاہ اپنی بہو نچال گئی

ولین ہی اس قیب کو ہی میلا

جنس جگر ہی عشقین اوس محتسب کو

شیرین ہن کی یاد میں ہم سخت گئے

سختی پاسی کوہ پہ ہی خار توڑ لی

صاحب کے غریب تلوار توڑ لی

شیشی لڑا کی سنگ نمی چا توڑ لی

فضل در انکر سربازار توڑ لی

لازم ہی اب تو شعر کی کہسار توڑ لی

حضرت دنو لسنی در میکدہ ہی بند

چلتی بس آج تو در خار توڑ لی

ہجرت ہی ناپسند ہو چکا پسند

چو کہت تہار عیش ہی اسی قنار

سوج نظر کا اسپہ ہو ہمیں چار

تبرید وصل چاہتی دل درد مند

پر بام دل ہمارا زیادہ بلند

ای شہسوار بوئی گل ترسند

یوسف سی پر چنکیا مہو کوہ کن
شیرینی دہن سی مصری ہی قند

کیا جاتین سیر مانگو اسی تمہیں
ایک ایک دماغ لالہ ہی اید اوہ

ایماہ صاف ابر کی پروین
تجسسی یادہ حسن مین وہ چاچہ

عاشق ہوشید ہنو خاک پانہو

آختر تہاری و اہلی کافی یہ بندہ

الہی نعمتہ بلبل سی ہیران ملجا
مجھی کری نکمین سہ مان ملجا

ہماری پروہ شین کا کہن نشان ملجا
مکان ہونڈ چکی اتولا مکان ملجا

تہاری سایہ یوار پر کون تکیہ
اوٹھان سر نہ اگر سنگ ستان ملجا

کہنی دست عشق گلیمین الوین
بسان لوسی لیلون جان ملجا

ناتہ کہیں مین غمید کہتے
سلاون پہلی اگر کوئی قصہ خوان ملجا

گلا ازیت بر سر نکا کعبی اختر
اگر وصال میں تکر و جان جان

[Redacted text block]

[Redacted text block]

او بھائی ہین لف کی زنجیر تھار	بر بار بند ہی زلف گرہ گیر تھار
ہمستی نہ بات سچ ہوئی ہوشیار	لہجہ کئی دیتی ہی تفسیر تھار
نہ کر کنکشی کی اب نو چھی مایہ	سو رجو حبلاتی تھی تصویر تھار
وصلت تو بکار ہی فرق کا ہی	تاریخ بھلائی کی یہ تحریر تھار
زلفونین مرادل نہ بنی مرغ شہت	اندھا نگری شمس کو تنویر تھار
غیر اگی و بانجھتی ہین بونی مین	بخر ہی مین لٹ کئی جاگیر تھار
اوناکو سی ابرو کا بنایا لہجی صا	یہ چاند پرانی سی ہی شہر تھار
سیما فی ہین ندونی مرید کی صا	گور کی مٹی تو بنی پیر تھار

کیون محکمہ زلف میں شانی کو

اوجھ سے عداوت میں تقصیر تھا

سندبری فصیحی کھلوئی ضا

دیوانہ کنی دیتی ہی تاثیر تھا

فست کا کھٹا شہر سکنی جان

عاشق تو ہوئی اگی ہی تقدیر تھا

آخر عجب کا نہیں اس سنیہ و

نقاش ازل کہیندی تصویر تھا



تجسی افس میں ای خال تو با

خلق میں عورت و عورت ہمار

نختہ جانی ہی عجب کا نہیں ای قاتل

تیغ ابر وہی مری خلق پہ آری ہوجا

چمن ہستی غیا زخاں کی ہی

باغ میں آہ کرین باد بہار ہی جا

برائی قاتل عالم کرد و بیا نکلی

سر گلشن ہی نی لہ کٹا رہی ہوجا

سبب میں ہون میں ہی قاتل

پشتہ منہض مری عا پلہ رہی

کالیان زمین سوچیں سوچیں	ایارین بات تو بجان بنار می
نوق نغمہ جو کہی بزم میں رنگو	تو میان چا پتان ساعد کی ستار

ہو وی سر سبز گلستان سخن ای اختر
صحن گلشن میں کہی گل کی سواری ہو جا



فرش آب چشم حیرت پر جہاں	چشمہ اہل فنا بالامی آب سناؤ
دیکھتی یہ موسم باران کری کسا	لاک میں ٹانوس گلگون کی سحاب سناؤ
دل ویاںچ میں غصی سی ہستی میں	روسی مرگاہ ہی حیر کیا سناؤ
بہشتی ہی خاندل میں ہ تصویر	یار غائب کیا لیکن سناؤ
مٹھا جاتا ہی ہمارا دل رخ مجنوں	عشوہ والہ زری خوش تھا سناؤ
قدر زاہد ریش اہل ہر مائی سناؤ	در باد و خوار ہستی خفا سناؤ

بیرادل حاضر ہی سکویہ کچھ

مطیع عالی من صاحب دل کباب ستا

وہ جو تنگی ہو گئی یہ شرم ہی

گوئی من اب تو خراب آست



خدا ہی بھول جائیگا تو کی بی نیاز

حقیقت مٹ معشوق کی عشق مجاز

مرا ہر مصرع موزون طمانچہ دیو کا

بتوں کا منہ بہت پہر گیا شاہ تجا

مغز کیون ہوں شستی اچھا تل عالم

سہر سہر دار بی سہر ہو کی پہنچا فرار

مشا خانہ آئینہ میری شعر کا گہری

سکندر شرم گہن کا مری آئینہ

ہزاروں زبان کیوں دس مبارک

جو میں جاننا باز آئی نہیں عشقا

پڑنا ویتا شوق وصل مضمون

کئی سخ بڑا مصرع مرا جانان کی

عجب کیا دل میں خیر کی محبت منتقل ہو

صنم کچھ دور ہے ہند کی بند نواز

[REDACTED]

[REDACTED]

تیغ کی سے دکھائی جان بھی

ایک ساعت سے ایک سال بھی

باغبان کر چکے ہمال بھی

ابھی لکھتے ابھی خط خوان بھی

خواب میں ہی رہا خیال بھی

صوفیو کیوں نہ گئے حال بھی

تک رہی ہیں جٹ شمال بھی

شعر گوئیں سے کہاں بھی

کر چکی چلکے پاتمال بھی

شوق وصل آج کل بڑھا اتنا

زر گل ہی جو تھپسا دھپین لیا

کسکی چھریہ صسا کرتی ہو

اک قصور سے دو بد و ہونین

غم ہر اک میں حُلول کہتی ہو

شیر معنوں کے غل کرتا ہوں

مستیزا بد رہتا ہو

یا درخین محروم تکیون تلیانی

ای تو خوف خدا کجہ تملو کرنا چا

سارسی و سار ہو جانا مضمو کنا

جب میدان تیر انداز برج تو

خاک اور اوگی ارادہ کیا یا بشتا

و میان میں لفونائی پرتشالہانی

کافو و پھر کعبہ ل کو مری پانی

و سن میں و سب کی ہم بھی گانی

اوس گمان برسی ہم کو شیعین علانی

واہ چھر پھر اوسی کوچی بن نم جانی



ساقیا پھر شراب ناب

خوب صورت مرین مین کیا

نو بگڑے مین طالع طاس

مشو عالم شباب

برج خاک کے مین افتاب

صدی کرے کوہ حساب

تاب نظارہ کس کو ہو سکی	کیونہی کیون گہری بی نقاب
مرد مومن ہون میں تو ای	عوض پاوہ جام آب چلے
اب کتوری کی کچہ نہیں جا	بہ چکی کھائے جباب چلے
موج کی شکل بیتہ رسی	چشم تر صورت جباب چلے

اغنیاء دنیکی سب حساب کتاب
 خیر زار حساب چلے

فاعلاتن فعاتن بحر مل شمن محبوبن اتر فعاتن فعاتن

کیونہو اس تن سیر پر مردان ہا	تیغ باندہ آئی جو قتلین وہ قاتل ہا
وہ سفر تو نہیں جو قطع کیا زندون	میں خضر خیر ہو الفسکی ہی نزل ہا
خال کیا زیب وہ عارض شفا	مشک دانسی ہی قیمت ہر تن ہا
بیرجی آہ کڑی ہو گئی جنکارو	غل کیا طوق فی ہنی جو سداں ہا

ہنچہ کلسی کلانی کی توکل شان

تین رومال میں ہی آج حامل بہا

ایسہ حسن کسی غیر کو خلعت غلی

ایکویچکا درخوہست یہ عامل بہار

ماز کی ختم ہی چھیر یہ بھی مائی بہ

کیون رخبر ہو تری بوہ سا مل بہا

اب بیسی کسی دل کو نہیں سبب و خطر

احتر زار تو ہی عامل کامل بہار

عمر مل مہمن محسنون محدو

فَاعِلَاتِن فِعْلَاتِن فَعْلَاتِن مُسْفَعِلِن

دست شانہ بین زلف گرو کبر ہی

ہا ہی عاشق میں ہی گوئی زخیر

باتین تات ملت جانی ہی انکار

قول و چار میں ہی ہل سی ہی نصیر

خاک اب نگ طلائی میں بخیر

دل تو بہا ہی کیا شہر کسیر

سیر کلاسی ہرگز نہ برای حسرت

عمر بھر گلشن بہا وین دگر

کوئی ہو یا کہ نہ ہو بیان ہی اوں کا	دو مجسمی مری بار کی تصویر ہے
نورِ مطاع کا خورشید شوین کی سی	کبھی سامنی سن ماہ کی تنویر ہے
لوہری شمع کی آتش مر جہانین	نام روشن اس طرح نگلیں ہے

با علی بی دعا خستہ رخسار
میں کو تیرا ہوا ور عاشق شیر



دو پھر کو گونی میں نہ خاتی جا	ہی یقین عطر پر ملی دین بہاتی جا
شعباز کی مینج ہر کہانی جا	ختم تیغ ابرو خوش بہتہ کہانی جا
نوب جانگی کسی گنجا کی بندہ نا	سنتی ہیں شیر کا شا آسانی جا
ماہ و فشان جانگی حسین جا	ختم و کو کب کی طرح ہم داغ پانی جا

تنگ

صورتِ ناز و دستِ مثنائی جا

تنگ

باغین چکر اسی طبل سنائی جا

تنگ

جائی جائی کو رکن کوہی ستائی جا

تنگ

آج گھر میں آتی ہیں شاید نہائی جا

تنگ

رخم دل کا آپ کچھ مرہم بنائی جا

تنگ

اور تو کیا عشق کو دل میں جھپائی جا

تنگ

دیکھ لینا غنچہ گل کو ہنسائی جا

تنگ

طالع خوابینہ آہو جگائی جا

تنگ

اسٹاریم سنکی کتبک خطائی جا

تنگ

آہ سی قصیر فلک ہی ہم گرائی جا

تنگ

اور تو کیا طریق سنت کا پہنائی جا

لہنجی تصویر مبارک تیرے پر لگا

ہو گیا ہی ایک دہائی لانا لانا

تختہ کر دیگی وین بیکر ادا ہوئی

مجموکل کا مال کیا معلوم حامی

تیغ ابرو کی ڈاہی اسی ہوئی

نہیں کہتی کہ گھر میں جا کی گھلکرو

گر برائی سیر آتنگی کہے گلزار میں

چو گری ہو لنگلی صاحب شرفیہ میں

اسی ہوئی میں صاحب سبیل کی

گرم زمین میں جانگی صاحب کبھی

ہم تو قید ہی لف کی بھیر کی میں

کیا کہوں سائیں تجر بہ ہو تکی سو

پانی میں اگھوئیس ہلکی چونکا کی کاخ

وہی لڑکی تھکین کی استا کو مرنکی

مخلوین یار ہو تکی تو صاحب دیکھنا

از مایا ہمیں اس فن کو بہت باریک

کچ نکا ہی سی ہی ثابت ہوا ہی

ایک چہ تیری صورت کا دکھاؤنگی

بالیو کی موٹو سی دل ہو ہی ملے

کوہ پڑاوس لالہ باغین کا محل

ہندو نکلی مردی گنگا میں جاتی

بیچیا تیکو زمین میں ہم سلا تیا

مولوی مکتب میں لڑکوں کو لاتی

وہ پرچہ طرہ دار و دکھاتی جاتی

شاعر و کوشش گوئی ڈالتی جاتی

تیر سنی پر مری شاید لگاتی جاتی

مانی و ہزار کی صورت لاتی جاتی

فرش کی جا کو نکلی کاشی بچاتی جاتی

ولع دل و نو کو ہم پنی دکھاتی جاتی

احقر مہر فلک کیونکر نہ جاتیں

سنی ہن شانی پریشان جاتی جائیگی

مختصر و مفید
 [Redacted text]

دہلے
 عمل کرتی ہیں بدین سلاسل کمی
 خورشید کا یکہ تو بند باد و ندہ صا
 حیدر فی کہا ناچن آتی ہی تو کیا
 جو ہر کس طرح موج میں شمشیر کی ڈوبا
 حسین پر ہو سورہ یوسف ہو م نزع
 اوچی جو پری رخم تو کا نسا سا لگا
 دریا میں معانیسی ہتکنی لکاتین
 مضمون انکبہ سی چپ چانی میں صا
 ہمارا ہونکی باون تہکی شوق ہی ہے

دہلے
 سینی میں ہر کتابی مراد کی
 اور طوق گلہ سی سہر کا مل کمی دہلے
 در واز پر لبا ہنن سائل کمی دہلے
 پہچانتی مجھ کو نہیں قاتل کمی دہلے
 آسان نہیں تھی ہی ہر شکل کمی دہلے
 پھلی ساثر نہا ہی یہ سبل کمی دہلے
 اس بحر کا ملتا ہنن ساحل کمی دہلے
 پردہ جو ہوا فکر کا حامل کمی دہلے
 کشتی نہیں یہ دوری منزل کمی دہلے

بیشی ہی ہندو کئی جام بلورین

جانی رہی رونی محفل کئی دے

بہادری کہی من کیجئے صا

بہار کئی مٹھی ہن محفل کئی دے

کیم کہہ تو سنا کرتی ہن تحقیق کر

احتر تو ہوئی آپ پہ نائل کئی دے



بہلی ہی پانڈی دو شراب ارغوا

چمن مٹی بٹ مینا ہی میرا بار جانی

مرامضون گل لالہ ہی فکر صاف

فلم جسکو سمجھتی ہن ہ سر ہ سنا

سیہ کجاستی استیجک ای پرچی

تری چوٹی زمین پر اک بلامی ہما

صفت اس شمع کی لکھ چکاتی ہی

بہو ہی پرچی نور ہی نار ہنی

تہاری چھر گلہ سہی ہل ہل

ارہی شکست جان ہن ہما

الہی خیر ہو وہ سا بیان شکر

چمن مینا د سنا غار باران جوا

ہمارے کئی نکی اور انکھ کی بسلیکا

نہ لیلی ہی مجھوں ہی وہ ہاؤشیں

سندھن شعر کا مشکل سی مٹا ہی اختر

نہ خط لایا کوئی قاصد پیغام بانی

زبانیں فقط اک یاد کاراؤ کی کہا

جہاں شاعر و کی دم تھی ہی دا



ہی ریسر میمن اثر کی بد

ہو جو انصاف تو گلگیر کو پرواگی

نوع میں کی جو اسکا یقین معلوم

نہ و گیسوین سیما ہی خمیں نو

کیا تو اسی کہ لب لبلی شکر بار

نہ لیلی ہی مجھوں ہی وہ ہاؤشیں

زلف تھی ہر ملا شیر و شکر کی بد

کاٹی پروا تو کی پر شمع کی سر کی بد

کروں و چار مقام اور سفر کی بد

رنگ کیا کیا نہیں اس شام سحر کی بد

استی میں تلخ و شام شکر کی بد

یہاں کہیں ہی گیتن تاب نظر کی بد

کوی پہلو نہ ملا اوس کمر نازک کا
لاکھ پہلو تری مضمون کمر کی بد

اوسکی گردنہ مرا ہو نیگا خون اچکوا
کیجی فوج بھی مرغ سحر کی بد

کیا کہو نیند بیمار کی فرقت میں
رات بہر گنتی ادھر اور ادھر کی بد

اپنی دلیزیر میں مردیکو مرئی فن کرو
خانہ ویران میں گہرو بھیجی کی بد

ظلم صبا و کا شکوہ نکری بلبل
بی پری تیری مقدر میں تھی کی بد

قتل کر کی بھی مقدر خوشی قاتل
پتیری خوب ہر او ادھر کی بد

بنکی خاک اپنی بگولا تری من سی لگے
رنگ آخر زری کشتی فی ہی کر بد

روز کی خبر سناؤں تنگ آیا
منہ دکھا شام وصال اپنا سحر کی بد

منہ بھر خاکسی غیر نکاح میں ہو
ہا میں یہ زہر شکر خوری کی بد

او کج جانکی خبر سنتی ہی جان آتی
پا تراب اپنا ہوا او کی سفر کی بد

کسی صورت لگی انکھ لڑشکا پنا
کہیں وزن ہی نہ یارین کی بد

دوشن یار اچ جنازہ ہو میرا سہارا	راہ ہر کانہی او ہر او او ہر کی ہر
شعلی ہر کانی ہر کہتا ہو چہ کچھ	پہو مکنتی ہن خبردار خبر کی ہر
سوگانی کی رگ گلشی تشبیہ سی	بال کی کہاں کہنہی سہری کی
محشرش یار کا بوسہ جو لیا حشرنی	خوڑ کی تسخیر کی تحسیر فر کی



جہنشل بس تم عجاڑ کہانی جاتی	کشتہ فعی کیسہ کو جلاتی جاتے
بال قینہ رخ پر جوین آتی جاتے	جکشی ملک حلب کو ہن باتی جاتے
واع ال دہشی ہوئی ہم جو کہانی جاتے	شعلہ شمع کو مغلین چھاتی جاتے
عوس میں غویاں جو وکرتی رقص	شوکرین رکی مرد کو جلاتی جاتے
ہما مری قتل کا اظہار نہیں منظور اگر	خاکین مری میت کو دباتی جاتے
غیر کو نہ کرین بن استہ	ابو اجاب ہی ہن اکہہ چراتی جاتے

مئی کھر نک نہ ملتی جو تری مغل میں

ہستی ہستی جو کہی شورش میں

تیری کیسو کا جو سو وائی ختن میں جا

ہوئی مہمان اگر سینی میں غم اس

کھلتی ہیں شمع صفت شعلہ خوئی عا

وامن دشت محبت نہو اطمی

سر شوریدہ کوز لفظ نکا ہوا ہی

باغ میں و سکو بہت ہیان ہی خوشی کا

ہی رخ صاف نہ لفتیشا نکا

عرق ابو و حسین ہوا شبنم کو

صاف یاسی کلام اپنا سخن

ساغر چشم سی ہم خون بہاتی جا

شمع کو محفل شاد میں لاتی جا

اہوئی دشت ختن انکہہ چراتی جا

جستی جی کعبہ ل اپنا گراتی جا

داغ پر داغ کلبچہ پہین کہا تی جا

پاؤن شل موگتی اس راہ میں جاتی

کیا بلا ستر یہ لی اہ میں آتی

انکہہ کس کو ذرا اپنی دکھاتی جا

یا اس آئینی میں ابال میں آتی جا

مردن تو ذرا و سکو دکھاتی جا

کہ معانی کو بین الفاظ و باتی جا

جامد سبیل بیان کہیں عاشق ہنسین

م زلفونکماہیں صیاد بچہائی جا

منہ سین پر ہوتا نا احرار ہی

اپنی پیشانی پر نشان جو جاتی جا



باد گلنک دیتا ہی مرا مہر و بھی

اب انا ساقی کی آتی ہی صدر

منہ بگر جائیگا اب تک با کی خیر

گالیاں تی ہو صاحبج روبرو

آتش رنگ حساسی جلکی دل پس گیا

چوتیکا پٹھا نظر آنی لگا جگنو

حوری بکیر کا ہی ارمان ہدیر

جنت الما و اسی بہتری صنم کی کو

تا رچم منکر شاعرت کیا مضو

تب می می کر کامل چکا پہلو بھی

یہ رقیب سنگلی کیونکر نہ کشتگی با

جنم صحرائی تن پر خار ہی ہر مو

یکھو یوسی کیا ہی تجھ سا بد خو

میں تھی خوش خوش کہوں رتو کئی

چارمین بی شمع منده کرغنیار

عشق رخ تو ایکست من مجھ ایکا بویا

دیکھا جب گس گلشن من بویا

سو کی آثار بحر مار من خطا ہر سو

چاندیا داکیا یہ روی انور کیم

کیون نافرمان اول میر باغ در

دیکھا آخری تر اچھو نوا سکے

مین پھن لو تن ای و بھیا د بھیا

کرتی ہن انیہ روحیرن ہی انو

چشم افسون زکایا داکیا جادو

طی بیوس ض کی مل گئی ا

ہو کئی ساچھ نظر جب مل گئی ا

داغ لالی طرح دیو گکا و گلر

کالیا دجی کپان ہی ایری ہر



رشتی خلی گلی دل کی کنول بند ہو

سلسلہ تیر زالا ہی کہہ انی ملک

ہم سیہ خانیں لکھو کی بدل بند

جور ما بویا کی ہی آج وہ کل

آبِ دانہ کی خبر بخیر بین کہنا صبا

بستکریسی ہین بیعتِ رفاقت کی

ما قیامت نہ بدی کجیو مرقد میں تو

بشکرتِ تیری دور کی بھی کہلائی

وہ ہین ہین کہ کیا پیڑ جو انکو شا

کہو لہی غیر کہنسی آتی ہین خست کجی

کولی کی پتی ہین آواز نہیں مطرب کے

کب چکھاتی ہی اگی کوئی شاخو

رحم کر رحم کہ میں پہلی پہل بند ہو

درِ زندن پہر ہی ہم باؤ کی پہل بند

تیری الفت میں ہم اسی حسنِ عمل بند

سیکڑو چشمی ہی سیکڑو نل بند

قافی کہول دئی ساری ٹل بند

گھیر من کیا آپ کی ہم بھرا جل بند

میری شعار خیاں کی جگل بند ہو

باغ میں بلبلو کی سننی کو چل بند

نہ کہلا ایک سی در الفت مجھ بویا

احقر زار بہت اہلِ دول بند ہو

۲۶
داونکو بلا لوباهرے

چوڑو یا ہی متاٹلے

جلد میں اسی فصا و بڑے

ساتی انگین خالے بخائیں

آج وہ بیدہب آئے ہیں

ایسا تھلایا دل نے ہے

باغ میں ریکل میں جو گیا

پاؤن نہیں اب اٹھہ سکتا

اب تو ہلال محرم سی

جان چلے ہی اندر سے

اب میں ملو گا خنجرے

رگ کی لگا وٹ نشترے

ابر جو آیا ہے ہرے

خیر ہو یا بے برے

اوتھہ نہیں سکتا لبرے

یہ بول گے میں کنکری

پر کے مضمون لنگری

ہینک عامہ سپرے

ہی یہ تمنا جنت میں

سیر مہمان جام کو پڑے

آخر کبسا ہو کسی سے کم

بہتر ہو تم بہت سے

[Redacted text block]

[Redacted text block]

اگر روز وہ آئی تو محبت ہوئی دے

ورد عالم و بیخ و بخت دے

انصاف کہتی دیکھہ کی حیران ہو آج

ایمنی میں یہ حسیں صورت ہوئی

لالی کو ہوا رشک قبا غنچی نہا

کل پیرہنی سی تری نکلت ہوئی

ہم جانتی تھی خلق کی جھک سنی بچن

کم کیسی محبت میں شکایت ہوئی

غیر و غینج دیکھا تھی سن اپنی خوش

اتھری شاید بھی اہل ہوتی دے

بے لکھ صرف دل تھا تو ساکن نہی

اک سو جو ہوئی وہ مہر چاہتی ہوئی

ہلا تونہ لوگی مراد دل در تہا

اندازا وادالطف عنایت ہوئی دے

بیخائین منہ او سنہ سی لکادی
پہرین ای ست نہ جلا جانیدی
اک تان میں بی اوسی کی گریا
تبرید نہ لاؤ شب وقت میں یہ
زربن بن و سیم تن و مھر لکا ہاتھ
کیا غم ہی غم و دور کو سنی میں چو
ای چنخ تری حصی میں امن ہن جنا
بسل کیا ہر گام پہ رقا ص جہان
اشرف کہی منج و بلا سی ہنن در
کیون آئی م نزع علی جا و یہاں سی
کیون ولاتی ہو شب بحر کی

ساتی مچتی خواہش شبت ہوئی
اللہ ہی اللہ شرارت ہوئی
مردنگ میں جیب کی صورت ہوئی
اک کہونٹ او تار اتو حرارت ہوئی
خوش ہوا سی منع تم تری لبت ہوئی
مان باپ کی فن زندگی ہوئی
ترکا جو زمین کیا قیمت ہوئی
کیا پاؤں اکہری تہی کہ چکیت ہوئی
مجہ میں جو ملا غم تو شرافت ہوئی
کرب الم و رنج و علالت ہوئی
کیون چھپے تہنوز غم ادیت ہوئی

و غنمی من پھر من غنم من غنم

و فصل خزان آتی و سو کا ہوا جو

جیسی کلمہ نازی اکبار کیا و

ای گل کی تصویر سی سی سی

اس ایک کو کیا پوچھی گا پوچھی

جنگل خبرن سی ہی صاف تھی

تجہ ہ و ہفتہ سی ہوا وصل کا

سید بھی ار اوٹھا عشق میں

تو ابھی رہی بن سینہ بھی لگا

عربانی ہی ہی چاندنی میں

و ملت تو قصی کا فرا اوٹھا تھاں کو

ہم جو یسا ساتھ کرہت ہوئی و

جوش عاری ل اب ی سنگت ہوئی

افغانی عالم نری شہرت ہوئی

چھریہ رخ مھر کی حرمت ہوئی

ابن ام خدا کی ثروت ہوئی

آئینہ جو دیکھا تو کدورت ہوئی

اس عین ای بھی عشرت ہوئی

فسوس ہی ہکا بھی محنت ہوئی

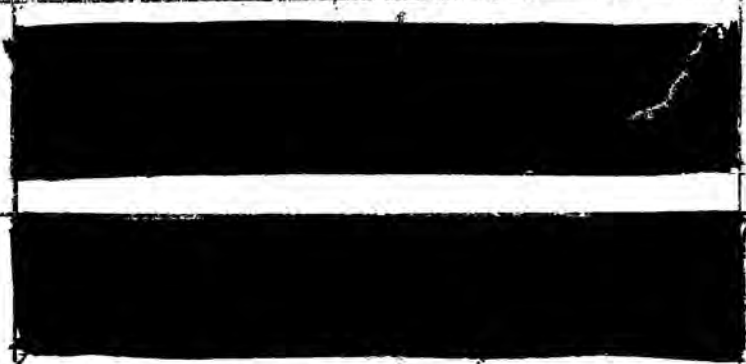
اک بوسی کی مانگی سی رعایت ہوئی

پہنائی جو پوشاک لطافت ہوئی

حجب کی رات آئی حکایت ہوئی

اختیار کیا و صف لب لعل

بهرت سلم فکر مایه



کسی چمن کی کہی ہم بہار دیکھیں

لکھار کر کہی انداز یار دیکھیں

کدہ رہی ہو گا اگر جانب چمن اپنا

بجھی کو باغ میں ای گلند دیکھیں

میں ہی تھیرے کہی بلائی گا

تراخار ہی ای باؤ خوار دیکھیں

چہی ہیں کی رقبو نشی مثل موی

نظر نہ آئے نگہ ہم و ہزار دیکھیں

ہمیں نیزہ لگا اوہیں پہ قتل بھی

چلت پرت تراسی شہسور دیکھیں

رفیق ہی غول شاعری میں ہے

ترسی بان ہی ہم اسی گنوار دیکھیں

یہ مخلص ہیں ہی شور و شری باز

پنجیر جانب دیکھو نہ ہزار دیکھیں

یہ ہند لا ہو گیا قلعی ہی کنگلی سکی

حضور آتشی میں پھر سنگار دیکھیں

ہی کی باری ہی غم سی کہو گہرا

ہماری تیخ کی رمال سی کرؤ

نہ سارے زمین ہی چپ کے تم کرؤ

مراقبہ میں ہیں چشم پوشی ہمیں

نہیم سچ کی جو کو سنہی زبان

خام بکد سی دین لڑین

ہین گلو کی گلیسی لپٹ گئی رو

چمن میں سکوگر دین ال دین

چمن میں حلقہ صیاد سی لڑین

کہان بکینی ہو ککو گلی لگاتی

ہمیں نصیب ہے گر ویش شبانہ

ہملا ہلا تھی سی عکسار دیکھیں

دو پتہ اپنا اوٹھا کو کھار دیکھیں

یہ بازیان خاکے نے سوز دیکھیں

جو دہیان آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

جو جی میں آیا کہ انداز یار دیکھیں

تہا رانشہ اسی بادہ خوار دیکھیں

رخ اور زلف کو سیل نہار دیکھیں

اوپنیں تونہ وقت اخیر نازک میں

ثرالی پسنا ہی کاسہ مری تقدیر

فقط اوپنیں سی طبیعت ہماری ^{نہیں}

اس ج ل کی مصاحبت ہمسی صحبت سے

صیبت نام نہ ہو کی صباح و وقت

کلنگ سی ہمیں لفت نہ صید سی رغبت

اجی خد کی لہی مل تھا لکر کہد

ہزار کاوشوں کی بعد وصل ہو تو ہی خواہ

نہ سی سیل رہا اور نہ تملو لفت

ابھی تو رورو کی ہم ہکو صاوت کی

جھاو کی جو کہی ہاتھ سی غم اپنی

یہ ہو سکی گا میں سبت ر و کہیں کی

ترانصیبت اسی باؤ خوار و کہیں کی

کفاف کب ہی لہی تین چا و کہیں کی

ترانہ پسنا ہی ای بر و بار و کہیں کی

کبتا ہی لیل و نہار و کہیں کی

چمن میں طائر دل کا شکا و کہیں کی

وہ کہہ ہی ہیں تہا ر شکار و کہیں کی

یہ نتیجہ اوس کا یہ ہی لطیف بار و کہیں کی

کہہ سکی اب کوئی ذمی عبا و کہیں کی

یہ ہمسی کا کہ رخ پر غبار و کہیں کی

ہم اپنی کہہ ہوشی ہاشکو کی تار و کہیں کی

محبت می معشوق مرگ تک گنتی

رخ حضور سنی لفظی دل هوایل

یقین ہی ماتہ ہی تو ٹینگی تیرا ^{حشت}

ترا خیال نہ ہو لین گی حو غلمان ^{مین}

از لسی ہم توین احمد دور کی دشمن

کسی کی خاک میں اپنا کھار دیکھین گی

حلب کچھو اسی شہر تار دیکھین گی

جو امن اپنا کہی تار تار دیکھین گی

تجھی کو پر دین ہم بار بار دیکھین گی

بہلا یہ ہو گا کہ پہلو میں جا دیکھین گی



کیا کہین آج تو اپنی ہی طبیعت پہا

صبح تو کٹ گئی اب دیکھتی کیا ^{موت}

آئینہ ٹوٹی گا کہ بھانسی کی ساری ^{قلعے}

مچھی مچھلین لگ یا دیکھا کھتی

نہ سہی جا نیکی سہی یہ اطاعت پہا

رات بیمار پہ ہوتی ہی بیت پہا

دل شفاف پہ ہی گرد گردت پہا

بچہ پرخیا ر کی ہوتی ہی کت پہا

لاکھہ گایان دی ہم نہ شین کی ہرگز

نونکی پیٹ میں نقطہ نظر آتا ہی مجھی

اسکا پانک پہاڑ وہی ہو گا نہ کبھی

ہم سبک گئی چلتی ہوئی شرم آ

کب پسند آئے گا عاشق کا اہنسا

بوہہ ہستی ادھنی کا نہ سہنکی کلام

چھوڑی اسکو اگے کیجئے کیا کام

کھٹکو سمجھیں کیا اہل مروت بہا

وہن یاد کہا تا ہی علامت بہا

لاکھہ پیسیر یونسی ہی یہ طبیعت بہا

کسکو معلوم تھا ہی منزلِ لغت بہا

آج پہنسی ہیں وہ پوشاک ہنسی بہا

نہ سنی جائیگی یہ لفظ شجائیت بہا

اختر زار پہ ہی آپ کی لغت بہا

آج پھراتی ہیں گھوڑے کو وچکاٹی

ایکھوڑا عشوین مال ہیں انی

مثل کیسو سرنیزہ کو ہی چکاٹی

کانٹیں گے نہ ہیں آج وٹکانی

دُہا لیتی نہیں مہر پر وہ جواہر

دِغ لالی کو ملا اس کی تہا نافرمان

بیتیر نہ ہوئی آتش سی مہناں اگر

بال تینو من پرتی ہن غضب ہوتا

غیر سمجھی تھی جنہیں بار اوہین بلوتا

بیلوئی کہو گل کی نہ گلابی کہو لسن

خیر ہو خیر غیر و نہ تسمیٰ ہین

یاد لیلیٰ جی سایہ پرا گلزار و ت

سر مہری مکرو سینہ ن جلتا

دوڑ پرتا ہون رخ ماہ دہو کا کہا

چو ریاں کہل گئیں ز دیدہ نظر سی

وار کرتی ہن گریخ سی شرمائی ہو

ہم گلستا نین چ سی پھرتی ہن گل کہاں

خبر کردن عشاق ہن گل کہاں

گیسو کا لوپہ نظر آتے ہن بل کہاں

اشنا جو ہوئی تھی کہی مائی

باغین آج بنا رنگ ہن لائی

پاس مٹی تو ہن پر پہلو کو کاسی ہو

بید عنون آنی لگی تہرائی ہو

ہم گمیشی کو لی پھرتی ہن سلکا ہو

ستی عشق لئی ہر تہری ہکا

دور وہ بشتی ہن باسی شرمائی ہو

آج اتی ہو کسی غم کے بہکالی ہو

دوڑتی پھرتی میں ہم ہاتھوں کو ^{سلا}

ہم ہی ہیں پیچ میں ای شکر ^{ای}

کھینچیں پھی کر و کیوں بٹھی ^{شہ}

فقری چھپی ہیں ^{سلا} و نی سہلا

اب تو خیر بھی نظر آتی ہیں ^{سلا}

مست بنکر بھی دستہ ^{برکت}

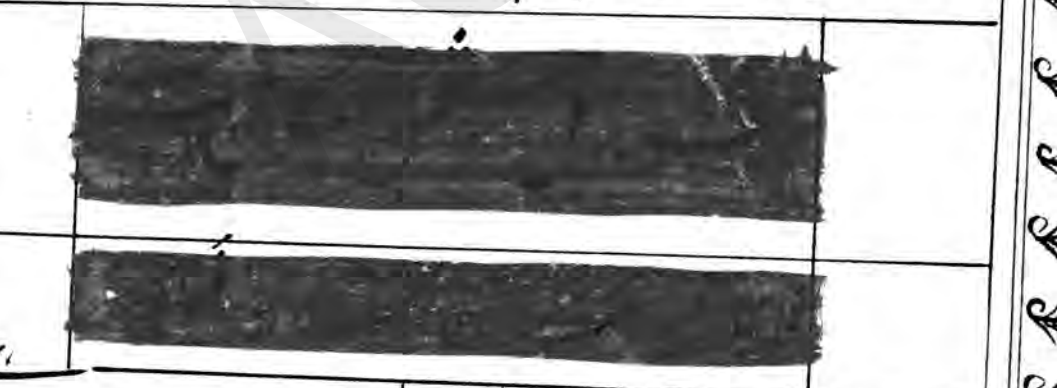
دل کو رہتا ہی تصور جو ^{شہ}

دل و جہتا ہی جو تم زلف کو ^{سلا}

کیا ہوا جو مہی کیا کو ^{تقصیر}

کیوں اڑتی ہو بھی جھوٹی ^{سلا}

سامنا ہو گیا ہی کون ^{سلا}



بہم ہیں اور گوشہ ہی عالم ^{سلا}

عین ساتین اک طرفہ ^{سلا}

غیر عشق طبعیت ہری ^{سلا}

اپنی عشق میں ہمیں ^{سلا}

چاندی چھری سے ^{سلا}

حسن تیری دورنگی ^{سلا}

سیرال لیکی کسی اور سی مطلب کہو

وہ الگ ہستی ہیں کیوں آپ کیسی جان

بدگمان تھی ہیں بازار وین وین خوش

میکشورودہ کہ ایام بہار پہنچے

شاعر کیوں گم مشرب وینوشن جہا

صبح کیوں جو گئی کیوں وصل کی این

سیرت تسی میاں لگتی چوڑی

تہو کر وینجی پامال نکرتین کر

ابھی کچھ جو رستم رنج و الم اوین

بھی لڑکی کہیں مجنوں بنائیں

ہیک تیا نہیں بازار میں مجھ کو

ننگی عاری او فلت و رسوائی

آپ کی غیر کی ملنی کی قسم کہاں ہے

انکہہ جالیکی اینڈ ورن فی سلو

ہم ہیں و لطف جوانی ہی کٹیا جہا

حرکت جام مضامین کی ہی صہا

کیا کسی غیر کی کامل تری سلہا

تو پیراوی یہ وحشی صحرائی

مخل رقص میں لہ مارشہنای

ابھی کچھ سے دل جانین تو انا

مٹی کی پر یونہ طینت مری للجا

ارسی یوسف یہ فقط باد یہ پیائی

۸۳۸
بہند ہی ہو جاتی ہیں غیار تری محفل

تیری چھریسی مقابل نہو سوچ

ہینچن چھو کی تو پارس کا ملاہی رہ

لٹو ہونا ہون ہی حسن پرشی ہوا

کیا گلا اپکا اور غیر سی شکوہ نہیں

چاندی سونی کو گلا یا کیا اسی مایہ

پستی میں شربت دیدار ہم رند

بہر کیا دل تو ریا و کہیں شریفین نہ

تو وہ معشوق حقیقی ہی سن ای پرودہ

جاتی جاتی میں پھرا و مہکلی نکو اوشا

پھر پستہ تو نہیں رسوا مگر ہی آدم کو

ہمنی یہ اک عجب طرح کی سلگانی

اتنی لڑلی وہ اگر انکھ میں مینائی

ہمنی یہ جلد بدن اپنی چمکائی

واند نیز کی عجب مازسی چمکائی

میں خود اپنی کنی کی یہ سر پائی

تو فی تیجا ہی مری لکی کہی تائی

اسی شکر لب ہینچن انکھ تر ہائی

اپنی ران عبث زانو سی کائی

اپنی کو تری تصویر سی بچائی

تو قسم کو کہ طبیعت اب اتنی

پر ہی آج بھی دیکھ کی بچائی

مرد عاشق ہون بھی کیسی سی

ولت حسن ستم مینی تو لٹو اکی

چہر کر تی جو عشت غیر و نہیں سوا
نکو

خضر زارنی طنی کی قسم کہا کی

[Redacted text]

[Redacted text]

تہاری کیسوی شکو کو مار با

سر ہو ہی نہیں کچھ فرق لکو کو چنور

ہماری آنکھ فی پچی کرشمی سکون

تہاری کان کی اگی تو طنی کی خبر

میانسہ تیغ لینی مین قاتل کی

میان صد میان بار کی ہمسی خبر

نہ پایا سبب ای سہی با عالم

تہاری قامت و کو نخل بی تر

یہی آمار ہی مین تیر مضمون نشک

کیسکے ہون کیا ن کھی کوی سینہ

تراور وارہ خضر سمان سی پایہ ہمایہ

ہمارا رن و داغ جنون گلشن کا در کستی

بحر مل شمن مخدوت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

شہسوار و خوبر و نظری کر چکا پست	اسپ لکوداغ دیگمانا خن گشت
فوق کچہ اسمین زمین بالونکی پوشتی	روی کعبہ دیکہا سی دی گشت
روبر و ہومحر عالمساب کی نہہ	چاند کو تسخیر کر لی ناحن گشت
جلون فکن ہی شعاع مہراون	نیم جان جو کر چکا ہی گشت
اس میں کو حتر تابندہ بالی	پیر حشر بن کر یماثل گشت

فاعلاتن فعلاتن بحر مل شمن مجنون مخدوت فعلن

اج انونکی پسند اگئی بدیر مجھ	کوئی سامان کہا اسی غلکیت مجھ
ایسا نادان ہون خیال دہن پائین	ب تلک کر نہیں آتی کوئی تقرر مجھ
مجتبیٰ ستمہن چہونین جو کماؤ	بجفاطت کہیں نو کو نہ سرتیرا مجھ

باند لیتی ہی لف گرہ کیر بھی	کھل کی ہنسی ہین سی ہی شبست
ہو گئی قوسِ تنہ پائو کی زنجیر بھی	کیون عقدِ ثریا تر اجمکا اسی
بن پڑی جب کہ نہ حشر کوئی تیر بھی	توبہ کر مٹھا میں لفت نہی ہی مسجد

اجرتھار ب مٹھن مخدو

فعلون فعلون فعل

پی عاشقان کستی تزیل ہی	راہ ہر تو ہی جلدی اوڑھ لیل ہی
قلم میرا صورِ سرفیل ہی	قیامت کے مضمون میں تجھ لیل ہی
زمانی میں منسوخِ نجیل ہی	وہ پہلی سخن چھوڑ کر ملے ہی
مری آہ اک کو کس کا میل ہی	بلا تا ہوں معشوق کو دور ہی
گرفتارِ لغتِ سزاریل ہی	رقیب آج کہا ہے گامبہ کی ضرور
کلام محمد تو تنہ لیل ہی	جو کچھ مٹھہ سی نکلا وہی ہوا گیا

کلامِ ستاری کتابِ خدا	وہ شیرزہ باوئی جبریل
وہ سرمہ گہلا پا کرین انگہ مین	براک چشم خود چشمہ نیل
نکالی ہی کون ایسا ہوا	مرئی ل میں الفت کی اک کھل
بھی غم سی رغبت ہے ہمراہ ہون	برادر ہے میرا مر ایل
پریشان کیا منکرنی اقتدر	جو بلبل ہی گلشنین وہ چل
سمندر مری انگہ مین بھر گیا	جو سوتا ہی اسکا واک چل
قلم میرا گجاگ ہاتھی کی ہے	سیاہی نہیں ہاتھ مین پل
ریلے ہوئی اشک گلگون	یہ بنم ہے گلزار مین پل
ورق بوستا نکاہی چھڑا	عجب پیاری پیارتی تمثیل

جو خضر خدا سے کری سرکش

غوازیل ہے وہ عند زیل

تہ
وہی شمن نظر آئی جنہیں ہم یا سمجھی
جلانی یا ہی وہ دوست یا سمجھی
ہوئی سیرنی دانو کو کہی القس کی
کسی بی پر کوتا کی تیرفت کسی ان
کوی رشتہ باقی ہونہ ٹوٹی
نہ پہچانا خاک مالہ ہمارا ناتوانی
پر نراد و عبث اک اگ سنی من
اسی جانا تھا مہنی سانپ لکھنا
لہان تہا جفہ پلو کا وہ بہا لکھن

تہ
نکل آئی ہ سچی حب کو ہم عیاں سمجھی
محبت سن پر وہی غدا بنا سمجھی
قلندر نکلتی مکار ہم زر و ابر سمجھی
لب معشوق ماتہ ایا لب فار سمجھی
کمر کی سیلی ماتہ کی میان نا سمجھی
اجی بی پر نظر ایا عبث طیار سمجھی
بصارت کے ہی خوبی نور کو ہم ناز سمجھی
خدا محفوظ رکھی ہر ملباسی مار سمجھی
بہوین پین اسی جوانو دیکھ لو تلو از سمجھی

وہ ایسا کون تھا طریہ جو طرہ لگا

یہ سوکھی سوکھی ہونسی بھی تھی

ترئی لے سانی دس لیا ناگوئی بالو

وہ مہلی ہی تڑپ نکلی و بالا ہی یہ

نہیں گنج کی تحویل صاحب گوئی

تسں پلکوئی توٹی اور قبا کی دہی

دکھایا پرچہ عشق بتان اوں شاخ کو

سیا کر شمی سیکڑن سکتی

اجی لفظ سے راقیامت یاد کر گئی

سیہ لونی جوڑ کو میں سار تھی

بجھی ای برقرگان بریہ باجی

ترئی تیکی جہالی کو دیاں تھی

تہار کی کا سوراخ ماہی خازنی

فقیروں کا ہی یہ بازار ہم کار تھی

بجھی اسی نالہ دل فاطمہ سالار تھی

عجب کار سی میں ناحی نہیں کاجھی

قوڑو کو دکھایا وہم ہیا سمجھی

پھر ی آپنی عدونسی عجب تھی

توئی حال مشکل ہی تو ہی باکشت

ہماری ست گئی چوٹی خالی

سیاہی ہی کا غدی طہی سی چھنا

نخل جاتہ مضمون کا مکی چھلی کا چھٹ

ہماری سر ہر کچھ کچھ کچھ

بہار عمر آخر ہوئی کوئی نہ گل ہو

بہلی گبوریکو اک چاکل ہلی انسا

نکا لابل قسبونی گلچہا کی ہو

اشار کیا تھا مٹی کا مغل عین

اوی تحسین سبھی پر کو کیا

ہست آسان کلا جسی شور ہی

و کا ستون کا ذخیرہ ہا جنین ہم باز

زبان کلک منقار موسیقار ہی

یہ تختہ اروی ہم مرغ ہو تیار سمجھی

تج داغلو تم جامہ وار سمجھی تھی

کی تختی کو ہم تختہ گلچہا ہی

و دوبارہ پتھر کھشی ہم تو ایک ہی رہی

اجی وہ سبب ہی نف ہم غلچہا

سطح حکم ہی ہم کیا کریں چار ہی

مری ران میں تم ہی معنی شہار ہی

اولیہ جانا تہا عجب و نسی تو بان بانی

یہاں اب جسکا جی اسی ہاںڈ لنگا ^{مضمون}

قافلہ سمجھ کر ہاتھ سینہ پر ڈرا

خدا فی رحم مضمون پر کیا بعینہ خوش

کوسی بدلا ہی لیو یگا جب تک عبرا

جو ہم سوتی تری یوار کی سیاہین ^{مطلب تھا}

نرائی شرکی چہ نہیں جانی دُعا

دلی باتو نسجی ہم لب تکرار سمجھتے

ترا مضمون کیسوم تو شیر مار سمجھتے

ہنایت ہو سکیا ہی تھی منجھائی

کہ زاہد کو معاذ اللہ بادہ خوار سمجھتے

رقیب روسیہ جیٹا ہم فی انار سمجھتے

ہم اس کو ٹھیکار خندہ بدیدار سمجھتے

یہاں ہی گفتگو سو دیکھی ہم دربار سمجھتے

دوب سی مغل عشاق میں گدز بھی

بنائیں موتیا کا پہول تیری انگو

مثال مرو ملک چشم دل میں گدز بھی

یہ جہین ہی تری مسواک نیشکر بھی

ہماری اینکا لازم ہی او کو مستقبلاً

مقام شکوہ نہیں شاہ حسن غیور

مقام شہرین کیا ہمسی خانہ کی

اطاعت آپ بن کرنی نہ کریں کی

اب دس سی صلح یہ کبھی جنگی

کسی مہینی کی نوچند خالی جانی

نغان کوچ کا چہا لایا پاؤ لگا

دورنگی خوب نہیں ایک سو رہن صبا

بسیار آج یہین کبھی ہوتی ہی شام

مسح نگیں قاصد بھی جلایا ہے

ہمیں کسی قاصد خوشخو ذرا خبر کیے

یہ دستخط ہوئی اب او کا رفع

سنبھلے روکنی قصی کو وہ گذر کیے

جہا نہیں ہوم ہی چوائی اگر کبھی

صلح ہم تو نیدی کہی مگر کیے

کہ ہر باز چہڑائی اور نظر کیے

مقام منزل عشاق سی سفر کیے

اور ہر لگائی سُل کو یا اور کیے

شالِ حفت ہما غا نہیں سیر کیے

مرا وہ پایا ہی حسان عمر کیے

نہیں ہر اہل

چو شبکو بیهوشی و نیکو تو خمر کنی	چو بین لایحی صبح و شام نالایحی
همچو تاکیان است اسرار کجی	پس بکا جمعی صندوق خاک کافی
و درین هی یاد قیاس کجا خدای	جفائین آج بین اگر وز بگذرنی
تو آب و وره همتا بکو ستر کجی	هماری بکو نشستی بکا گرچه شیر شای
خدا کی و سطلی است و بی اثر کجی	بزار خمر محرومانه مویان

[Redacted text block]

[Redacted text block]

کلی سی لکب آواکی پیاری مری تهراری بکار کیا
 کبانکی مٹی پہاڑ کیسا بتا و صاحب و آثر کیا
 ہماری شکونکی اگی دریا جو دیکھو تو ہی و ایک قطار
 کبانکا جنگل کبانکا صحرا بین خبر کیا پہاڑ کیا

و کھائیں لفت فی اسی راہیں میں یہ پاؤں فلک میں

کچھ ہیں ایسے ہماری آئین بنائیں کیا تمسی تار کیا

ہزار جام و ایام جو نکلے ہر ایک گلچین باغ جہو کی

و ہمسی ہجرت کے داغ جہو کی جگر کی سوزش میں بہا کیا

تہا رہی چو کہشت پہ ہی یہ زانو کر و نگار خیر رہیں جاؤ

او کہی سڑ والوں میں اپنی باز و صنم تہا را کو اڑ کیا

ہر اکٹھی ہی شمع تہا بنا ہی روغن ہی سر کا سنا

ہو اسی ہر داغ قمقمہ ساتم کی دیکھو یہ جہاڑ کیا

اگر کسی بنا ہی ہی جاہل ہو اپنی سیکانسی سائل
تہا آخری مائل تہا رہی و سکی بجار کیا

محم کر باد صبا کر چلی بر باد بھی

جانکی خیر رہی مین تو ہوا کہا تا مین

برسی لفت نی بہلایا ہی دو عالم

وہی لفت کی سزا عہد جوانی مین

وہ نہیں کہ در اصد مہ وقت

افت سرور و ان جیسی ہو ہی

لاسا لفت کا لگایا کہین دانہ

جال مین ہنس تی مین جب ہم واپس

کسی کہنی سی نہ مین صید ہو گلشن

دفع آسب مین سوچ جن لکھو لگا

غہ حسن کسی اور کیے صبا

خاک تک جان چکی کو حسین نا شاہ

صدقہ کر کر کی رہا کرتی مین صبا

خود فراموش مین اتھری مایا

مارا کرتی تھی رُکین مین لہی

قیس ہی جاتا تھا مشق مین

ہتک مین بند کیا کس صبا

کیا اور اتی مین سی ش مین صبا

چہلین کیا کرتی مین پھر کانی مین

تا کہ کہتی مین ہر اک ہفتی مین صبا

دیکھی دیتی مین جلاتی مین براؤ

یاد ہی سورہ یوسف کی ہی

نیری خنجر کی گلی لگتا ہوں میں

بھی پہل باغ جہانگیر نہ ملا

محفل غیر میں رتبہ دربار ہ جا

و لکی تاثیر نی بخود کیا مکتب میں

نہ او جاڑوں ل ہمسایہ دراجم کرو

جھک کی چلتا ہوں امان چمن سی

بیربان تہا ہی سمجھا یا بہت پر نہ

وہ میں ہی ہوں کہ ترا جور و م

جیسی ہی جوش جنون مستی سی

یاد کرتی ہیں بڑی دیر سی جلاؤ

سرو کی صدقہ میں کر دیجی آزاد

دست آور ہو کر دیجی اک صا

سبق عشق پڑھانی لگی استاد

ہفت ایام ہی کرنی ہی آباد بھی

سید ہا کرتی نہیں گلزار میں شمشاد

ادیکھو بر باد کر یگا دل ناشاد

کرم نہ جان اور ونشی اسی ستم یاد

اگل لالہ ہی نظر آتا ہی اک داد

پہنچ پی پی کی ملی نعمت دنیا آخر

خانہ عشق سیاب کیجی آزاد ہے

یکشور و ده که ایام بهار آید

رتبه افلاک سی من اینا زیاده

چشمه تپه تپه سی کوگی تو کریگی رسوا

شکین سی سی ل کو تو ذرا قوت

مصرع غیر کو سب زنون فی چندنا

رنگ فق هوتا سی چنگار چن کی

انی دو آنی دو کھر او کھائی کو

بزم غبار من هر گرنه رسا ہوگی

مصرع پرستہ کو اگر صید کن

گل پیاده نظراتی من سوار

اوسکی قدمون تک اگر ایسا غنا

اوی دلی نظراتی سی کہا تارا

اہی شربت مین بنا تا ہون رانا

حم سک کہا نیکو جنگل مین چا را

محبتی جی چھو تا تو انا رہا

باغسی مین ثلونا و ہزارا

بہاک جا عامل دل اب گنوارا

کیا جیبت کی نو کو پتہ شکارا

تیز کر لون میں گر کر اسی سبقت

ملکت کی صورت نظر آتی ہے

فوج پر فوج چلی آتی ہی گلزار و

ہڈیاں رہنوں اور ہنسی بہانسی

نیدہسی ہنسی دیکھ آواز کو

کات دین کی صرخی کا گلابی خود

واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان

کیمیا جاکلی لی لون اسی ایمان

یا خد میری کلی تک پہنچ دہارا

میری مٹی کی بنانی کو کہہ سارا

بہاگتی بہاگتی گہوڑوں کی سوار

ابتو میخانہ کی سب سے پہلے

چونکتی ابتو کہ بالائی فرار ہے

شیشی سپر پرسی تو مندیلا و تارا

مراجا نا تھا کہ میخانہ میں بار

کسین اختر کی طرف گرد و غبار

سکرا باغ میں اسی گل خندان

میں عاشق ہوں می م کا دل جا

مصرغ غیر سی ہرگز بھی کچھ کام نہیں

در دغم رنج و الم طیش و تیش عشق

آنکھ پوڑ کا جو آنسو نطفہ آبا محکو

اوسن زیاد کی سائی سی بچا محکو

غل مچا تا ہون بڑی یرسی یرسی زینا

بید ہرک مجمع عیار میں گھس جانا

بہتر یا ہو گئی لفت تری ساری غنہ

سُرگرا گئی خجلیتِ زمین پر تیری

پہلی تاریخ سی شناویم غوشی

بی مزہ ہو گئی سُر شک سی جان

پر کا ویتا ہون حشت میں نراؤ

مائل گوشتِ سگ نگی نہ دندان

اج خاطر میری کر سینی میں بھان

کھلکی ر ومانہ کہیں ایدل پنہان

پہونک سینا نہ بھی ایدل سوزا

سلسلہ محسی بھی رکھنا گوی زند

پہنش نو کا فروغ میں سید سلمان

کیون بچا ہون تجھی اٹی کھنچا ہر

قد کشی باغ میں کر اس گلستان

چودہ موینات ہی تل اسی تابا

چوشتا وہ اگر لعل بدشان

شعری کی کسی ہین قاف میں بان

کل لاله کند کھا داغ جگر برستی

شاعری و مرئی نیت خدا شاہد

سر مهر بسی جو وہ ہنوشہ کہی چو

نقشِ جت تحت پہی بیتہ لکھتا

کل مقصود سی جہن لیان بہر لو

فوج و طبل و علم و تاج و گدغن حاضر

کیا محل جاتا ہی اس سنہ کل پر

تاج ہد ہد کامری ستر مزید ہو جائے

حیف صدیف اولت کر ہی چو

کشتی ل کو پچا و نکا کہاں طوفان

خون لکی جو لکی ہند سی دیکھیں

باغبان کتا ہی کیون جھنستان

میں تو اٹھنی ن گدہ میں وہ سندان

اولی بن جاتی ہیں اید و ستودندان

اب فقیرانہ نظر آتی ہیں سامان

پہو لو نسی باغ میں بہر و بھو اماں

مجسی آرزو ہوا سی شدہ شامان

پاؤن پھیلانی لکی باغ میں اماں

استو ملقیس بنا مجکو سلیمان

کیا ہوا کیا ہوا اسی عاشق نالاک

غرق کر نیکی مجھی دیدہ گریان

ایک لکین کہتے یہ میں پنجہ مر جان

فصل گل آبی بی چمن جنون جدی	ابتو سلو آبی دهن کی بیان
مجموع رسوا کرد و عاقلو نمکی محفل	بال کهلوا و نه اکی کل پچان
شاید آنکلی کوئی غیر بھری محفل	تیز تویہ نہ ہوا ی خنجر مرگان
پھر سنا خوش لہجہ ذرا اپنی غزل	پھر چمک پھر چمک ی بستان

بجسی لغت ہے بھی امی مری مھر و قمر

تیرا ثامنہ نہیں دنیا میں بخندان

اسم لفظ کات مفہوم ملے

ایسا نہو کہ باتوں ہی باتوں میں تال	یار کہین بہن ہی ہنہ کا گال
زیر کیا ہی جان تک ہی نہیں کرنا غزل	عاشق سی مانگو نہیں تو کلبا نکال
دیو و نمکی ہو پر کو محبت تو خاک	معتوق خدی تو کوئی خوش حال

دنیای بی درمین هتایان	مصطفیٰ کبریٰ پادشاه
زخار باغ من جسد هو نگاریا	کیا هو جو مار گردن عاشق من
بنده بنای من هر من یک یک	احقر خدای پاک جو ملک و



دستار فقیرانه که تاج سی افروز	راه به ضحانه معراج سی افروز
کیا چایان لاجم بر کسایان	ییز جانانه درج سی افروز
ایسی بی حکومت ایسی بی عباد	یه شاه فقیرانه محتاج سی افروز
چلتی هو پرستانین یان بن	اب حسن نمانه پهر آج سی افروز
کیا غم بی چلک جانی ساغورالیا	وه تا کنایه ایمانه آماج سی افروز

پهر بوی فنون دولت خیریه عادی

۸۵۸
یہ فقرہ پندرہ اک راج سی افون

نئی در کہول دینا ہی اگر بند کرنا

شعار خاکساری ریدہ چند کرنا

لشکر تیار اطویو کو بند کرنا

مراہر تل تہارشی لغو پر سپند کرنا

چلتا ہی قلم جسطح ہٹ فز کرنا

دول کرنا ہی جوا چاہا سادہ مند کرنا

ہمارے دیو کو میں دیکھ پر بند کرنا

جو دنیا میں کسی محتاج کو خرشد کرنا

وہ اتو جالیان دیوانک کی بند کرنا

مراہر کہول دینا ہی نئی در بند کرنا

نکیر آدمی کو خاک کا پیوند کرنا

نہ تو تاجانی میں بسل سنا کجی صا

عجب بل ہی عجب سہ ہی عجب ہی

سیا بخی میں صفت کتب کے اک کسٹری

سلامت ہی ہر ایک راہنہ مری پاؤ

ہمارے ج کا طار بہلا کیا مائتہ

خدا کی کہی کرنا نہیں لایسی شمع کا

اسی مگر کی جالی سی لگاوت کر نہیں

حوالہ کر بھی بجاؤں یوں پنا زندا	عبث کا فرم سی زنجیر کو پابند کرتا
ہزاروں گلیاں میں طلب ایک سیکی	وہ تجھی کرنا ہوں کہ حاجت مند کرتا
نہ چشم مروت کہ ہم رسوا ہوں	نہ کہولی انگہ غیر و نہیں اول بند کرتا
لگتا ہوں نہال اس طرح مضبوط	کہ جیسی فی چہا خاندان پویند کرتا
ابھی جو دین وحشت دین ہوں	گریبان پہاڑ ڈالی کا عبث پویند کرتا
چکھا دوں گا طیبہ کو ابھی شیرینی	وہ نازک داغ کو ہی صوبت کرتا
وہ عاؤت و غیرہ کی جو سیکھیں	کہا مانو نہ جاؤ تملو خسر بند کرتا

اکیا تجھ پہ پناہی ہی تو	اسی پر یاد آئی ہے ہی تو
رو کی کہستان ہوں میرے ساتھ	نہ برا مانو ہنسے ہی تو

۶۰
ایسی اور سے کروں گے غرق

کون اکو سیاہ کہتا ہے

ماری چلے اب کوئی بندوب

بجود ہی تو ہے عین اپنا بنا

ہی کیا کام اور فضول سے

یہ پیچھے مجھے عنایت ہو

بند قتل حین ہم سمجھے

شک و یوان کہا کر وہند

کوئی کہتا ہی پگڑی سیّد

غیر چہ ہوتا انگہ پر ہروم

دل اکاؤ نکالوں کی ہی تہ

واہ ہر انگہ شہرتی ہی تہ

اکھل گئے باغ میں کلی ہی تہ

ست پھرتی میں میکشی ہی تہ

دستان اپنی عشق کی ہی تہ

نہ پڑی ہاتھ لہلی ہی تہ

اکسین جائے لعنت ہی تہ

ہمنی دیکھ ہی فارسی ہی تہ

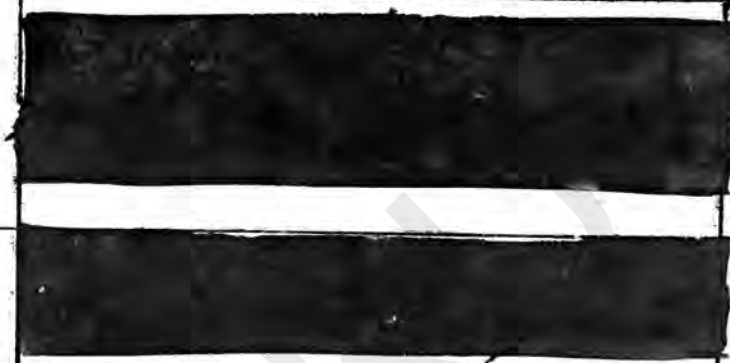
شرطہ تاہون لٹ پٹی ہی تہ

مار اجا نکاس کشی تو ہی

کون کہتا ہی اسکو اغویا را
ہو تھو پکے شب بسی ہی تو ہے

جہان چہا و مان برا ہی ہی

اختر زار میکشے ہی تو ہے



دہن کی وصف میں کلی گلابی کیجے

یہ کیسی باتیں ہیں صاحب حساب کیجے

بڑا پی میں نہ لڑائی شباب سنی کیجے

تو عقیدہ منغان ہی شرابی کیجے

تو عہد ہی ملکی دورنگی حفا سنی کیجے

مہماری داوطلب اقباب کیجے

زبان بند کر دین ایک لاکھ تین

وہ فصل اوٹھی اور وقت اوٹھا سو گیا

اگر ملی مر اس شارب خانہ میں

جو لال ماتہ ہون گلہ حسن میں اونکے

ترامبا حہ اب بد و ہو بل سی
 یہ جہا ہے چوڑی بق بق مجکو نظر
 لگام ہاتھ میں ہی شہسوار ہے
 ہمارے دل کو جلا کر نمک چھرتی ہو
 وہ برق ہیں رولانی ہیں بانغ عالم

ترا مقابلہ ہی ماہتاب سی
 یہ گفتگو نہ سہی اب کتاب کیجے
 جو حلقہ پاؤ نکا ہی و کا بسنی
 ستم کی گرمیاں صاحب کیا بسنی
 ہمارا شکوہ کر یہ سحاب بسنی

ہیں ہی مثل کہیں لکھنؤ میں ای خیر
 غزل کی داوطلب شیخ و شتاب سی

اس جلسی کا جوابی ہی وہ ماہ سلیمان تھا

آغاز یہ حسن جوابی ہر ایک پری دیوانے

یہ بت میرا لاثانی ہی اسپر کرم رہا ہے

ساری عالم کا یہ جانی ہی ہر ایک سی دیوانی ہے

کیا چھرا بہولا بہولا ہی نگہوین شربت گہولا ہے

لوسینہ ہی کہولا ہی یہ کیفیتِ جدانی ہے

کیسریا سبکے جوڑی ہن او نا چکی تفت توڑا ہے

بالو نکورخ پر چوڑی ہن ہر ایک حسین افشا ہے

الفست منہ کو موڑ نیکی جب سکا سچا چوڑا ہے

دروازہ سی سپر ہوڑ نیکی ابٹان چکی نادانی ہے

اعجاز نمائی تہی یہ کہنچا ہی غیر نکبہ ہی

مرنی ہن اولٹی عاشق سب کیسی حیرانی ہے

وہ چنہ ہر اک کا جو بن ہی ہستاب سا چھروشن ہے

۸۶۲
خانوں اک کا دامن ہی صد شمع نورانی ہے

دل جب سی سیہ تیرا یاد کی مہا ہونچا

کہا یا تو تخت جگر کہا یا جام اشک کا مجھ کو پانی ہے

جیسی مجھی تجھے افیت ہے کس جوش کی اوپر حوش ہے

پوشاک سی مجھ کو نفرت ہے میرا جامہ عریانی ہے

غیر و نکو گھر میں بلاتی ہو ایک ایک کو لے جاتی ہے

رہ رہ کی ہم کو جلاتی ہو صحبت کیا ہمانی ہے

دل پہونک یا گرمی ہی کی تیر سی اوٹھیا منہ نہ کہے

افت کی گہاٹ اوٹھانہ رکھی ٹھنڈا یہ کیسا پانی ہے

کیا وصف کروں اس صحبت کا عالم ہی عشق و شریک

کو قصد ہی موز و نیت کا پر دل کو خود حیرانی ہے

دیکھو بہت ترپاؤ بھی چھ رہا ہی دکھلاؤ بھی

تم اگر دیکھو تو جاؤ بھی تصویر ہون یہ حیرانی

صاحب یہ بے رہی ہی بی ڈسٹ فی مین گلچ ہو لیکا

اسی کلک سنبھال تو اپنی لبس جان ہی کی ہلکا

مشتاق یہ بھی قدرت سی لو نہیں لٹ چاہیے

گنگھی کو نہ پھینکو نرس سے صاحب کامل سلجھائی

اکدل کا دکھانا کیا کم تھی جو سوہاؤیم
خیر تجھ پر کیا عالم کچھ بھی خوش فانی

نوشتہ مھر حلاشبہ کی برات آپ

فکر تو کیجئے صاحب دوت

مھر خور دہ کہ وہ چاندنی رات

کینچ لینگلی تسلیم کا بکشان کاغذ

روکئی روکئی بڑھ چلتی رہے

ہاتھ پائی نہ ہے وصل کی شب

اب چھوڑ گیا کوئی قافہ اس عین

عطر کی بولیں سب مان کر نکال

دبو کی دلو اسی شیریں نہیں

خس سے باقی ہرین گی نہ جس

روکئی سجدہ کر وائی ان

ہمتو پید رہی نہوتی مگر ہی

تیری سجدے نہ خالی رہی میری

خاک

جب محمد ساجی گذر تو دنیا ہی

گالی ہی گالی نکلتی ہی بات

پہلو سگرتی ہاتھوں کی بات

اب طبیعت ہی پی سیر لغات

بوی گلزار پری بھر حیات

کہاں ہی کہاں مصری ہنات

چوگر می ہوئی وہ لہت کی کوئی

بر زبان لعن پی لات و منات

روح و لدا وہ یہاں برات

روح بستن پی صوم صلات

پیشی دنی کہ وہ لیل و فات

کونی کونی نہ پھر او بھی میدن
اپنا چہ بہ نکالو کہ قنات آہ

اب تو معشوقہ حافظ کو بلا اسی اختر

چہپ نہ تو اوس سی کہ و شاخ بنا اپنی

[Redacted text]

[Redacted text]

یہ متن بیان نکالا ہے

واعِ دل موتیوں نکالا ہے

ایک مضمون اک رسالہ

عاشق منہ کا کیا نوالا ہے

اپنی سید ما واؤ ڈالا ہے

زیب و زینت سے ہلکوا کیا مطلب

ہمتو شاعرین فوج سنی کیا کام

اشک سے ماہتہ دہو و غم کیا

تجہی پھر منہ کہا ونگا امیشا سلاستے

تو امی یا عبث غوطی لگا تاہی سی دلیں

وہ یسا کون ہی نیامین ملتا نہیں مجھ کو

ہزاروں ل کی واٹ عاتین دیکھتی ہیں

کیا کر جو وہل کر تو کیا کرا سی عالم

میں لسانا تو ان یوں تا رکڑی میں لگا ہوں

بس چل خمدی ہوئی چکی یہ جنگ ستا

تجہ ہی نہایت طیبو کیا کروں میں

مجھی معلوم ہی پوری ہو تم یہ کہتی ہو

اکہی سی شیشو سی مقابل ہو نہیں سکتا

بسا ونگا ابھی تہی رہی نہ سلاستے

پہنسا لیکاری مچلی مرالا سلاستے

تجہی ہی ہوندا لا ونگا اگر غنقا سلاستے

تجہ کچھ نہیں لی وارثہ مرا سلاستے

بڑی سوئی ہو نیکی اگر پر د سلاستے

مری شوہی چہ چٹنگی گرجا لا سلاستے

بھر گیا تو پتہ تجھ کو وہ متوالا سلاستے

مری سنی میں ان اندھی غم چھا سلاستے

مری کی قسم دل بھی دیکھا سلاستے

برابر عرش ہو میں مرالا سلاستے

دل جان جگر ایمان و عقل و شوق
بتا کر شوق تری کیا کیا سلا

[REDACTED]

[REDACTED]

بتو جگر نظر آتا ہی چمن بول گئی
سلسلہ جیشی جیشی اس زندا
عشق کی آہ میں ہم راہ وطن بول گئے
نئی صد نکو سیرن کہن بھول گئے
وادی ہجر کو کیوں آغ و غن بول گئے
ہمیکہ کہن رتی ہن اپنی چلن بول گئے
چاندنی رات ہی ہم چاند گن بول گئے
رخ تراد یکہ کی ہم لطف چن بول گئے
فکر شعار میں ہم لطف سخن بول گئے
حشر کی آن کہیں کی کہ گن بول گئے

بیلین دام محبت میں ہنسین اگر
پستی ہو میں غیب و نکو کہا لڑی شاہ
خط سی چھریہ نظر جا پر صدقہ
عارضوں سے مستجاب کی قلمی بولی
بات کرنا نہیں آتا ہی تری مغلین
یسی تنگی تیری عشق میں سن اپنی ہ

تسبیح کہل سکی تو اکی کر تم تعریف

ہمتو ای شاعر و مضمون پہن

مینی بتلا دیا گھر لہفت گلویان کا

آسیا ناجو کہین مرغ چین ل گئی

تو اقرار کہاں بات ہی پوچھ

یاد کب کرتی ہیں عجب شکن پہن

مصرع ناخ مرحوم بجا ہی ختر

اپنی مداح کو یا شاہ رشید گئی

[Redacted text block]

[Redacted text block]

او ونسی ہو چکی ہو جو لفت پسند

ٹوٹی ہوئی گلاب کی رنگت پسند

مجلو خ حبیب تفریح کیون نہو

بلبل کو یا تمن کی نزاکت پسند

مفتوح بی مشقت عاشق کہاں نصیب

پروردگار رکب کو اطاعت پسند

کس طرح سہل ہوں مضمون لاجواب

صاحب طبیعت اپنی وقت پسند

اکسیر حبت نکلی ہی اسکر ہون جانتا

مجلو علی کا دامن و دل پسند

یہ نطق کیا برا کمال کو مری

ہم مشربونین کرنی ہیں ندائے

معشوق تیری ہی کلیسیا کا

اللہ جانتا ہی فدا جانوں لٹی

میشی جو کوئی پھر نہ لگی گاتا

ہر جمعہ میں صلوٰۃ کا ملتا ہی اک

سوئی تو ساتھ سویا جو جاگی تو

شوق طیفہ بڑھ گئی جون عمل کیا

اللہ سی ہی عشق نبی جسکی میں گواہ

مذہب میری ذرا سن تو سنبھل

لاکھوں تیری ہی میں سوال خدا

غیر مکی آپکو جو حمایت پسند

ہمکو تو عاشقانہ طبیعت پسند

شاہد ہی تو کہ تیرے شہادت

مجھکو تو ان بتوں کی شرارت پسند

یہ بویا ہمارا فلاکت پسند

واحد کی عاشقی میں جماعت پسند

ہمکو تو اپنی دل کی محبت پسند

معبود کو ہماری عبادت پسند

دیکھی کسینے وہ صورت پسند

احمد کا امتی ہوں ملاحظت پسند

احمد کی ہمکو دل سی نبوت پسند

غیر زمین بی سبب بلویا وادہ

بی پروہ عاشقی میں ہر طرح کا

بوسے کی طرح ہم ہی اگر رک گئی

انی کہان سی لک گئی کس کا مین

برباد ہو کر کی وہ آباد ہو گئی

اک بوسے کی طلب میں خفا ہو گئی

دل تیرا ہی حیثیت پسند

جس میں سقف ہو و عمارت

اللہ کو زبان کی لگنت پسند

دنیا اسی کا نام ہی رحمت پسند

و عیش میں مین ہن ہن ہو مصیبت

انسان کی خدا کو سخاوت پسند

جو شعر تری اس میں وہ حضرت پسند

اختر غزل مہاری فصاحت پسند

سہو مشاطہ سی نوشاہ کو غم

فرط شادی سی مرئی کو لہر یاد

چوتے لگا و مراد دل دینا

جب تلک تیہیں غم نہیں تو چاہی

ہم تصویر مر کر ہی نہ ہو لنگی کہی

پائی ل میں جو کوئی ابلہ دیکھا

وہین کہ اب فکر میں سپاؤ

مانگا کرتی ہیں آہ کی نقارہ

بعد برسوں کی وہ ہو لی تسمیہ

شاہی غم کا جو ہی سا بہہ میں نیا

ہمسی ہی دینا کرتا ہی لہجہ

اچھی رچ میں دیکھی تو پری یاد

و استون کی لڑیوں کا آیا جو تصور

اب بھی ساکنِ حلیمِ عدم یاد

کہ اجی شکر ہی محفل میں ہم یاد

کستی من کوہین کہتے و صنم یاد

می فروشون کی بھی دید غم یاد

تیری با لی جوہین ای بحرِ کرم یاد

صفِ مژگان کوئی طبل و علم یاد

شکر صد شکر کہ اب لطفِ کرم یاد

بھی ہی عیش و الم و نون ہم یاد

قیس کو ہی سبق عشق تو کم یاد

عدا دیکھا تو ہمیں اہلِ تسمیہ یاد

جوہری مجھ کو دین وقتِ رقم یاد

ما تہو نشی اپنی زمین پر کیا اپنا تو

دام میں آئی چکی تھیں وہ فرسوس

اعتبار اونکا نہیں تو کمر جاتی

کیا اپنی دم ہوئی چلا جو دیا غم

روز فردا کا ہی احوال سما

پیش قاضی جو یہ جھگڑا ہوا تو نام

جب سلم ما تہہ میں آیا تو ہوا میں

بال کہولی سی یہ ثابت پھنسا گیا

اب تو قرار تعدی بزبان کرتا

رحم آہی جوانی پہ تری ہی ت

کسی محبوب کے گرفتار قدم یاد ہو

یاد بدلی ہی اونہیں قول و قسم یاد

چہلا بدلا تو وہیں قول و قسم یاد

قول ماری تو وہیں قول و قسم یاد

کہتے اب اگو قول و قسم یاد

ابنی جان پہ جب قول و قسم یاد

کعبہ لکھا تو وہیں قول و قسم یاد

اب کٹائی تھی ہی کی قسم یاد

اسی بڑی چیزا وٹھا قول و قسم یاد

قسم کرم نہ کہا قول و قسم یاد

اب بھولیں گی وہ انداز تعد و خفا

اختر زار کو اب او کی ستم یاد ہوئے

کون لیجای مجھی میرا تو رہبر بندے	پھر قصور راہ کا سینی کی اندر بندے
دل نہیں ہی میری سنی میں کو تر بندے	ہنسکی و شوقین کو کہتا صا د کہنا
کاشن معنی میں سی اک گل تر بندے	شاخ خنسل شعری سلو سمجھ کر بندے
رک ہماری کھل چکی اور تیرا شمر بندے	ہوش بھوکا چکا فضا و تو بہوش بندے
پا پر بندہ باغچن سسر صنوبر بندے	سر کھلی دیکھا ہی جیسی صحن کا بندے
چادہ میں بوسف کی بدلی اینچو تر بندے	اسی غیر و بجز کنگا کی وہ نہ بندے
طائر مضمون مری اشعار میں پر بندے	دم فکر صاف سی جو چاہی کر لے کر بندے
اکی بر و گشتی میں روح لاغر بندے	ماتوا فی فی بھی نظر و نشی کر بندے
دل مرہر جاتی ہی صاحب کشتن بندے	عید ششی کجی کیوں کہولتی میں چار بندے

عاشقِ کُبریٰ مینِ قتل کی ششاق

خوش غلافی کہ ہی ہی آج خنجر بند

انقلابِ ہری کیا قلب کی حالت

مین ہر باہر تر پتا ہون اندر بند

روشنی ہی سکی باتوین تعجب ہی

کیا کھسی زہرہ حسین کی لمین



کہتی نسی محبت کے پُرانوں سے

کہتی نسی سفلت کہی جوانوں سے

تہاری گوشہ ابروئی ل نہیں چٹتا

وہ تیرے کھلتا نہیں کمانوں سے

خدا کی واسطی اوڑجا یہاں ہی بلبل

صدائی لہ نکلتی ہی ان ترانوں سے

یہ زور پنجہ دکھاتا ہی شاہ بہارِ حکر

قضا ہی بہاگتی ہی مہنی توانوں سے

خدیجہ پائی نہ اوپر کہ دل اور تما

تہاری کمریسی اوڑا ہون بہا

ہمارے مہنی ہوتا نہیں تہا مہنہ

تنگ آپا دوی عاتی ہی نشانوں سے

اوارو گیارہ بلبل کو میں دشمن بن

خسرو کچھ پس دے تو قدر کجی گا

کسی کی سلسلہ زلف سی ہائی

مشقونسی یہ حاصل ہوا کہ لفت

جہان قیہ بہت میں مانچ یاری

خدا کی وسطی سے اڑھا دے پلو

صدائی نالہ غم سی خموش ہوا

نہ بحث کجی گلشن میں ہم زبانو

بتک اگتی زندگی تو اپنی جانو

سیر آج نکلے میں قید خانو

ہزار شکر لکین محبتیں بھکانو

ڈرائیہ کجی بس گل میں گلہ بانو

ہماری تیغین اوگلتی ہیں امیانو

خدر کر نیکی مغنی بھی پئی تانو

یہ بات چہ نہیں بول لگی کجی

یہ تہاٹ شاہو نسو سیاہی

یہ بات چہ نہیں بول لگی کجی

یہ تہاٹ شاہو نسو سیاہی

یہ بات چہ نہیں بول لگی کجی

یہ تہاٹ شاہو نسو سیاہی

گر نه باند هستی و لبین براتی آتی ہی
جو غیر رہی این صحبت میں فوسا
ہماری عشق کی تو دہوم رہی تاین
وہ ابرامی بکلی بہت چمکتی ہی
ہماری موجی یا ہکو اپنا کر کہتی
ہماری عشق کو کیونکر ہٹا میں ہم
یہ در و سر کہ گلزار اسکو رنگوا
خدا فی ہکو دکھایا ہی نور جانا
شروع حسن میں پہچانیں تزل عشق

ہر بات اپکو کرنی ہو وہ ہی
نظر غریب و لونیر کہی کہتی
ہماری حسن کا چرچا گل گل کیجے
شراب خانی میں اب چمکی میکشی
جو حسن میں صاحب تو عشق ہی
گفتہ ہو لکو کیونکر بند ہی
بس آج رنگ و پٹی کا صندلی
عروج محسوس ہی آج ہمسری
یہ چال بہاری ہی خیر سگری

و نکو تائیس بر جان غضب

سر مهر سی جایا نکر و رفتن

عطر جواون بتا می می قاص

گیر لانا ہی مرا ابر مزه سستی

لطیف تن زراکت سی که لار بتا

شفقت یار کی طالب بین

دور سی دیکه کی هم مائنه ملاکر

رات هم بول گئی دکی که بی قلمی

در و گشتی بین تو قاضی سی

هم بین رنگ بین فرق

وصل بین عبر کی لذت

و و او ل عشاق سی شب

مشتعل دل میں ہی غصبت

کا کلو کی لسی کنکسی ہی طلب

لا کہا جمنی سی اگر سوز

بی کلی ہی ل عاشق میں عجب

کہ وہ اب تی ہی اب تی ہی اب تی

مهر بانی دل غیار پہ جب

روشنی عارضو کی رشک طلب

نذر و لوائی و هبت عنبت

روح قالب میں فقط بھر دے

تلخ ہوتی ہی زبان میں جو

یہ نہیں لوغین ہی ل لکنا نہیں اختہ
بعض راہوں کی زمین ہی تو کدنب

خبر اتنی کہی تو اسی آئی و
کہری ہیں کہاں ابرو کی سا

کہتے ہیں ل میں ہلکین تہار
وہ چھریان ہانہان ہٹان

کہہ کس طرف ہی ترا قصد
مرا خط ہی لیجا تو اسی جانی

تجی حسن کی قسین شاعری
کھروند کوئی اور جا کر بنا

نہ تو کہیں کہی کیسیا کی طرف
بگاڑی ہو ونگو اگر تو بنا

رقیب آج پھر ٹپا بنا جاتن
تجی یہ سہر کی قسم پھر تو کا

گری پن سی پو پو تو ہیں پانہار
غصہ کے اجی مویشی و ناخان

و کمانی ہی اوکی ووش مسع
یہ وہر ہما بازو و پیر میں ہما

دور اشک سی تہہ ہوں پوچھوں

تھی مٹی اب چاریا سی بنایا

شب جو ن کٹائی ہی مٹی

کٹان کیا سمسنا جائی و

زمین پر جو ہٹھول ٹھان

نہ سو تو نکو چہیرونہ تم گدا

یہ غمزی نہیں سہل منہ کی نوا

بلائی بلائی بلائی بلائی

یہ دن نافِ معشوق ہی سکوٹا

یہ تار ہی نہیں مین پیچ و نیکی کا

بہین ندیاں اب کروغین جونا

اکہون آہ سے آسمان کو اوٹھا

خطر ہونہ محشر میں ختم کی دین کو

امانت تری ہی اسی تو بچالے

قتل کا دھنگ سکھائی لگی جلاو

سبق عشق پر پائی لگی اوستا

نیرستی قی میں چھوٹوں تو تھکا ہوا ہو جائے	ماں رکھتی ہیں اک ہفتی کو صیئاد
کیا ہنسی تھی چلا جبکہ شہید و شہین	دل لگی کرنی لگا دیکھہ کی جلا
کیا مزا تھا تری شوٹن کہ ہی جان	بشبین فی تری کردیا فرماؤ
دل مرا جا لگی تہ نہ سہا کر تو	ارسی کبخت ذرا کرنی دی فرماؤ
کس سی بولوں کہ نہیں تاب بھری	حسن رفته دکھائی میں زیاد
کیا تباؤ نکا معانی کو غزل کی صبا	تو کب مٹھی کا اگر خیر ستاد

[Redacted text block]

عجلہ
[Redacted text block]

مرا صیاد کہلا دی بھی فصل بہاری	چمن میں ندو کر تی ہی ندی کی گنا
بہار باغ جھپٹا تھی اکا ایڈی پر	خزان ہی موسم پیری ہی لطف گوار
دل ایسا ناتوان ہی لطف گلشن بہار	میری موج رک گل ہی ترالفتن بہار

مرجانی عصبت مہارتی رسیا ہے	لکھو احوال کیا قصو کہنچوں اری پھر
مرضوں ہندین مری بی کی اچاری ہے	مرہ لہنی اکثر شاعون بامزہ اس
پرچی ہی پرستانہن بوچکی کہاری ہے	سلیمان تو نہ ہی تخت نازان اب اتنا
مری گلشن میں نی ساہبا جن بھی ہزاری	زر گل پر عبث بلبل خوشی لہجہ نازان
نہ چہرہ و قاتلو سکو ہمارا زخم کاری ہے	نکاہونسی کہاں کر چکی کیون دکھا
ترسی انگباسی بڑہ کر سکو شوہن بیکناری ہے	ارسی نیکی چڑیا اور کتی مین رہا

جسی سورج سمجھتی ہو و اسکا تاج زرین ہے

جسی سب چاند بھی مین وہ حشر کی عمارت ہے

بہلی چسکی جانو نکو توڑا نہ	شب وصل مین منہ کو سوڑا نہ
سر شام ز لہن سین مروڑا نہ	بلا صبح کو کوی نازل نہ ہو

گلی سے جو اغیار اگر ملے ہیں

بہت لکچھان جائیگے مسم کی نچی

اگر وڈ پیلے گل اسی بہین ہے

نہ لی لی کوئی عطرِ فتنہ سمجھ کر

مجت کے یہ دیکھہ فی وایان ہیں

ہوئی فضل اللہ سی تکلفت

نہ باقی رہی کوئی ظلم و ستم ہی

یہ پیو نہی بخت لگا ہی پُرنا

یہ جلدی یہ جلدی کہ خط جلد

میان تہنی شیر کی ہی دل ہلا

مجت کا تپھٹ بھی کب ملی گا

بڑا دل حبیب کا تہوڑا نہ

سمندِ ادا پر تو کوڑا نہ کیجے

اگر شاخ گل کو مروڑا نہ کیجے

اکہین امن تر پخوڑا نہ کیجے

بہا کر ان اکھو کو پھوڑا نہ کیجے

بڑی حسن بازار توڑا نہ کیجے

بہت کچی آپ تہوڑا نہ کیجے

نئی وصلیان آپ جوڑا نہ کیجے

یہ قاصد سی آپ اسکو کھوڑا نہ کیجے

لڑائیں ہم کو ہنہوڑا نہ کیجے

مری شیشہ دل کو پھوڑا نہ کیجے

کہان سینہ خوش بہانِ مرغِ لہفت
یہ مالا محبت کا توڑا نہ کیجے

کسی چاند سی اسکو لہفت نہیں ہی
اب اختر کو پہلو سی چھوڑا نہ کیجے

مختار علی شاہ

جد زمانی سی اوس گل کی چشمِ چو پائے
اوتار نہی گس گسین کی آنکھ میں دور
چرا تو آنکھ نہ ابرو کا ایک بوڑھے
یہ سبزہ خطِ نازک سی کیا مشابہ
شرابی طوق می سرخ اسکو پہنائے
اب آج زیب ہو مالا مر می مضامین کا
عجب غائب نش گمزار سی گلون دیکھے
انار ابرو کا پایا تو ابرو پائے
گلاب کا ٹون میں کہنچا جو تیری بو پائے
مہار صدیقی سی دنیا کی آبرو پائے
چمن میں آکھی تیر یرو بھوپائے
نئی یہ بات پی گردنِ سہو پائے
نئی یہ خیر پی گردن و گلو پائے
لہ بوئی وحدت معشوق چار سو پائے

شراز بو گیا تیر مرثہ نگاہ کی ستا^{۸۸۶} نہ رنگ دیکھا نہ اوس گل کی ہنسی بو پائے

سبارک ابر مرثہ آن پہنچا اسی ستا قیو آج تو تہ دار گفت گو پائے

ہزار جسم لگی اور ہزار داغ لگے ایک ہی سوزن پی رفو پائے

عجب طح سی می لخت دل پہنچا ہر جو ہر نہ اکہہ سی شکی وین لہو پائے

ہزار بلبلین مارین ملا جو روغن فانی یہ آب آج کی ہر رنگ و بو پائے

ملک خصال فرشتہ صفات خستہ

طبیعت آپکی دنیا میں نیک خو پائے

ساؤن میں کسی اپنی کہا نے

نہیں جاتی تہ ساری بد کہا نے

وہ پہلا دی گئی اپنی نشانی

نہ قاصد ہی نہ پیغام نہ بانی

بہت قسمیں ہی کہا میں اسی پر پڑا

جہلا و ابن گئی نظروں کے آگے

مر اول آپ ہے معشوقِ خلعت

ہزاروں صورتوں سے عشق کرتی

یہ لہریں رستہ بون سے نہ کرنا

غضب ہی وصلِ حجت میں عزم ہے

گلی سے ہی لگاؤ عزم کہلا کر

اکہلا غیر کا قصہ نہ ہوئے

کر کی سچ سے نکلا ہون میں ہے

ان آنکھوں سے کہاں ہی چشمِ مدو

نہیں رو کی اپنا سہہ تہتاو

نپا یا نقشِ پانی کھجیا گر

و دلیلی موت میں مجھوں خون گا

۸۸۴

رہی عاشق سے ایسی لہریں

مگر تھی کوئی صورتِ سجا نے

تہا رہی تو ہی دیوانی جو اپنے

کہوں کیا ہر طرح ہی جان جانے

عبث میرا لبو کرتی ہو پائے

سُلائی گی مجھی تیری کہانی

کہلا ہی مجھ پر اب رازِ نہانے

یہ زکس ہی ہی تیری سرسہ دانے

مجھی آتی نہیں صورت بنانے

اری برسوں گلی کی خاک چھانے

حکومت سے ہی بہتر سارے پائے

تیسرے میں تو ہو دس از پاری

بھی اختر غزل ہی تیسری گانی

محمد نادر شاہ علوی

فوجِ حسنِ آج اوہ سر آتی ہے

دیکھتی لہری چلا آتا ہے

تیری فرستار و کنایہ سی آج

سوختہ کشتہ ہی دیکھو چل کر

گیون سسما ہو مری آنکھوں میں

بول امی ماہِ یہہ پر دانہ ہسے

کہہ تصور تجھی اس سر کی قسم

لچھہ تیا باغِ مین مناسبے ترا

شانِ معبودِ نظر آتی ہے

زلف ہی تابہ کمر آتی ہے

قاصدِ ابو ی خبر آتی ہے

قبری بوے اگر آتی ہے

ابھی صوت تو نظر آتی ہے

چاندنی ہی تری گہر آتی ہے

وہ کمر تجکو نظر آتی ہے

بوہی غنچہ ن مین دہر آتی ہے

جان جانی میں تعب ہوتا ہے	جان بخوف ضرر آتی ہے
شکر گوئی بھی آئے کیونکہ	کیا محبت ہی کہ ورتی ہے
آئی تو میں تری محفل میں	دیکھتی بات ہی کہ آتی ہے

اختر زار کی محفل میں ہے
بات ای رشکِ قمر آتی ہے

رہت ویش کو برون ہی ہم ہوں گئے	فکر خاں کو ایک قسم ہوں گئے
نہ ملا پر نہ ملا جاوے افست کا پتا	لیا ہمیں راہِ رو ملکِ ہم ہوں گئے
یاد آتی ہیں سی بوٹہ ہوا پیاری سے	بوسہ سی نہیں کیوں اہلِ کرم ہوں گئے
دو نون تو انہیں اہلِ جان یاد رکھو	جب شی یاد ہوئی سچ و الہم ہوں گئے
جب تک شہر تہی شہر محبت ہوئے	جہاں بدلاتو وہیں قول و قسم ہوں گئے

۱۹۰
دائے دل کی برہنہ چھوٹی

ابو گھڑار کو پھین کی تم بھول گئے

غرقِ بحرِ جی ہری بالون میں

ورندان جو تری قہر بھول گئے

پیہہ میں خم ہی ضعیفوں کی بک کیا

نسی محبوب کی کیا نقش قدم بھول گئے

محوۂ سادہ دیوار کو طو با سمجھے

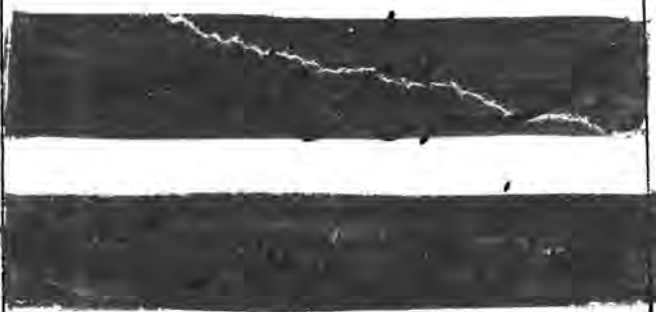
لوچہ یار میں سب باغ ارم بھول گئے

فلس بی سی یادہ ہی یہ کاشاد

داغ دل سچ کی دینار ورم بھول گئے

ہی مزا سعدی شیرازی بڑے کراختر

عشوۂ بند تو اب الٰہ محب بھول گئے



ساتھ میراؤ کی زنجیرنی آواز کے

راکسی آواز مجاتی ہی جیسی ساز کے

جانجان نظر صحنی نو کالینا چھوڑے

بس یہی اک بات اسی جان عالم ساز کے

استخوان باقی نہیں ہیں اب تو باقی صبر کے

گوشہ ابرو کو تانا ہو کی بی رخ نصیب

بل بی نیز می کی پہونچا جہان اپنا خیال

جب کہی کہنکار اوٹھا اپنی گہر میں دوہرے

اسی تم کھنکھشاک و لکو تو نہ اب اتنا دبوچ

دست قبضہ لی و میں گردن میں ہاؤاؤں

خشاک کر دیتی ہیں آنسو نالہ دل سخی

اتنی ہاتھ یار کی دیوانہ کرتیں میں میں

شہر میں بخوار جتنی تھی شکاری ہو گئے

جسمین ہی عورت بہت کچھ پیچہ شہساز کے

پیر کمان کہنچنی لگی ہوئی س قدر انداز کے

مرغ سدہ میں ہاٹاقت نہیں پرواز کے

پاسیوں نی او سکی کو جسمین میں اواز کے

مرغ مضمون نی ہی کہلائی صبح رات کے

کہل گئی جو کہنچنی تلوار حب سرباز کے

مردم آبی میں بھی رت ہی اک عجاز کے

عشوہ غمزہ بخود شیخی آئین نماز کے

جب بطمی نی بنائی اپنی صوت قائم کے

گو کہ ہندی ہی مگر ساری عجم پر فوق ہے

یہ بان اختر ہی ہاگل بسیل شیراز کے

عجب شکل شد عشق بت قال این جانے

قیامت قامت روی چو پیش گیسوی

بعینه چشم باز گشایش مثل گل بی سر

ز دولت بندان نالان بند بر بنان

بسویک یزده خگر بسجی و خجسته

به غمزه از همه بالا بچالاکی بت عسنا

ز پیش حستی آموز ساعد ما گل شو

حواصم جمع چون باشد مجموعه پریشان

چلویم گیت آن دلدار خوشتر و غارت و لها

نهران نامسلانی کندید و قاتل

شکر سخت دل خون ریز کافران سنانے

سیه بپوش جادوئی بس سالانے

گل و غم چو تاب مرغی من گلستانے

بجنگ صلح چون نادان بخت آشتی جانے

بغیاضی چو بر تر نسبت کرد و ناسانے

بمشوافت و نیا بصمت پاکد امانے

رخش چون ستر خجسته ز گل کریسانے

الحاف ایدک پچ آن کاکل پریشانے

نه ایسی نه دیومی نی پریراومی نه نسانے

عجب هه سگوید نزار و شمع ایمانے

زخوبانِ جهانِ کوچِ شمعِ روشن
نگویم کہنو شاہِ مین باشد گستا

مثالِ بلبلِ شیرازِ برِ نغمہ زان باشد

خدا یکن برای اختر خوش لہجہ سامانے

در شبِ عالمِ مفاہیلین مفاہیلین مفاہیلین

تہارِ حقِ فی مین الفت تو بکلی بیکہ پرتی ہے
ہمارِ حقِ مین لاسا لگا کر اٹکی پرتی ہے

جو بوسہ کھا تو کہنی لگا جہنمِ لکڑی کا کب
قیمتِ اکِ ان پو و کی جہ چمکی پرتی ہے

یہ منہ ورمی نکرای ترک سینہ ہی ہے
مری نظرو مین صوت گہو کی سر کی پرتی ہے

بوسنی چھی پٹ کر وٹا اسکو سلجھ کر
ہوس تھی نی لف سیہ مین لکی پرتی ہے

خضریٰ سٹو و جاوہ روی کنہہ سی تہ
ہمارِ حقِ اسطی اکر خود بیکہ پرتی ہے

اسی مین گانگی باہی مین اب پٹ بنا وٹا
تہارِ حقِ لف کی ناگن جو ہی لکی پرتی ہے

تہارِ حقِ عالمِ سو سی نسبت اوسی کیا ہے
ہیہ ج ہی تا باہی کی سر ریکہ پرتی ہے

اگر خانیشتن میں جن کو دل سیر پھر ہے

بناموں سنگت اسوہی انہر ایک بکٹ میں

سحر پورہ درسی کی دوسوہی کتنی مبارک ہے

چہ دل کو فہمی یوسف نازک بدن ہے

جلا کر پوک دیا ہی بھی سوز تپ مار

پنی کثرت بھی کہتی ہے پھی کجی قیون کو

قیون کو کہتی ہے پر چڑھا یا کجی حساب

تہا رگی ل بازو ستیون سی نمایان

کو عقیدہ صال پاک اوس مبارک عالم

ہراک دم حلقہ درسی لگی رہتی ہیں انکھیں

کو بہر آن غور تربت فرما و شری

۸۹۷

مری نظروں میں رت پاؤں پہنچتی ہے

تصویر میں مضمون یاروچ کہتے پرتی ہے

مری نظروں میں رت کی غنچ پرتی ہے

لیجا آرزو میں بہتری پکی پرتی ہے

خیالی کشتہ بون یہی مرگشہ کی پرتی ہے

کڑک جاتی ہی پھی پت جب پاکی پرتی ہے

نظر بند مری نظروں میں ہل ٹنگی پرتی ہے

چرس نظروں میں بہتری ہل ٹنگی پرتی ہے

یشاہ مباری مع کس گنہ گری پرتی ہے

مری چڑنی قسمت تہا رگی پکی پرتی ہے

کیکی مع پر خوان جان پرنگی پرتی ہے

ترا ہی سیکہ و مخانہ عالم بنا ساغر

۹۵
رخا کی چھڑی پان پٹنگی پیرتی ہے

بنا ہی تاوان نگارِ محبتِ مطرب

خیالِ ہفت نگہی نانِ سین کسکی پیرتی ہے

کرد جی کہو لکرِ نظارِ خسرا باغِ عالم کا

مباری انکہہ گندروین گھونگنی انگلی پیرتی ہے

شبِ مخمور تیرے اعلیٰ فعلاتین معنا اعلیٰ فعلین

یہہ باغبان کی برونِ ہال رہتا ہے

وگر نہ پھول کا ایک شبِ جمال رہتا ہے

گلابی جاڑی میں اونکا یہ حال رہتا ہے

خوشی چہرے خوش لال لال رہتا ہے

اونہیں سے گہنی پوستانہ برون کی طرح

اونہیں کی گال پر پناہی گال رہتا ہے

دماہی گنجِ سپنی کی زلف کا کالا

بہاری مال پہ یہہ بد مال رہتا ہے

ہر ایک عالی کسی تی کی انکہہ لڑتی ہے

تری کمر میں پینا نیکو حال رہتا ہے

لیک کی حشر سو فی کی باون کی لیجئے

ہر ایک شہرہ برہون ہی حال رہتا ہے

ہماری سر کی قسم کیا ملال رہتا ہے	بلاسی پاؤں ہی دبو آؤ منہ سی کچھ بولو
اوسے ہی گانی مین میرا خیال رہتا ہے	بھی بچی ل یہ مطرب پسر کا یاد ملے
چمن مین سرو پہ کیا احتمال رہتا ہے	بلا کشتوقد و لدا تو نہیں ہی یہ
ہمارا مصرع روشن ہلال رہتا ہے	وہ فال دیکھتی مین چاند رات کی اس مین
انہیں کی شہرون مین بو نکا کال رہتا ہے	عجب پہل ہی یہ معشوقہ کی طبیعت کا
مرصع ہجرون مین جی ٹڈ مال رہتا ہے	اوٹھا ہٹاتی ہو کیون کچی نیند صبا

شفا ہی اختر عکین کو جلد ہو جائے

علی کی درسی ہمیشہ سوال رہتا ہے

بحر مل مشن مخدوم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

موتیا کا گردن بلبل مین مالا چاہیے

جو صلی گلچین کی گلشن مین نکالا چاہیے

شک نظر نال کر کھائی ہو خصال

بجلیان ٹین فیون پرو مارو کان

پوٹ ہنی دی ان اکھو کو نہ روکائی

دیکھ کر بات میں جھولی کی کھم بھور کے

دیکھی ہالی سینہ غیب کارو روز

اچی مضمون اکی سن شکی دل جو دوا

سہی کو ہتی پر نظرانی دی ای شاہ

چشم و ابرو و کرتی جتک تو خیر تہ

بد نظر کتنی ہی تھی اسی غلب سخت جان

ای ملک سے اطلب اس ہر من کہلا دیا

گبسو شادی خیشک کیوں کر جا پلا

تجہ عیاشی کی لٹی یہ مرگ چھالا چاہیے

کان میں رخ کی سونیکا بالا چاہیے

مرد عاشق میں ہمارا زخم آلا چاہیے

جہین ہی مضمون کلائی کا ہی ٹالا چاہیے

دست چشم مار میں شر کا کھالا چاہیے

جہین ہی ٹولی تفاخر کی اوچھالا چاہیے

ہم فقیر و کنی عاری بول بالا چاہیے

ناف کا ذکر اگیا اب اسکو ٹالا چاہیے

آتش گل میں تھی پلو کو ٹالا چاہیے

اونکی ٹھنی ماری پر آہ نالا چاہیے

شاخہ ہستیانی میں کھالا چاہیے

لہرتِ بحرِ صالِ یہ کہلائی ہے

پہرے دوس فکر و دن سہرائی ہیں

مستِ خمِ یمن ہوں مجھ کو کیا ڈرِ غائبان

اوسکی چوٹی گوندہ کر پہرے کا جو بن کر ہوں

میری شکِ صبا کو امی غم نہ تو برابر با کر

ہر طرف برسات کا موسم نظر آتا ہی آہ

دور دور اون کا ہی گلِ بی بی کنجوں میں خوش

عشق کی گنجی ہماری پاس سے بینِ بطن

گر طبیعت رک گئی مضمون میں ناموسی ہے

راگنی تم ہو تمہیں زیور بہت درکار ہے

کہہ لیتی کچھ اور کچھ اور کبھی کہتی ہیں کچھ

لہر میں اک سرِ خاکی چو کیو بالا چاہئے

شب کو چوتھی ہو چکی اب اسکا چالا چاہئے

بلبلو کی پکڑیوں تک اوچھا لا چاہئے

روغنِ گلِ باون میں بلبل کی ڈالا چاہئے

بہی کی تالوں میں سوتی کا چھالا چاہئے

میری کشتِ خشک ہے ہی ایک جہاں لا چاہئے

جاڑ نہیں پر تن ایک اونکو دوش لا چاہئے

گنجِ حسنِ یار پر کیسو کا کالا چاہئے

عیب ہی تلوار پر ہرگز نہ جہاں لا چاہئے

میرے گانی کی لٹی اک راگ مالا چاہئے

ہم تو اکہر میں ہیں مضمون زالا چاہئے

آپ کو کب ہی عرض و قافیہ کی حنیج

بی کرن سو چکی ہرگز روشنی بڑی نہیں

باسان سمجھ نہیں ہی آپ کا عزت

پہر کوئی مطرب سپر اچھی طرح گالی آ

عیب جو کو عجز و منت سی کر اسی غلام

اب صفائی رات بہت سی اونی کھیتی

آپ طہی کیا یان سینچا کیرنگی باغبان

آمد و شد سانس کی فساد شل تار ہے

جمع خیاری کہہ بر گئی ہین ہم بہت

غریب سی قاتل ناز کسی مین بیہوش

صیغہ لاکھون ہی ہین جی ہمارا سیر ہے

آپ سی قاتل کو سیفی کار سالا چاہیے

عارض پر نور پر اک خط کا ہالا چاہیے

گردنی دیکر اسی دور سی نکالا چاہیے

میری بکر شعر کا ایسا اڑالا چاہیے

منہ مین مشاطہ کی سونی کا نوالا چاہیے

باریان سٹ چکی ہین دانو ڈالا چاہیے

گردن شمشاد مین موتی کا مالا چاہیے

جنس دم کی واسطی مکر کا جالا چاہیے

ان تھگو مکی واسطی کا نڈکونا چاہیے

میری خیم سا پروئی کا گالا چاہیے

اب کسی صیاد پر ہی دام ڈالا چاہیے

ای شہزادی ہزاروں کھیل کھیلی ہیں مگر
انکی چوری ملی اختر کا بالا چاہیئے

وصفت غیر منقوط

کرم الہ کا حامل ہو اہم سارا وہ	کہہ دو کلام کہ وہ دل ہو اہم سارا وہ
دل اوس نام کا حامل ہو اہم سارا وہ	صلہ ملا کہ وہ کمال ہو اہم سارا وہ

لکھا ہم سارا الم اور سال کمال کا
وہ رو لکھا کہ ہوا دیو کا ہمو اک گل کا

وصفت واسع الشفتین

اجی بیانیسی ہویا آج آئے گا	یہ نشان ہی دل زار آج آئے گا
رنگا غیری طیار آج آئے گا	یقین ہی ہو کی سی کل ما آج آئے گا

نشان کوئی شجاع و دیر جاتا ہے

چلو کہ شک کند بیان سی آتا ہے

رباعیات تصنیف معلیٰ خلد ملکہ

وینا ہو تو کچھ رافہ خدین دی ہو

امی کج کھنڈ کج کلہ سر پہ کہو

وینا میں ہو تو نام پیدا کر لو

پاجامی سی کام لی قبا سی مطلب

ولہ الحمد للہ

اشکو نمی عبت بحرین دیو ہوتا ہے

نادان ہی غم سرق سی روم

منظور خدا جو ہی وہی ہوتا ہے

تس ہی تیا وصال اب ہو کس سے حیر

ولہ الحمد للہ

اشکو نمی سنی کینی نہ کچھ اپنی گلے

بہی بھیر گئی کہی پھر نہ ملے

طنی میں ابی بن کی کچھہ وکو صلے

امی الی علم ذرا خبر دار ہو

ولہ الحمد للہ

یاد دہنی دل لگاؤ دل جاتا ہے

سوسال راتوصال تو کیا حال

وکیہو پیغام بھر ہی آتا ہے

اک آن میں سب خاک میں مل جاتا ہے

ولہ الحمد للہ

گر بج نہ تو رنج کب ہٹتا ہے

بی صدہ غم طلال کب ہٹتا ہے

طاقت دہنی ہوئی جو یاد آیار رنج

خوان غم و رنج بھر میں ہٹتا ہے

ولہ الحمد للہ

دینا ہی ہو پ آدمی سا کیا ہے

احباب ہین شرو نکا ہسا کیا ہے

چہان آئی گیا سایا ہی ہمراہ او سکے

یہ باغ جہان میں مہنی پل پایا ہے

ولہ الحمد للہ

جس کو کیا مشا سیرا تیرا

یہ لگیا خشا سیرا تیرا

فارغ تو بیہ حنائی عالم نے

پہلی سی کیا ہی کار سیرا تیرا

اشعار شرفات تصنیف علامہ

لال آنسو صفت لب میں جو ہر آنکھ
رنگ بزرگ طبیعت کا نظر آتا ہے

ولہ حند اللہ

نہایت نیک نہیں کس سی حال دل کہتے
یہ لہین آتا ہی سون جان میں چپ رہتے
نہ سہی سلی الفت اگر بنیے دم پر
جو سہی تو الم ہجر دوستان سہتے
کہی تو جو شِ محبت ہی دلوں کو لہرائے
لہی تو جہاک کی ناند نہر میں بہتے

ولہ حند اللہ

ہماری کشورِ دل پر عمل ہی لے چکا
شہِ خوبی پر سایا پڑ گیا ہی سنستان کا

ولہ حند اللہ

کتابیں جمع کر کی پہل نہ پایا ایک مضموں کا
جسی دیکھا وہ بوہتہ ہی اپنی دُرِ کمون کا

ولہ حند اللہ

یہ سونہ سوری بجی آں سوچا پسینی کی کا
پنہا یا لی کہہ چڑیا کو تہنی جال کرتی کا

ولہ حنلہ امکہ

کاشی الو نسجی میخالی من ہم جم ہو گیا
ساقیا اب نام تریشک حاتم ہو گیا

ولہ حنلہ امکہ

سوسن پایہ منی دل بیتہ کو
بڑہتی ہی پایہ جگر کی شب چین کو

ولہ حنلہ امکہ

یہ کسار تہاول اب بجای عشق
صنم خیال ترا اس پہ میر فرشتہ

ولہ حنلہ امکہ

آگ بہرک جاگتی بت ہی شہ
بہر خدا آج تو ستکین کرو

ولہ حنلہ امکہ

یہ شہری ہماری طہنجہ اگر چلے
قاتل کوین کہلاؤن اندر سی گولیاں

وله حسد اللہ

نخانی میں جال نہیں تنگ کھینچے دون دودہ کی کٹو جی قبضہ ہو ہاتھ میں

وله حسد اللہ

ساغری سی لبالب جسم خالی ہو گیا مصرع اغل سی مضمون کا ل ہو گیا

وله حسد اللہ

اخترتہ وہ سپا یا تیرا سارا ہو گیا پاؤں کا چھلار میں پر اک سارا ہو گیا

وله حسد اللہ

جبال کیا جو کہوں گیسو کو جال سنم لڑکا بال خجی جان پرو بال سنم

وله حسد اللہ

افشا کی فری کسی پیرا ڈاؤنی میں تاریک شب میں کسی جگنو کو بھاؤنی میں

وله حسد اللہ

۹۰۴
مژگانِ پی خنجر تاز و زده مارا
ای خم کمن لب بکشا باش خدا را

وله حسنہ

اک سینہ نندان کی نہ بوسہ تو کر جنگ
پہل کہاتی بن کیا یاد سربہ سیڑا کر

وله حسنہ

اگر غیہ سہیلی کہلائی گئے
ترش و نہو باغِ عالم میں تو

وله حسنہ

کبھی باؤ نہی کی سہی اوٹھایا سبے ولار و لا
الک اک بریم پہی پتی تو می صغاب خدا

وله حسنہ

بجی کو چاہتی میں ہم تھی میں گئے
یہ جاتی میں کہ ایسا بشتیاں نہو گا

وله حسنہ

لوز لب سگرین آج تو کہلو آئے
جان ہوئی ہو می بوسہ و لو آئے

وله حسد اسد ملکہ

ہم امی خستہ بیکش کنش کو دین یابہ اپ
سنبھل کچا ہنن اب دوش سر سر غبارا

وله حسد اسد ملکہ

نیرنی شامیرنی کی کلائی ہے
بہاری جان اسی شمع نی جلائی ہے
دہن قسپی ہی تی بن دست خستہ
کلائی ہیری پیری ہی کیا صفائی ہے

وله حسد اسد ملکہ

گلوری ہیج بگلا کر رہا ہی آج گلال
او گال دکی مرا گال بہر دیا تو نے

وله حسد اسد ملکہ

ایسا میں ہوں کہ بی تیر گھٹان دیکھوں
حور ہی تو نہ سنہ بی دستہ جانا دیکھوں

وله حسد اسد ملکہ

کر نام کاہن کھی باہون ایک مرتے
کہ نیکی پر عمل کرنا ہی غیار کی لکھنا

وله حنلہ اللہ

ہم کو می آتش بنو بخود ہی مانع بن
پیر لنگاری بھی آہ کی تاثیر ہے

وله حنلہ اللہ

قلعہ خجستہ بیان شاعرون میں ہی نایاب
آہ جشی عرونگویچ و تاب آتا ہے

وله حنلہ اللہ

قلعہ خوش بیان کی دہو کی میں
ہم لپٹی میں عشق چپان سے

وله حنلہ اللہ

محمد سائیر احابے ہو برق
رہی نام روشن تر تابہ شوق

وله حنلہ اللہ

نیا بلوار قتل ہی ستار ہو تبا
قبا کا دستہ لکیر جاو مان بہتیار ہو تبا

وله حنلہ اللہ

۹۰۹
بڑی عشق چنان بکشم آن زلف چنان
بزر بخیر کاکل می نهم آن آفت جان را

وله خدا ملکہ

ای جوانوں کی بہت ہنسی ہے
بار عصیان سہا رہی پشیم ہو گئی

وله خدا ملکہ

بہی پس عشق تباں جھکی نشو و نما
صرصر غمی مری بالیدگی ہوئی

مطلع

چار کی سانی کیا لطف جو ہم کیا
دل کی لہری میں ہی تانہ نہ تگا

منہ

چراغہ یاور آن طایفہ شود اسیں
بی ز ساقی کوثر مراد میسر

مطلع

ہیں مانی میں پیدا رہی پاس ہو
نسی کو بیخ میں دیکھا وہیں اوداس ہو

۹۱۰
نبرد

ترکی سودی کی اتنی بڑے گئے
بسم اپنا سارا سایہ ہو گیا

نبرد

مخلفوں میں دکی چلا ناگیا ہی پایا
اچکھو ہی حوصلہ نام نہ پیدا ہوا

مدرس

محبت مجنون مقطوع مقصود مفعلن فعلان مفعلن فعلان

آب پاک و صفا و خود کھم امروز
لاس شمع خوش چارہ کھم امروز
چہ دوستان لی راعد کھم امروز
برای شیشہ کلو راسبو کھم امروز

نسیم و باد صبا موج زن نمایان شد
ہزار شکر خدا را چمن نمایان شد

سیان کچھ بول رومی لتا ویدم
خیال خان جبین ٹیکس پارہ سا ویدم

زحرص ل ل زار باجو ویدم غبار را و سنم جان کیسا ویدم

بروز محفل غم طبع خوش نمایان شد

گلوئی ساقی من رشک ماه تابان شد

پهنشین فاعبر وایا ولی الا صبت کیهان ایندنی پیرتی ہی ہی سہی جو طر حیدر

وہ شجاعت کیهان وہ وروہ تلوار کیهان زلف سنگین کیهان ابروی خمدار کیهان

جانتی ہی جہین ہم یار وہ مین بار کیهان

خبر وناوک شرکان سچی کرتی ہی کلام بامہ مین تیغ لئی سہی ہی ہر سحر ادم

مارغیت کی غیتی ہی کغسی کلام حبیبی ایچان بوج زانی مین تمام

امی فلک ایسی مین گی بہن سروار کیهان

چو سہ سہا کی زبان سی چوم باڑہ کی آب روانی مین سیانی پوچھو

لب سوفا کی تیزی بیکان سی پوچھو ۹۱۲ قدر لادہ کی میری لجان مچھو

فوج میں ملتی ہیں دل لادہ سپہا کھان

تختی حجر و کھاتی ہی سکھان کا مزا
آدمی بنا ہی صاحب انسان کا مزا
بخسی مچھی اوکسی لب زندان کا مزا
مجھسی مچھی کوئی لب یوسف خندان کا مزا

اب تند اوکھو ماتھے نیشگی سالار کھان

دروغہم نجر و الم منہ ملی ہستی تھے
میری محفل منہ غنچہ سی کہلی سستی تھے
راقدن صبح و سا او سی گلی ہستی تھے
میری ہر کم منہ سی ملی ہستی تھے

سچ تو یہی کہ ملین کی بیٹھ فادر کھان

فاتحہ بول گئی گل کا سوت امی بلبل
عشق چچی یہ ہی طاہر ہی قلیق امی بلبل
بوستان چارچکاپا ہی درق امی بلبل
گل مہتاب کا ہی رنگ ہی فوق امی بلبل

باغبان بلبل کہ ہوں گل گلزار کھان

دل مرثوٹا ہی بزم سہا ہی سپستہ	میو حسن کنی تو نکی کیا لگیسا
فندق دست نگارین سی بزار بچو	تونی اس مرغ جہاں نہ چکیا کوئے

اب میگی بھی شیرنی گفتار کہاں

باغین سر بھی بہا نظر آئے	دوغ لالہ ہی بھی لے نظر آئے
پہول سب اک کی پرکالی نظر آئے	گل بہاب بھی کالی نظر آئے

ابو تو بول کہ سب سے غیرت گزار کہاں

دشت کو جو بول سحر کو جہاں پیارے	طاہر و ہم کیا مہنی روانا پیارے
اب تو ہم بوند چکی سارا زماں پیارے	ہم تھی جان چکی تونی سجاں پیارے

وہوٹنی جائیں تھی تیری طلبگار کہاں

جنس لکھ ہوئی طہر کا سوڈا	نرخ ہی اب سر بازار کچھ اپنا ٹوٹا
دل بیاب سی ہر ال کاوانا ٹوٹا	سر بازار کسبالی کا کلیجا ٹوٹا

۹۱۴
شتری اب وہ کہان اب وہ خیرا کہان

زنگ آلود نگہ پرتری کیا بارہ رکھون
خنجر طیش و غضب کیوں زمین و آسمان

نگنی تلوار میان صف بیجا میں ہوں
جہین تہا یہ کہ جواب اسکا میں جبر و ستم

اب کہان تیزیان اور ولب سو فار کہان

میری ہمراہ رکھ کر تہی اندر ہاں
حیف صدیف کہ اندر میں ہاں ہاں

خانی سی ہو گئی اب صوت خنجر ہاں
جنگون میں بسی جا کر یہ کیا گہر ہاں

اب مینگی مجھی ایہ دوستو غمخوار کہان

روم و شام و عرب و چین مجسم ملک تار
جسٹ و طوس و خراسان و بل شت و بجا

کابل و روس و فرنگ و حلب و مصر و بہار
چہاں والی میں نہیں باقی کوئی شہر و بار

ہند میں پانگی ہم ایسی نکھر آ کہان

گرستی جبری ہر لحظہ بچاتی ہی جہین
آب رخ شام کو ہر روز پلاتی ہی جہین

معدن و مبارز کہلاتی ہتی جنہیں ^{۹۱۵} قاعد می نیا طبعیت بتاتی ہتی جنہیں

حیف ہی دوستو اب میں وہ پرستار کہاں

جنہیں لبِ حجب ہی شگِ سیحانی مان کہہی بجرم ہوا اوسنی اک زاغِ کمان

اوپنچی کہتی ہتی صفِ فوج میں جو اپنی نشان الحذر کہتی ہتی نظرون سی پہی شیرِ پان

اب وہ میں لطف و عنایت کی نروار کہاں

سم ہوا وجود یوار کیا کرتی تھے لاکھہ سی ایک وہ تلوار کیا کرتی تھے

وہی کرتی تھی حبس لار کیا کرتی تھے ضعیف دشت پہ جوار کیا کرتی تھے

بولنی آپ وہ میں فدیہ سرکار کہاں

جانِ ثنائی کا جو رتبہ تھا اونہوں نی پایا اگر سی کپ شہادت سی ہوی ہمایا

فخر ہی فخر کہ حور وں کار سالہ پایا اگر کی گہو وں سی عجب رنگ فاجہ کایا

پر میں غم ہی میں گی یہہ دستاوار کہاں

مرد کی آبرو و فخر ہی تلواری کے تھے	وہل ہی عین جان و جہت تیار کے تھے
پر ہی آبرو اس کے تلواری کے تھے	گھوڑی گری کی جہانسی او بھاسر کے تھے

ایسی مٹی میں شیشہ و تین سپہد کہان

بخشش تجھ کو خدا راضی ہو تجھے	حاجی عقیلی میں ہی تیرا وہ چر کا ماہ
اقترب منہ ہی بیان کیا کہیں	جائی جانی جت میں اس اب اس

ہمیں دنیا میں ملی تجھی و خدا و اکبرسان

آج کل باد بیک پہ عجب جو بن ہے	جو ہوسن اری صیاد تیرا اس کے
بجلی گرنی کی لٹی باغ تراختر میں ہے	پول انکاری میں گلزار جہان گلشن

دل قفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن

ایندنی پرتی میں نازک بدن بسیل	گدشہرین ہی ایتنا ہی اگر ایتنا
-------------------------------	-------------------------------

جہتی میں لجان کھنسن ہر ۹۱۷ باغبان کرتی ہیں ہر گرجہ پر اُٹو

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو باز گلشن ہے

تاکتی پہرتی ہی صیاد بھی جھکڑی سے
لہو سناہتا یہ فریاد بھی جھکڑی سے
ہم تو کیا وہ ہم اسیاد بھی جھکڑی سے
شکری لالہ شمشاد بھی جھکڑی سے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو باز گلشن ہے

کون غمخوار تھا این غمجاں میں اسنا
روز و شب ہوتا تھا صیاد و زمان کا کسکا
اب گرفتاری سی یہ تہہ ہمتی
صبح اور شام ملا کرتا ہی آب و وانا

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو باز گلشن ہے

ہم تو عاشق ہیں رنگی سی میں نظر سے
ریخ دنیا میں جو ماہ تہہ آلی تہی نصبت سے
ایسا کہہ کر ہو کی جائیں میان سے
اری صیاد و تری جان کو صد حسرت سے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو باز گلشن ہے

خانہ باغِ قفسِ مار جو بہایا ہی ہے ^{۹۱} لب و لہجہ میری حق کا لایا ہی ہے

اوسکی نبوت کی طلیٰ لی اڑایا ہی ہے درِ دولت کو نصیبیٰ لی رکھایا ہی ہے

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

رخِ گارِ احسان بہرِ تاشا چوٹا جبیک بند ہوئی آنکھ سی دریا چوٹا

کون کہتا ہی کہ ہسی لبِ عیسا چوٹا شکر ہی قید میں ہسی نہ سیجا چوٹا

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک دینِ تہا کہ ہم تہا یہاں رہتی تھے ابرو میں کچھ تہا تہا ہم راغِ کمان تہا تھے

اوپنچی اپنی صفِ اعدا میں نشان تہا تھے اعدا سے کہ گلشن میں کہاں تہا تھے

دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ہمیں دم بازو کی سپامی سی ہوتا تھا الم بوہہ سلواتی تہا گندم پہ چو کرتی تہا کرم

ہرکلی پہل کی ہوتی تہا مجھی برہم آنکھ میں دس تہا تہا قتی تہا نام کو غم

419
دلِ قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

لبِ شمع کو تر جمی پتی ہی مایہ ناز
سنی تھی زمرہ سجانِ نشین آواز

کچھ کجنگ سی نکلاتا کہی بجہ باز
مید خانہ میں ہی مستانینِ دل کا عجا

دلِ قفس میں ہی جمی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ناز بردار جہان ناز کیا کرتی تھے
صحبتوں میں یہیں ہمار کیا کرتی تھے

اور تو کیا کہیں اعجاز کیا کرتی تھے
وہی کرتی ہی جو سراز کیا کرتی تھے

دلِ قفس میں ہی جمی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

جز نہت نہ سنا کچھ لب و دندانسی کلام
لبِ سوز کیا کرتی تھی بچان سی کلام

رات دن مہتا عاشق کئی لہ جان سی کلام
نہ تو مطلب تیا گریبان سی مان سی کلام

دلِ قفس میں ہی جمی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

مہر بانوہ عجب وقت تھا کیا گسیب
گلر خاقدِ صنوبر ترا کیوں رہا

آہستہ آہستہ کی گائیہ پیرا ۹۲ ناز و انداز نہی اور نیاسی خنصر

دل قفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یو یان چڑستی تہیں کب مہجی ہی مخلصین
یہ چلن کب تہی پرا کہوٹ مہاری
لج ادائی تو ہی دسل می و گل
فرق اتنا ہی نادان میں اہی مل میں

دل قفس میں ہی میں خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یہوٹ کر و تہا کب انکھوئی اہی کر
ملکون پر ہوتا تہا پچور ہی کر عالم
جیستہ تہا پیری مخلصین اسی قسم
تہو کرین مارتا تہا ناج میں لکھویم

دل قفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

زیب یا تہا جلا پنا کدن اسی یا
کر کی اٹھایان جاتی تہی کدن ناچار
لیا کرتی تہی و تہائی سی کتا ناگا
چلبلا پن ہی یہاں لکھیا تہا

دل قفس میں بھی خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اگر ونسی کسی سہا کیا کرتی ہے ۹۲۱ تب ہی ہم میں بہتیا کیا کرتی ہے

بولو تو تم کہہ دو اگر کیا کرتی ہے وہی کرتی ہو جو سہا کیا کرتی ہے

دل نفس میں ہی خوش ہو بہ از گلشن ہے

مُکرا کر جو بسوی چہرائی ہو کہے
سہدی مل مل کی پیہ پُکو و کہائی ہو کہے

لوئی دیوانہ نہیں گہر میں بنائی ہو کہے
لوسون عاشق نہیں ملتا ہی بلائی ہو کہے

دل نفس میں ہی خوش ہو بہ از گلشن ہے

تیلیاں پجری کی میں شاعی گمان
کلیہاں کتب کہیں ہی مہرہ نور کا دمان

پہر پڑائی ہو بٹ ہم تو میں با عزو نشان
چوچ کو بند کرو سو پوچھو تو اک بات میان

دل نفس میں ہی خوش ہو بہ از گلشن ہے

چہلی کہلاتی ہو پورن میں نرا کی ہو
تیلیاں سو کی دکھلاتی ہو بالی ہو

ہسی اب کہیں صیاد نکالی ہو
چاندنی رات نہیں ن میں میہ کالی ہو

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

پہنس گئی ابو غشی کی پسندی میں تم	ابھی کرایا ل میں نکلی کی بہت تحفہ دم
ایسی بیہوش بولب بند بنی جی ہی کم	اسی کہتی ہو کہ کھیاں نہیں میں دودھ

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک دن کما کو بھی گھر میں جو ہم کہتی تھے	اور بڑائی تھی ذرا دیر میں پاکی
جس کی بی بی بھینچی کی اوتھی تھی مر	لیا ہل گئی میں اب پنجینو کی جملے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

چو نکا کرتی تھی کہی انکی میری میں	سوئی سی اٹھتی تھی رات سویر گھر میں
بول تو اوستم ایجاد کہ تیری گھر میں	کون ابالی پڑا رہتا ہی گھر میں

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

شعبان کے محل میں خیال آتا تھا	جان چلتی تھی می ل کو مال آتا تھا
-------------------------------	----------------------------------

انسو چہری آتا ہوا وہ لال آتا ہوا
یہ نہ بھیجی تھی مہینا نیکو یہ حال آتا ہوا

دل قفس میں ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سو غمِ شمعِ جلیبتی تھی کہہ بی قصیر باغ
نہ ملا کر آتا ہوا تھی بت سنگین کا و باغ
می لا کہ کو پیا کرتی تھی بہرِ برکی ایام
وہ ہونڈ ما کرتی تھی گستاہا محبت سراغ

دل قفس میں ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

تاجِ منزل میں کہہ چکی جو جاتی تھے
عاشقِ تازہ وہیں انکی روح جاتی تھے
وہ ہونڈ ہنی لگتی تھی جب تو کہہ جاتی تھے
باغبانِ ہونڈ ہنی کو باغ میں روح جاتی تھے

دل قفس میں ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک کے ہاتھ نہ گستی تھی کہی ہم احسان
ہاتھ میں ہاتھ لانی کو بہت تھا ارمان
اور جو مل جاتی تھی ہم نہ تھی او سپر
کہتی تھی کون ہی جا کہی ان پر ہی کسان

دل قفس میں ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

بھی گھنٹی تھی جان ہی صدق آو
ترمی بان بون تشریف یہاں لا تو

مین یکہ کتا ہا کہ کیا ہی اری قاصدا
ہست کتا ہی یہ مضمون قسم تو کہا تو

دل نفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اس کچھہ ریو گھنٹی تھی لبتی تھی لباس
دیگنی ہستی لڑتی تھی دل میں وسوس

لہتی تھی جلد ضایع کہ میں مجن بی آس
گھڑوں تہا تہامری آئی یہ ہی نکو ہراس

دل نفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

تسمویت حیی لجاتا تہا صابا کا داغ
ہم ہی میں جلاتی تھی دین گہی کی چراغ

کو بڑی مسجد میں نیازو کی ادھر طوم داغ
خانہ بجاتا تہا ساوی محبی ساز باغ

دل نفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

دخا تہا تہی کار کی جزا ور گل میں
بونہ آتی تھی سوانیری جن کی گل میں

شریادی کی نکلتی تھی قلعہ میں
بونہ لکھا تہا تہا جام مل میں

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

۹۲۵

نم پڑی تھی ہی ہم ساتھ پڑی تھی	بیٹھتی تھی مہین اعیار کھڑی تھی
سب گدڑ جاتی تھی ہم در پڑی تھی	حلقی کی ناگ کی طرح نم جی بی تھی

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اجی بات میں جاتی تھی جو ہم بستر	یاد لاتی تھی می لاف میں ہم حسر
ڈھونڈ ما کرتی تھی کشتی کہی تیری	ماگ کی سیدہ نظر آتی تھی دھبی

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یاد ہی ہم کچھ اب ور پڑی تھی	آپ بازاروں میں مغرور پڑی تھی
ڈھونڈ سیتی مین تھی اچھی ر پڑی تھی	دل میں اب عشق کی ماسور پڑی تھی

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

گو تھی حسن پہ غرہ ہی پرتا ہے	جان لینا تو سن ای رشک میکانہ ہے
------------------------------	---------------------------------

۹۲۶
یہ کہدورت یہ غضب امی بہیمانہ
رخ پر نور پر عیار کا مالایہ ہے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یون تو معشوق کا ہوا ہی بہت تند مزاج
تو بہ لاجول نہ اتنا ہی نہیں جسکا علاج

بات جو بولی تھی گل یاز میں کچھ دیر
اس کہتی ہو کہ معشوق کا میں ہوں تاج

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سُن کہو تم کہ گھنڈا سنا نہ انسان گر
تار و نکی توڑنی کا دل میں نہ ایمان گر

پند عاشق کو سنی مخفون میں کُن گر
یہ نہیں بگڑی تو یوں چاک گریبان گر

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یہ طہ زین میں تو بند ہی نی کیا آج سلام
ٹہی لونگ نہ ترا ببول کی اُست بین نام

نکو رنگا رسی نی میں کہی تجھی کلام
تجھی اشرف کی کیا تدسُن امی ہر مقام

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اوج کھیل ہی تو واسدین زیا ہے ۹۲۵
مر معشوق کی تو سی بیہ منہ میلا ہے

کیا بھلا گمھی کا تو دیدہ دل انداز ہے
تو تو خود ساری زمانی میں برا سوا ہے

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اتنی شور پہ پہل تو نہ کرا می مائے ناز
دوب مر گر کی کنوین میں جو ذرا ہو جی آ

طعنی سنائی بہل لگتی ہی کسی آواز
جمع غیری در پردہ نہ ہو تو دسا

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایسا معشوق گل اندام دکھاؤں تجھ کو
نہر دمی دیکھی تیرے رو پہ نہ لاؤں تجھ کو

انہیں نہ دینی مونس نہ لگاؤں تجھ کو
اوسی تعلیم کروں اور نہ سکھاؤں تجھ کو

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

کہل گیا اب تو تری عشق کا سب پہنڈ
پانا مالہ سی سلامت ابھی امی مہ پارا

ہر نہ کہی گا کہ کرتی ہو مجھی آوارا
ہر گئی بازی پہ سب دیکھتی امی وہ پارا

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

۹۳۸

نام الفت جو لیا غیر کا کرو بھی معاف
تیری مانند کو شہر میں ہی کر انصاف

نہی جا بگی اختر سی تری لاف و کذا
پڑی ہم میں وہی موسم سراوہ

دل قفس میں ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ولہ الحمد للہ

براکٹا ہی مہینوں میں مجھ کو آج ٹھکان
میں باس کا نظر نا اوڑھ با حجاب

ولہ الحمد للہ

زمانی میں رسوا ہوا چاہتے ہو
وہ ہی پاس پہر اور کیا چاہتے

بدون کی بدی کو چپا پوچھا میں
اگر اپنا اپنا پہلا چاہتے ہو

خدا کی قسم سر کی بے لگو پڑو گے
بتو آج بندہ بنا چاہتے ہو

ولہ الحمد للہ

بیجان نی کرو یا می جان می ۹۲۹ جستان بنی آئی تو کیونکر بجای جان

دبیستاری کی کتوری ہی چاند اوس کا برج مہری تر شاہی پاندن

دہوتی جو ہاتھ اوس گل نازک بزم عطر پی سی پر کیا سارا او گالہ

ولہ حنلہ اسد ملکہ

گل ہوئی کس طرح سیرج مزار شمع کہتی ہی سیری طرح دل دغدار شمع

ولہ حنلہ اسد ملکہ

دیوانگی کا باغ ہی کیا رنگ و کہتا ہر غنچہ ہی مٹی مین بھی سنگ و کہتا

ولہ حنلہ اسد ملکہ

دور سی کہتی مین اس لہی جاب کچم شاید آج مین یہ تپ کی طرح کہن مین

ولہ حنلہ اسد ملکہ

مزار محبوب غول سحر کا بانو کس طرح مایوسا و مانتا تو ان کو تنہا کی اس کی میر غبار اٹھا

دل لگانکاری کوئی ترستا ہوتا

عرش کرسی بھی بڑ بڑکھین پایا ہوتا

اسد مد کہ کس طرح کا ترستا ہوتا

بٹن اسد سی کرتی جو وہ گویا ہوتا

شجر و آدمی امن مستد بال ہوتا

کبھی دین خانہ کبھی لطف کلیسا ہوتا

داع کا جھکا ہر اک رشک شریا ہوتا

شب ترہ من ہی لطف رہیجا ہوتا

بزم افروز جو اسکارخ زیا ہوتا

ہر گل شمع چراغ دیدہ بیضا ہوتا

بیزہی گلیو من ہی اوشخ کا چرخا ہوتا

پیر تو کوئی پہی ہر اوچکا کھٹکا ہوتا

میری لفت کا اگر ہوتا تو زینا ہوتا

برسر بزم جو اس ماہ کا جلو ہوتا

کوچہ یار من دنیا کا تاشا ہوتا

مجھی بھی کئی بھی بزم من دیکھا ہوتا

لہی اس ل کو بھی لفت سی ٹولا ہوتا

پیدا دیتا کہ اس عشق میں کیا کیا ہوتا ^{۹۳۱} عکس اعلیٰ چہ پہاڑا رخ رینا ہوتا

برگل داغ چہ سرخ یدینا ہوتا

کاش مجھ کو نہ ستم کر کی ڈوبیا ہوتا

رضعی ہونا جو حقیقت میں تو اچھا ہوتا

سج غم حیرت میں پیرا تانا ہر پاپا ہوتا

منظر بغم سی نہ برگزدل شد اہوتا

جان پر کاہیک کو جاتی جو کھینچا ہوتا

یہ نہ کہنی گا کہ سی میں مصیبت لے

آنسو گر نہ نہیں مجھ تی تری آنکھوں میں کٹے

تیرگی سی کہی برگز نہ کہنی مجھ نہ گئے

پہنکی زلفوں میں زبانی جلاؤنسی

خلق ویرانہ بناتی جو نہ سو دیا ہوتا

وہ چلا پنا اہناف سی کہنی اب

چوٹی سن میں نہو کچھی اتنی مغرور

میرا ہی بانک پنا شہر میں سب سے شہر

باس ناسوس محبت فی کیا ہی مجبور

وہ تہم کہنی سی جان کہ کیا کیا ہوتا

گدایا ہی گزشتہ دنیا اپنا ۹۳۰ میں کر دت کلبو یا ہی لکایا اپنا

مازدا زینا اور کہسایا اپنا نام سی جگر کی دم بو تو ہر اپنا

وہ اگر جاتی تو معلوم نہیں کیا ہوتا

مرکی بچ جانا ہی بروز تہا رشید اور سوامو تا ہی ایجان جان من رہا

گو کہ چین بہت ہی نہیں کچھ اندھا پاس ناموس محبت فی کیا ہی

دوب مرتی جو وان اشکو نکا وریا ہوتا

ڈسیرلفت کا بیابان من لکنا عاشق لوجہ یار سی گل من جانا عاشق

وہ من اعجاز محبت ہی کہا عاشق تنگ اگر کہی خاک اور نا عاشق

اور میدان نیانیکو پیدا ہوتا

گو فیری تہی اور اور اوہر تو جسم حسن پر کہا لی تہی اس عشق کو ہو لی حسن

مرکی ہی قبر من جانا کہی بیہ غم حسن توہانی کو اور تا کہی ای حسن

بوئہ بوسی کی ہوس میں لب وریا ہوتا

لگیا ہی سنگار کرار محبو ^{۹۳۲} آبرو ہی زہی مارا و تار محبو

توئی بکلاوی گئی او سکی خد ارار محبو بیوائی فی جفا کار کی مار محبو

یہ نہس کاہیکو ہوا جو وہا ہوتا

چشمی پلٹی یہ سب میری زانوئے ہر پوجی گئی گستی میں ہی گل شہوئے

دل کہتا ہی ذرا وک کہیں تو نہ ہا ماتہ الی سی سچی جان کہ السنوئے

ورنہ قطر مجھی ہجر میں وریا ہوتا

دلین آئی تھی ایجان وہ چچان جا کر بات جو کی مٹی وہی تسان

واو کیا کہنا کسی کا ہی نہ تسان خیر گدڑی کا چل آئی کہ تسان

ورنہ تم دیکھتی اس وقت کہ پیر کیا ہوتا

کہہی بیابن سانشی زوال عفا ہمتوئی میں ہمیشہ سی کمال عفا

کسی دن ہی نہ کیا وہ جاں غمنا ^{۹۴} ایسی ہست بہت ہی شال غمنا

ہم نہوتی تو بیان نام ہمارا ہوتا

اب کہاں تک علم اور کہاں لطیف ^{طبع} ^{دوغ}
چہ ہی لکھا کہی کہتی کوئی بات دوغ

جب حرارت وہ کہاتی مرول ہٹا ^{دوغ}
اتش رنگ حنا کا جو دکھاتی فروغ

نقش پاہل کی چراغ دیدیسا ہوتا

جیکہ مجموعہ عشاق سنوارا کرتے
کیون نہ بھر عشق پریشان وہ گوارا کرتے

غیر بیکہتی اور او سکا نظار کرتے
قوس ابرو کا جو وہ محکوا سارا کرتے

دل سی پہلی ہفت تیر کلجبا ہوتا

اہر و حط ^{اہر و حط} لی رکبہ لی کہ برسی ہتی اہام
ایسی خود رفتہ وہ ہوتی کہ مری منی کام

عاشقی بری مین ہوتی ایسی اوکلی نام
لوٹ جاتی جو مہمی دیکھتی اگر لب ہام

رقص سبل کا سر کو چہ نہاں ہوتا

سب نظر ڈالتا اور جاتی گلستان سی ^{ہنس}
 یک طرفہ ہی کیا کرتی حیا بانسی سسر

ہمہ تن ہوتا محبت سی بدن نورنا
 وہ مکدر ہی نکلتا جو کہی دل سی بار

جیب پر این تن دامن محسوس ہوتا

نگاہ ناموس میں قن آبی چکا تھا کب کا
 بات اہل سی کیا کرتی تھی شکوہ کب کا

بس کرم چاہی جان اٹھ سب کا
 پردہ پوشی سی ما آب کی پردہ سب کا

شکل دکھلاتی جو تم اور سی نقشا ہوتا

کیسی کیسی سی الفت میں پڑے
 نہ ملی اسگ الم سی مجھی اکدم چٹے

کیا بیان میں کروں حالت جو ہوئی آ
 جوش و خروش میں ملا جائے عریان بنے

دستہ داغ نہ کیوں کر مجھی زریبا ہوتا

دل تو گتہ نہ کہی آلی جو جنت حور
 کھنڈہ دل تو میر عشق سی ہی سمجھو

اوقیانوس مانہ ہی وہ جانے مشہور
 اپنی تقدیر طبعیوں کا نہیں اس میں قصور

ہم کس طرح نہ بچی جو سیجا ہوتا

بج ہو تا تو کہیں لگو گاتی پیرے ^{۶۳۶} ہری محل بن محسن سنا تی پیرے

اخر اس مطلع اوستاد کو گاتی پیرے اس طرح کا ہی کو پیر ہو کرین ہی پیرے

اپنی قابو میں جو ی برق ول اپنا ہوتا

بجرج اس مقصود میں نہ نامہ کا جو نامہ مول مغالین

افشا کن جملہ راز عالم پر مکر و فریب ساز عالم

روشن و محفل خرابی واسد بہ مکر لا جو ابی

آزار رسان شاہ خوبان وارفتہ بان شاہ خوبان

ای صید نگاہ ناز افست وی کشتہ در درونج و حسرت

ای قمری باغ تیرہ سبختے چون شاخ سہی و سبختے

ای گلبن باغ جو ز سائل از روز ازل ہر اشارہ مال

هر چند قریب خوش سیب

چون خادمه داد نامش رشتون

منج و بدر جنون اسیرم

مجنون گل کرد و یوسفانی

من طرفه حبیب جنگ حویم

من ببل گشتن ز بانم

من پیر عدوئی خوش جانم

بیگانه طر ز آشنایم

لطف مضمون و طر ز تحریر

ختم است پری خان بز خوش

بمهر سر بریده محبت

بی شبهه تو دراز سیب

و رپای فکند حلقه طوق

هر چند فصل او ایسم

من خلق شدم پی جدائی

از جمله رقیب سخت گویم

شیراز ز نغمه بیانم

پیر و عشق پاسبانم

چون بر در عشق پاک آمیم

شیرینی لفظ و شور قیام

بایست نگاه و در اندیش

داریم بزر برشته الفت

بستم زمره طپیدن ناز

من خود ز من وصال و دم

مجنون زده پا بر او پایم

من قبله یوسف پر زانو

من بیخ شکسته ز میم

من معدن جمله ستمندان

ارباب بمم سلام نمایند

بی مثل و لطیف و نکته سخنم

من ساء قبله جسام

من باغ خورشیدگونه سازم

من مردم چشم ماه پاره

غفتا به تنم چو روح پرواز

در شوق سرب و ناصبونا

لیله گرویدش جایم

من کعبه روی جان نثارو

من بھر فراق نخسته پیم

من سخن علم و جان یون

ماه و خورشید حرام نمایند

بر این حد امثال گنجم

بهر سر عرش نرو باخم

لازم که بر می خویش نامم

بر او ج فلک شدم ستاره

من قمری عشق و بلغ دنیا

کردم بربنیا ز محمود

من غنچه جان باغبانم

من تیشه سرق کوبه بام

هر چند نیم به لطف جاگیر

مستوق مراجع و عاشق تاش

ای باغ و بهار راز و نه

ای مونس از و محرم خویش

ای گلبن تر بهار عالم

گر سعدن مخزن و فایه

بیگانه برب کعبانما نیم

۹۳۹

من دولت خوش چرخ دنیا

کرد می به ایاز ناز محمود

من روح روان باغبانم

شیرین سخن تابوتن شارم

وز لطف تو میشوم صبا گیر

بهم شرب و منعم زمانه

ای صیبر فی زر معاینه

ای مرهم زخم جان دلریش

ای جان جهان نگار عالم

آینه رخ بمن نمایه

دیرین ز لطف آشنایم

نذر دو ناز و لطف جاسی

اشب یکدم نگه کن باز

بی شبیه درین جان مائی

من حاجت خود حق بجویم

آسدر این چند که جوئی

تا که این نغمه و ترانہ

تا کی عشاق و این حدی خون

بس کن کہ سندان شد آخر کا

نشان نشان بساط عالم

بس کن بس کن کہ عشق جوئی

آخر نہ کہ حبیب چاک فرستند

۹۴ بر باد کن دل جو آسینه

بر صید نامی لطف انداز

کے بر در تو کس رسم رسائی

من در ره عشق گرم بجویم

کے بسل خوش خوش بآسینے

تا کے این مطرب و نسا

تا کی این رنگ و این بیابان

شد ناله زمرغ دل نمودا

بی برگ شدہ نشاط عالم

از ہبہ الم و نسا گویے

از گرد و ش گل بجا ک فرستند

کو کوزه و کو متوج نہ

لو لطف خزان خوش ادائی

وقتی کہ لب شود پیالہ

دیوانہ روش بھجن سلام

از خانہ چہ کار سہو گیرم

ویدیم چہ تختہ گلابے

من گلبن شہ تازہ کردم

من تختہ ز کاغذ می نمودم

این حرف زہت تمام تہ

ای اختر خوش کجا من تو

۹۴۱

کو سوختہ جان و در کجاوہر

ہمان آہ فصل کی نمائیے

آنوقت نمائی سیر لا لہ

بر شتری چمن بنازم

مرغی ز چمن شود اسیرم

افشان کردیم رنگ آبے

گلگونہ بحال غازہ کردم

بووم بووم ہر بخپہ بووم

بس کن بس کن پیام تہ

لازم کہ سیاہ نزد خوش گو

گر پیش نیائی ای سن زا

پس شکوہ کتنم بر فورسردا

منہ

جمع حسن و سبع حوبے

نوگل بوستان رعنائیے

شتری مہرستان جلالت

حرفِ صبرِ ہشت دنیا ہو

شمعِ بزم و ساقِ مہر و یان

محزن یکہ و خیزنہ خوش

حرمِ خلوت و جلس وین

عیش سیاس جہان میں شاد ہو

نامہ میری طلب میں آیا ہوا

گلِ باغ و ریاضِ محبوبے

گلبنِ صحنِ باغِ زیبائیے

شبِ تاریکِ عاشقان کی ہلا

محفلِ حسن کی نہاں شاہو

سروِ باغاتِ پری خویان

تم پری زاد ہو حسینہ خوش

رشکِ برجیں و غیرتِ بلیتیں

اپنی تم کہہ سرین با مراد ہو

طلبِ خوش فی سنہ و کہا یا

جانتی ہو جو کچھ ستا یا ہے

ماہ پارو کنی فتدرنگو نہیں

پادشاہوں کو جانتی ہو ڈیل

بہری محفل میں ہمسی چپ جانا

ایسی حرکت سی کب بڑھی لفت

گو کہ تم مایہ محبت ہو

لیکن اسی ماہ رو سمجھ کی جلو

اپنی کو اس قدر ستاتی ہیں

پہرں سہماتی ہیں تہا رہی عسری

کبتک مثل طفل کہیو گے

کہو تگو کہندونی بھوادون

۹۴۳

شب تارک میں رولایا ہے

عقل ای شک بدرنگو نہیں

یہی نادانی کی ہی ایک دلیل

خلوتوں میں نہ شکل دکھلانا

ہم فقیروں سی استدرخت

بھر ثروت ہو بہر ثروت ہو

دل لگی جسمین ہو وہ بات کرو

رات دن ہجر میں رولاتی ہیں

پہنیں اس میں تگو کچھ سے تمیز

دن جو رانی کی کینا نہ جھیلو گے

یا کبابوں کی روئی بھوادون

گرایان کہلو گی ہسی اب کیا کام

منا محبوب گر طبیعت وار

آہ افسوس یوں پڑی رہتے

مجھی برگر یقین نہیں ہی ستم

یہ جو کہہا کہ جی لگا رہے

اپنی ماہتوں پہ ساری باتیں میں

یہ جو کہہا کہ قعر لکھوایا

ایسی قعر کی جستیا ج کیسا

یہ جو کہہا کہ بلد تر آنا

راہ لغت ہی مثل مو باریک

اوسمیں لکھوائی تھی جو سر کی قسم

سفت میں ہم کو کرو یا بدنام

پیر و کہساو سی عاشقی کی بہا

ہر گلی کو چچا نین کہہ رہے

کہ مری واسطی میں متکوالم

راہ و کہی ہے دل خفا ہی

پرو ہی نہ ہی تو راتیں میں

ہمیں ناچار تھو پہچوایا

اگلی لغت ہی ہلو آج کیسا

رقعہ کو دیکھتی ہے چہ پانا

ایلی ل کہ ہو گئے تشکیک

لیا ہی بہت و پانوی تھی

پہنچی ایک سوچ بہرہ آیا

اسٹی مینی یہ قسم تالی

سیان الماس کی کیشہ

ساتھ ہم آتے پر یقین نہیں

ورنہ سفتہ تم تو ہم الماس

طالب وصل ہم ہیں تم محبوب

مجھ پر سایے کو کر تین گریہ

سچ تو یہ ہے کہ پوری نادان

ہم حنیون سی تجھ کو کام نہیں

منہ کہانی کی اب نہیں صورت

خوش رہو این خیال میں پہلو تم

۴۲۵ خود زبان سے نہیں نہ سنا

کہ ابھی آپ تو ہیں متوالی

باو یو حسن کا شہ

راہ چنی کے یہ زمین نہیں

موتی کی آب کی مہین ہی پاس

تکو لفت ہی اب بہت محبوب

اور بہت اتھار انگ آب

تم ہو اور کھیل ہو دستان

مری لفت سی تیرا نام نہیں

بیٹھوں کیا پاس بکو ہونفرت

پر دعا ہی ہمیں نہ ہو لو تم

ساری گہریر کو پوچھ دیجئے گا

پرتین میری سب کیجئے گا

کہتی گا میرا جی لگا پھین

پرتین کر کے اپنی والدہ سے

کہتی گا ہم یہاں پرانے

ہمیں مٹن ہو جائے گا آپ

جانی گا لڑائی عین ملا

بڑی ہمشیرہ منجھلے ہمشیرہ

اوہو میری چوٹی ہمشیرہ

اسد الدولہ منجھلے ہمشیرہ

بڑی ہمشیرہ منجھلے ہمشیرہ

سب کو اچان چبان عاکہنا

اب لکھون کیا کہ اور کیا کہنا

نامہ برحسوف خصاص تمام

کردہ شد و سلام والا کرام

جواب نامہ

ای وقت بزم بی وفا سے

ای سہ و ریاض کی اداسی

ای بسمل گلشنِ محبت

ای شمعِ محبتِ حبیبان

ای گلبنِ تر بہارِ عالم

پنچاہمین نامہ لطفِ آمیز

بہرِ کامی بہانِ ناکِ طبیعت

مطلبِ تو کیا پائے کر نہ جان

تیم چھلپیانِ محبی کہیلے ہو

نکو نہیں لطفِ آشنائے

جب ہوشِ سنبھالوگی مری جان

کیا یاد کریں گی ہے گلِ تر

اشرفِ جوہرِ سنورتی ہیں وہ

۹۴۶

شیرازہ نخسہ مودت

ای گلشنِ عشقِ خوش نصیبان

ای جانِ جہانِ نگارِ عالم

اور آتشِ عشقِ کو کیسا تیز

دل کی ہی کباب کی سی صورت

جب آتا ہوں کرتی ہو بہانا

رہ رہ کی جھپک کو پیلتے ہو

ای جانِ ابھی سی بوفائے

پہر نامِ مرانہ لوگی اوس آن

ہم عشقِ مین ہو رہی ہیں ششہ

جو منہ سی مین کہتی کرتی ہیں وہ

۹۴۸ تم جو زیر زادی صاحب لب چاہو کی نامرادی صاحب

مستو کو کو یوں کوئی کہی رہا الماس ہی یوں کوئی کہی رہا

نہیں نہیں یہ جہانیں اپنی قسمت کی ہیں خطا ہیں

اب قول کا اعتبار کیا ہے مجھ و نگا اختیار کیا ہے

یہ جانتی تو نہ عشق کریتے بیاندہ غمسی کیوں گذریتے

بس بس نہ بناؤ گھرے باتیں ان باتوں کو یاد ہیں وہ لائیں

گس منہ سی یہ منہ نہیں دکھائیں اب کون سی بات ہم نہ بپن

ہم کو نہیں یہ یقین آتا قہر نہیں سنی لکھتا جاتا

خط لکھا ہی کسی سے کہندو کچھ اپنی زبانی لکھ کی بھیجو

ہم جانتی ہیں ستائی گا فعلوں سی نہ باز آتے گا

مجاہد ہم جی ستایا آہ آہ انسو مدارو لایا

کلیات ملا لیسے ہمیشہ ۹۲۹ ترسا یا رصال سی ہمیشہ

بکوبی تو جبر کا مراد ہے
سرخ نمین ہمارا دل لگا ہے

جینک کہ قسم نہ کہاؤ گی تم
واسدہ مجھ کو پاؤ گی تم

اٹکے نہ است در ستاؤ
بند تم اب ہے باز آؤ

مینی کیا اختتام ہے

ہون منتظر پیام نامہ

نامہ

مرحی طانی مرغی مرغی پریمی شہر

گنہ گری میں یوں اور کہاں ایسا شہر

یہ ارادہ ہی خط شوق لکھوں رو کر

بیلو نیکیوں لادو مرغی گلر مرغی

منبع لطف کرم مخزن اسرار

طالب لطف خفی اور ہماری شیدا

جی اپاہی لاندہ ہی آغوش ہی

آج گلزار میں چون تو رہے گاؤں

بیدار پڑا تو میں گی گلزار وین
پہل کنگھی کا لگاؤں ترخی لفون کی

آج منجالی کا دسر پڑا تو ہا لون گا

آج بالین پہ سیجا مرا آہنچا

آج کہو تیا ہوں بچ و تعب چلوں

آج دل ٹوٹا سی پیک صبا جلد آ

لاکھتہ برین کیا ہوں پہلا نی کی

لب لبب ہتا ہوں تصویر خیالی سی من

کیا خطا محسی محسی واہ فلک متد

سرباز تصور لی کیا محسی بی

ایسی جاک کہ جمان رخ محبت ہو گرا

آج ہر شاخ صنوبری جبرین کی گوہر

سنبلیں لف پہ صدق کروں شک و غم

آج دو کا رخ مینوش کو چکر چکر

آج دنیا میں نہیں دوسرا میرا

آج برساؤ نگا گلشن کی تین پر

آج مرغان چمن جوڑتی ہیں گلشن پہ

پر کسی طرح بہتا نہیں یہ خشک

دہن غم کی لیا کرتا ہوں بوسی کثر

خاک چھوٹا تا ہی ای و امچی کیون گہر

ہو کرین کو چہین کہتا ہی عبث تو

مینی کی عرض کہ مٹا نہیں کوئی سحر

اشفاق رخ خوش جان مری سہتا

یون تلی سی تصویرنی دیا مجھ کو جو

روقی روتی زلم ہوش تو امی جان جہاں

ایسا گم گشتہ رہ عشق میں امی جان بوا

سہ پہ لپٹا تو صد آنی لگی تحسین کے

سہ جہاں امی مجھی امی می جانی پیار

پونچ لفت کی حقیقت میں بہت ہی

لی تھی چن نہیں ہی مجھی امی مہتا

میںی ٹپت وین اپنی گرہ میں ماند

خواب میں آنکھوں فی تجمل سی شفی

ایسا اندھیری بی تیری سہا می زان

مری احوال سی ماہری ہوہ میرا دور

اتنا گہرا کیا کمر تیرا حسد ہی باور

ایسا گہرا کیا کہ مجھری میں گر استریہ

کہ فلک ہی مجھی پاناہنیں امی رشک قمر

عہد سبز بنا رکھ طپان کا ستر

کہ نہ کیا کرو تم گیسو شب روی سر

پیر تہی ہی کہ آج اور ہی کل اور ہی گہر

نوٹا پیرتا ہی بی تابلی سی وقت سی سگر

آنکھیں تصویر خیالی کی میں قدموں پہ

پھوٹ پتی لگیں سو روکی کیا ضبط اگر

تیرہ نظروں میں ہی امی جان رخ نمون

بجستی بیج جو کر لہو و سوگی سکو

یہ نہیں بائیں میں یغ کیم ہست ہون

میں ہی جان سخیہ نہ ہجران سی جہا

خار و دوسی سوچید ہو ہی جہا لون میں

منزل میں گدایان زمان کو چہ میں

کشتی غم کا مار و لکڑی کچھ تھل پھرا

سنبھلہ ہو ہر زہوائی سی چٹی ہستی ہے

نخل الفت سی کہی ٹٹی فانی ہے

لب لبب عزیز میں مجھ کو نہیں حکم صو

بار کا کل کی مجھ تائب کہاں ای سر

ایسی تہید سی ٹاہتہ اوٹھا تا ہون میں

میری آہو کا پڑی گا کسیر کیو پراثر

ایلو جلا و فلک مجھ ہی ہی خوف

سنگ کی طرح سی کاٹی میں یہ نہ نہ کر

پیوٹ پہنی کو میں یہ یہ یہ تر شاگر

میری معشوق جہاں ہر فقیران

مجھ ہی اوٹھا نہیں دنیا میں ستم کاگر

جان جاتی ہی ہی ہوں پستی جگر

شجر سرو میں دیکھا ہی سینی ہی

لیا کہوں میری لچ جاتی ہی اس کی

انسانی سی گران مجھ یہ ہوا موئی

جاننا ہوں کہ اسی فکر سی ہر گالہ

میںی اس اعلیٰ موقوف کیا سب ان گلا

بڑی عشاق کی اس سی بڑا مانیے گا

جاننا ہوں کہ زاکت سی پڑ ہوگی نہ

مگر امی قاتل عالم یہ خیال آئی گا

بس میں زندہ جاوید یہ مر رہا ہونا

سرخروئی کی تو امید کہاں پر می جان

ماہتہ میں تیری اگر دستہ خنجر آتا

ہو کرین ہی جو لگاتا تو نہ ہٹا مقتول

اسی جذبہ گمبے اسکو اور ایجا تو

گو بڑا مان پہلا مان مگر کتھوں گا

تیرے گھر سے بڑا گھر اگر ہو نہ سکے

عاد تین ہوتی ہیں مشوق کی نازک کٹر

نہ اولٹ پڑی گا مجھ پر کہیں امی شکم

دور دسروں کا چہرہ وگی نہ لفانی کی کر

فوج کر ڈالتی راقم کو جو تباخبر

تجہ مسیحا کی اگر ماہتہ سی ہوتا جانبر

ہوتا ہو دمی کا تعویذ وہ خط بہر

انکھیں ہی میری لپٹ جاتیں تیرے قدم

آب دیتا تری تلوار کو میں رور کو

ماہی ملتا نہیں اب مجھ کو کوئی نام نہ

لب عقیق مینی دانت تری ہیں گوہر

مالہ ہو جائیں نشان دانتوں کی امی شکم

آہن میں جو چھپائی تھی کھلائی تھیں	قتل کرنی کی کھلی تیغ اور اکی جو
تاری چٹکی میں شبِ ماہ میں افسانِ کس طرا	خالِ پشانی اور کی بنی میں زیو
چھائی تھی تھی لہ سینہ سی تیرن	کیونچے برسات میں کس طرح سی تھی
ڈبوئے تھی پرتی تھی گلشن میں ہی آؤں	کیسی چین ہو کر تھی عاشق سی نظر
انکوی یار نہ مونس کوئی تھم وار	آہِ فوس عجب وقت میں کرتی تھی
گریبان شعلہ خون کی کوئی تھی مسی ہو	ہم سندر میں نہیں آگ سی کچھ مکھوڑ
جیسی ای سروان غسی باغی تھی	نخل تھم میں رگی گل مر می گلشن کی شجر
اپنی خوش کوئی بغرہ مکر و جائے	کیا عجب سنجی جوڑی پر اور کی شتر
صفتِ بادۂ خارِ جہان کہتا ہوں	ساقیا جامِ جہان میں مرا ہر دی ^{ساغر}
ایک دن تہا کہ ہم ساتھ تھی سہی	کسماتی تھی تھی دیکھ کی کیا کیا ہر
ہمیں اک جانِ دقالب کس طرح پرتی	حکم سی تیری رما کرتی تھی اندر ہر

وہی ہم ہیں کہ صد آتی ہی ہے

رحم کر کی کوئی ساغر بھی می دود

دل جلاتا ہی جگر ہوتا ہی کل اگل گئی

اس طرح آتی ہوا اور گہری چلی تھی

انتظارِ قد و بالاسی پھی پھی رہا

یہ نہیں کہتا کہ دم بہر کی لہی مہی آ

سنگون ہو گئی امی دل علم عشق صنم

گنجفہ نگینی اور اق جگر چشم کی تہ

تیرا میں وز قیامت میں کرونگا شکن

امی پیو بندہ آئین نہ بناؤ محکو

راہ کیا خوب یہ تقدیر فی دن کیلا

۹۵۵
اری باہر اری باہر اری باہر

یکسو آہ اول آئی ہیں یہ دین تر

شکستہ حسن شریا ہی بربک سگر

جیسی گلشن میں چلا کرتی ہی اکثر مصر

ہمد تن چشم حیاں میں ہوا سیڑ پکر

کشتخانہ میں ہی ستانہ کیا کچی گدز

فوج بھران پہ انہی بھی می توفیر

بی تری ہو گیا احوال حیاں سب

دیکھ لینا کہی کہبت ہون ز آلی گاگر

ہر امولام مالک فقہی سب کاکر

تم ہاں عیش میں اور ہم میں ہنسی در

غم جو کم ہو تا ہی سنی سی تو یوں وٹا ہوں
جیسی کہو جاتا ہی خانی میں کسی مان کا پر

سامنا اٹکھ لڑائی کا کروں جب تجھے
ماہ کا خود ہو اور مہر کی لٹکاون پر

راتوں کو نیند نہیں آتی خدا جانتا ہے
اگلی کچھ بڑھ کی جو لکھوں تو نہ ہو گا بار

خود منہ پناہ کہا تا نہیں کر یان تینک
جسم پر اٹکھ چرائی لگا اپنا بکتر

تو ہیر ہو جاتا ہی لہار کہ ورت ہرز
امی جنوں عشق و محبت پہ پڑی پتھر

ستعد ہو جی وہ فوج الم آتی ہی
دیکھتی ہم ہی لئی آتی میں غم کا لشکر

اب گلی اپنی لگا تو مجھی امی جان جان
ماہتہ کہہ دیکھو دل زار ہی کیسا مضطر

رشتک غیر کو ہو قتل میں پہنچلی رانا
جان آجائی تری ماہتہ سی جو ہوں

بقی کال پر اس طرح نظر آتا ہے
مالہ نور محمد میں ہو عیسیٰ سبر

اوسکی بخیر کی آواز سی کہشکا ہی ل
دو جانان جو ہلا یا تو گرا یا سبر

لے کر نہ بنو آؤ گلی لکے جاؤ
ہی ہوان دیا رحیم سی کہیں اپنا سبر

تیری گھوٹکی فاقہ سی کہیں کام چلے

یہ ہی افسوس ہی گشت میں نکلے

بوسہ لہنی کی نہیں سیب بخدان سہی

جب کہی لیتا ہوں نام دہن شیریں

سرگرائی جی بستر یہ رکھوں قافل

گل خراج میں زلف سیہ سنبل تو

ابو امی جان پٹ کر بھی کہلا دیتی

۹۵۰ شہسوار آج بنالی کہیں اپنا چاکر

فصل گل آئی تو جہرانی لگی میری شہر

شجر حسن تہا را ہنیں کچھ بار آور

پانی پیر آتا ہی ایجان می سنبہ کی اند

سب عناق میں تو مجھ کو سمجھ لی کی

آنکھیں نظارہ جنت میں دہن تنگ

ہوں ازل سے تیری محبت کا پری

اختر زار کی لب کا ہیکو پوچی گانہ

لب و زبان میں تیری جیسی عقیقہ خواہ

مشق می گننا

اوس زمانی کا سی یہ سب قصا

میں لی عہد میں دنوں میں

فں الفت من مین ہی کتا بتا

نام سلطان عالم اپنا ہے

اک زن فاضلہ بھی گستاخاں ہم

ناتکہ تھی جو اوسے کمر جان جان

شادی کر دی تھی اوسنی گناہ

اوسکو گھستی تھی روز با تون کے

روز احمق بنا کی رکھتی تھے

ملکیا میں ہی خواب میں اک شب

خواب میں اوسنی مجھکو دیکھا تھا

یعنی ولی تھی وہ خجستہ سیر

کبھی گھبرا کی در تک جا سیتے

مخل عشق میں تاشا تھا

اپنی الفت کا سب میں چرچا ہے

راحت جان بھی تھی وہ خوش بزم

لوگ کہتی تھی اوسکو بیا جان

اوسکی جلی کی سا تہہ چھتی تھے

صاف کرتی تھی ماتہ لائون کے

کہو لی با تون سی وہ پرستی تھے

لی پڑا اضطراب میں اک شب

جب وہ چوکی تو سب میں چرچا تھا

پوچھتی تھی ہر اک سی سیر خیر

بہر کی پرہیز سانس پرتے

زنوی غم پر سر جھکا تی ہے

مثلِ جرات پہ شغریں جھکتی ہے

غم کا کہا نا کسی سی کیا کیسے

عشق میرا مبرا کر یاں کسیر

بہیجا نیروز کی زبانی پیام

اوسکی مولن جی جی حسین علی

آیا جب سامنی مری فیروز

یہی گائن ہی ایک گنا نام

ناج سی پائ سال کرتی ہے

یون کلا بولتا ہی جیسی ستا

کالی لفون مین ہی وہ چہرہ صاف

نیک و بد اپنی دل میں داتی ہے

پیشی موتی بتی بگنی ہے

کہا کی کچھ پس چکی مر رہی ہے

بن پڑی جب نہ کچھ اوسی تدبیر

میرا ناظر ہی وہ جو نیک انجام

اوسنی اوس سی یہ نیک گہر میں

نقل کرنی لگا یہ وہ دل سوز

خوبصورت ہی اور ہی گل فام

بھوکروسی حلال کرتی ہے

لحن مضرب اور رگین ہن تار

کرکب شب ہی پٹی کا موبان

ساحر صاف شمع روشن ہے

ساحر صاف شمع روشن ہے

انہیں زلفوں کا اوس کو سو دے

خواب میں تگو اوسنی دیکھتا ہے

وہ جوانی ستم میں ڈھلتی ہے

شمع کی طرح لو میں جلتی ہے

تو کہلاتی ہی اور نہ سوتی ہے

وہ شب و روز غم سی روتی ہے

اوس سی ہر بات میں بگڑتی ہے

اپنی شوہر سی روز لڑتی ہے

اپنی گہریری تنگ رہتی ہے

روزمان سی ہی جنگ رہتی ہے

میں ہی کچھ اپنی دل میں گہریا

میں ہی جب حال یہ سنا اوس کا

دیکھ لیگی تو ہو گے مجنونا

یعنی بن دیکھی اوس کو عشق ہوا

اوسکی مٹنی کی کیجئے تدبیر

میں فیروز سی یہ کی تقیر

وہی یہ ہی اوس چمن کی بیبا

برسنا جی ہی وہ شوہر دار

ہو رہا کب خبر ہوگا

غیر سبیل کا کب گزر ہوگا

گلِ عارضِ مینِ ملی کا کب

اوس کا شوہر بنا ہی زاغِ چمن

طوطی حسن اوس کا شوہر ہے

اوس کا نشوونما اوسی سی ہے

چھپی اوس سی روز کرتی ہے

یہی فیروز سی جو کی تفسیر

امی ولیعہد آپ کا پینام

ابھی جا کر کہوں گا کٹنا سے

چوڑی ملی حضور شوہر کو

ہو فیروز کہہ کی یہ رخصت

سنا مضطر سی حسین علی

۹۶۱

غنجہ عاشقی پہلی کا کب

ہم نہ ہو یگی بلبل گلشن

وہ طوطا اوس کی برابر ہے

اوس کا تو دل کہلا اوسی سی ہے

سنی مین ہم اوسی پہ مری ہے

عرض کرنی لگا وہ باتو تیر

آپ کا لطف اور نیک کلام

کیا عجب ہی جو اوس کو ترک کری

وہ تو زندان سمجھتی ہی گہر کو

رہنا ہو گئی مری الفت

اور سمجھا کی گفت گو یہ کے

شیخ جی آپ کیجی محنت

توڑ و توڑ کو رند بن جاؤ

باوہ عشق او سکھ پلواؤ

وہو لعل کی قرین آئے

نقد ارام او سکھ دلوؤ

یعنی چڑھاؤ او مل سی شوہر کو

ناروہ اور یہ نور کی مورت

اسہ سایہ پڑی سلیمان کا

دُرسٹھوار ٹوٹا پتھر سے

لوہی سی درین ہو گیا روڑ

دیوئی کیا پری دیوچی ہے

مری آنا کو اس سی ہی لہفت

اوس سی بیوش کر کی لی آؤ

بچو دی ہی کچھ او سکھ بھیا

ہیں خستہ رہے حسین آئے

ماو سی شتری کو ملوؤ

مہ سی ملوؤ تم ہی خستہ کو

دیو وہ اور یہ پری صورت

گہر کو تہ ملی پرستان کا

وصل مہ چاہی تباختر سے

سخ آمیزہ پر پڑا آہن

کلی ایک ایک پر کی نوچی ہے

دشتِ دل اوسى اور اسی ہے

لو خدا کی لپی ہے بساؤ

کہو اب قامتِ سی ہیان آو

کامِ کامل کا ہے نہ عامل کا

کوئی تعویذ اب نہ لکھو انا

کچی گسند و نہ یار اور بلتا ہے

اس سلیمان کو آنکر دیکھو

کہیلا کرتی ہو روزِ بچوں سے

یعنی راضی کرو اوسى صاحب

شیخِ حبی فی کہا بہت بہتر

یعنی شخصِ نرادر تجہ عاشق ہے

شیخِ سنگ میں سمائی ہے

بنی ج طرح اوسکو سمجھاؤ

شیخِ تیار ہی اور تر حباؤ

بس پہ ستری ہی پری دل کا

نام سنتی ہی تو چلی آنا

اوس کا بن سایہ دم نکلتا ہے

چھوڑو اخبانی جان کر دیکھو

نختہ بزمِ بناؤ کچن سے

میرا آقا ہے آپ کا طالب

ابھی دیتا ہوں میں اوسى یہ خبر

تجہی پھر ہے تیری لائق ہے

سُخ جی او بُہ کھڑی ہوئی ہر
اور گنا کو دی یہ جانی خبر

وہ تو عاشق تھی وہ تو شیدائی
رہ پوشیدہ بھویدائی

ہاتھ سی و لکھو تھام بیٹھ گئے
اُبھ کی وہ نیک نام بیٹھ گئے

شیخ صاحب کی پاؤں پڑ پڑ کے
شرم سی کچھ زمین میں گڑ گڑ کی

سُکیان لیکئی وہ تو رونی گئے
اشک سی سونی گل بگونی لگی

نعرانی ہوا وہ چہرہ زرد
چوٹ کھائی ہوا کلہی میں

پیری باکین کی بول گئے
ہٹا ہٹا اپنی سخن کی بول گئے

باہر اگر کڑک گئی اونے
منہ کی کہانی اُٹک گئی اونے

بہتہ کئی خوب صاف کہتی تھے
سکب وہ خوش غلاف کہتی تھی

ہول دیتا تھا ایک ایک اوسے
کب سمجھتا تھا کوئی نیک اوسے

آئی دو آئی پروہ مرتی تھے
آئی پر اپنا کام کرتی تھے

وہ طمانچہ جو سر پہ مار لی ہے

بگنی تھی پہری وہ شوہر کے

شیخ صاحب سی میر صاحب سے

اوس پہ لڑتھی کتنی اہل سپا

جہان تھی وہ رنگ اس گد کا

گہل چکا تھا ہر اک سی ہینڈارا

شیخ جی کا ساجو اوسنی کلام

چوڑا یار و نکو اوسنی اوسدن سے

اور شوہر سی ہی طلاق ہوئے

مجتہد کی تدبیر وہ جا پہنچے

یعنی لیکر طلاق وہ گلہ نام

اولی پالت میں سبسی مارتی ہے

چوٹیں سب روکتی تھی باہر کے

گہر گئی ہی وہ یا علی مدویے

ہر پچ وہ اکہیر تی تھے واہ

جہنتی تھی یہ نہ وقت تھا کہ کا

پراسی شیخ جی نی اب مارا

یعنی عاشق ہی اک شہ گلہ نام

وہ پری ربط رکھتی تھی جن سے

لفظ طلاق سی طاق ہوئے

بعد احکام شرع آئے پہنچے

میری پاس آئی وہ بت خود کام

۹۹۹
میں دیکھا تو نیاک موت ہے

قد و بالا نہیں قیاس ہے

چاند کی ٹکڑی دو دن عارض میں

پس کیا دل ہمارا چٹون پر

پشتہ لب لی سبز گلت کے

جب نظر آئی تہنہ کی بادم

حسن کی لوز جب نظر آئے

رخسہ زلفون سی چہ گپا اک جال

زلفین چوٹیں جو اسکی چہری پر

حبشی ہتی طلب و بالی ہو

یا چور تھی وہ دو دن چہری کے

کچی مٹی کی پختہ معیت ہے

چہرہ مہتاب حسن آفت ہے

دیکھ کر اکٹھہ سرمہ ہو گئیں

بہر پیری ہونٹ خستہ جون پر

سیب پستان فی دین موت کے

ٹوٹ کر دل رہا گری سامدم

عشق میں بوی نیشکر آئے

طاہر رنگ تھا اسیر بلال

بال آئینی پر پڑی یکسر

سانپ تھی رخسہ چ کہانی ہو

سرخوبی پہ وہ گھس ران ہے

دانت الماس کی سی کنسیان

یغین رسی کی جیسی پوسی محبت

ناک ہتی منہ پہ جیسی شمع کی کو

وہ ہون خربہ بہت بمل ہتھین

اوسکا ماتھا تہا چو وہون کا پاند

موسم عشق میں کہتا زلفین

ناک کی چید عطر وان کہتے

وہ پوٹی ہتی پوست باوم

واہ کنسیان اوسکی کیا ہتھین

جان عاشق وہین دکتی ہتے

پستارہ ہتی کنسی کی بک

دیکھا بہا لاجو خوب ہسیان ہتھین

صاف تہیسی او برابر صفت

جسہ پروانی جان نثار ہتی سو

پلکین شتر زن رگ گل ہتھین

بجلی کی ہی رٹپ ہتی اوس سی ماند

ابر لہنت کا جگہٹا زلفین

غنج تہتہ بہتہ حسان کہتے

ناک کا بانہ مغزفند غام

ورق حسن کا سر اتھین

دیک اہنت وہین پہ پکتے ہتی

شتر جان ہی ہتی رگ کی چک

دایچ چاک کی سہرہ ساری تہے

پلکین آنکھوں کی بن گئیں تہیں نقاب

مانگ ماہی پہ جاوہ طلاست

پشیاں مو کی عطر خوشبو تھیں

مانگ کیا جیسی و می خجہر تہا

یا گھٹا میں چکیتی تہے سجد

یا چاک حُسن کی اوہرتی تہے

کان کا دون جواب کیا امکان

یا وہ دستارِ عشق کا طہرہ

لوہن کا نوکلی شمع حسن کی نو

ذوقِ صائت جاہِ نخب تہے

۹۹۸

چاند نہہ تہا یہ سبتاری تہے

وانت نہہ میں تہی گوہر خوش آب

مصری سی کم نبات اسی تہا

سیپان موتیوں سے مکتوبین

وزرہ نشان کا اوہین اختر تہا

یا دہنک تہی وہ موتیوں کی لڑ

چاندنی نہہ پہ کہیت کرتی تہے

گو شوارہ تہی او کی ووزن کان

یا زہ حسن کا وہ تہا صرہ

جان پروانہ کو رکھے جو گرو

وہ کٹوری می گلاب کی کب تہے

۹۶۹
چھپی نگ تہا قیامت خیز

دانت سی ہونٹ جب دباتی

رخ گل پر شکن جو ہر سو تھے

پہن چکی جال میں جو وہ گھنم

اوسے عادت تھی رات بازی کے

بجھو می میں سمائی رہتی تھے

بند تھی کب کسی پرانی سے

بلبل آسا وہست رہتی تھے

بلبلوں کو تہنگ کہتی تھے

کبھی صیاد سی وہ کرتی تھی چہر

کبھی لاسی سی پٹی جاتی تھے

نہیں رنگ تہا ملاحت بیز

چھتوں کی جان نخلی جاتی تھے

اوسکی چین حسین کا اُتو تھے

دیا الفت کا اوسنی بجھو پیام

جان لیتی تھی چڑھ کی تازی کے

رات دن بدلائی رہتی تھے

خوش وہ رہتی تھی آنی جانی سے

ہر بلندی سی پست رہتی تھے

رات دن اوسنی جنگ کہتی تھے

ٹہی گھوڑا بنا کی کرتی تھی سیڑ

ٹہی کہنی میں کسائی تھے

کہنشی شاد پروہ چڑھتی ہے

کہنچتی ہی گلاب کاٹوں میں

کیلی کو کہتے ہی سدا ہی

پہل کو کہتی ہے دستور ہے

ناک انگوڑے اٹھتی ہے

باجامہ اوٹار کر دن رات

غنجہ بند جب چٹکتا تھا

عشق چچی کو دیکھ کرے العیون

پاؤن گلشن میں ڈنگا تھا

پہل شبنو کا آگی و ہر ہر کی

یہ فلائی بوا او بختی ہے

۹۴

کہی اوس سی ہی آگی چڑھتی ہے

پتیاں کہتی ہی وہ جساموں میں

بہشی کو کہتے ہی چڑھتی ہے

کیلی کو کہتے ہے سبورا

خوشی کی طرح وہ لٹکتی ہے

ہر گلی سے لپتی ہے ہمیشہ

اسی یاد آتا تھا کوئے والا

آڑی ہو جاتی ہے عجب ہے

کوئی اسبیل یاد آتا تھا

ہنستی ہی یہ کلام کر کر کی

کس سی شہنائی ایسی بختی ہے

زیر کرتی ہوں تان لیتی ہوں

باغین ایسی بگنے آزاو

جب شکتی تھی غیر کوئل پر

مہم ہی ساری س لیتی تھے

بجلی کی طرح وہ کرکتے تھے

کہو کہلا ہو گئی تھی کہا کہا کے

سپہ امرس ملک چھوڑتی تھے

نہ گیا باغین ہے وہ لپکا

کبھی سیندور پٹی کی سال تھے

پنسہ نشینی کو بنا یا تھا

نہ سفید ن سی اسکو تھی غشت

بچی سی سکی جان لیتی ہوں

آم کی ٹہنوں سی وہ رہتی تھی شا

پالٹی تھی وہ اپنی سے بل پر

سیپ تک او سکی چوس لیتی تھے

باغبانوں پر وہ شکتی تھی

پیر کہتی تھی اپنے دادا کے

کہا میں اپنا نہہ نہ موڑتی تھے

نہ گد مامسا چوڑا نہ پٹکا

کو ا بگتے جان مال تھے

میکشون کو مزا چکھا یا تھا

سبزہ رنگو نسی کرتی تھی لفت

گنچہ پاری کا کھیل کہتی تھے

عجب انداز کی تھیں وہ گل رو

وہ اڑانی کا ذوق رکھتی تھیں

گفتی سی انکھ وہ لگاتی تھیں

لاکھ تدبیر سمجھتی تھیں

ایک اُلو کی جال میں جو پھنسے

میسٹلے او سکی کس یا کرتی تھیں

منع کرتی تھیں سب وضع و شریف

چند ہی تباہ و ڈھاری کا پیشاب

ہو گیا تھا حضور میں مست از

بن گیا تھا اندھیری گہر کا چراغ

۹۱۲

اور پیاسا کی پلٹی تھیں

چوڑوں سی وہ کرتی تھیں اُٹو

اور سپناں سی شوق رکھتی تھیں

پورا ایک ایک او سکی بیانی تھیں

پر نہ باز آئے وہ نہ باز آئے

ایسی روئی کہ پر کہی نہ سمجھیں

روز گوہ او سکا کب یا کرتی تھیں

جانتی تھیں وہ سب کو اپنا حریف

ہلک کی کھڑی پہ لیتا تھا جو نہ اب

کر لیتا تھا کچھ اور سے انداز

ہنس کی چال چلتا تھا رہ زار

نوبرس کا تہا مجھی اوس سی ربط

سب فراموش کی شک خوارے

یہی ایسا کیا تہا اوس کو نہال

استدر ہو گیا تہا و ہمتاز

راتن میری ساتھ رہتا تہا

ہم پیالہ و ہسم نوالہ تہا

خرچیان اوسکی بہنیں چلتی بہنیں

مجھی اک مرد بسا و دل پایا

نام ایسا جگر کا ایسا سخت

روز مجھ کو ملائی رکبتا تہا

اور گنتا سی مجھی ہی ہفت

۹۶۳

سب وہ ہو لا ہوا کچھ ایسا ضبط

دوستی ہی اور اچکا سارے

کہ وہ کوئی سی ہو گیا تہا لال

بوم سی بگیا تہا جیسی باز

جو نہ کہنا تہا مجھی کہتا تہا

اور سار سی جہان گسالا تہا

رات ہر ب کا دانہ دلتی تہیں

کام اوس قلمتبان کا بن آیا

تہا غلام رضا و کب کب سخت

اپنی گولی بچا لی رکبتا تہا

نوبرس سب برس کی تہی صحت

سنا کہ روز سنی بہ قصہ
 غصہ ہی آیا بیچ تاب کیا
 اوی سمجھا یا غیر لوگوں نے
 سب گنوائی وہ شرط جانبار
 محلوں میں ہو چکی تھی وہ مستار
 چوڑ کر سلطنت وہ اندر کے
 مرد کم فہم فی ہی عاشق ہو
 چوڑ کر حکم سارا اور شاہ سے
 مرد تہا چند دن یہاں پر تید
 پر نہ باز آیا سخت جان تہا وہ
 اور زیارت کا زن فی کرگی سید
 وہ غلام صنا کا ہی حصہ
 رخ کو رشک گل گل کیا
 پر نہ سمجھی وہ قہر ایک ہی
 بائی کٹ تاسی کیا سرافراز
 پر نہ سمجھی ہمارا راز و نیاز
 ہو کرین کہاتی ہی وہ باہر کے
 سچ دیا اپنی مال و دولت کو
 دو نوٹکی دو نوٹن ہو گئی رہے
 باز آئی وہ تاکہ جانیدر کسی
 نہیں معلوم دل کہاں تہا وہ
 اور ہی دنیا و بکنی لیکر سید

دو نوں کنپو کو ہو گئی رہا ہے

لعلتی رات دن کی سہتی مین

سُکی اس مٹھوی کو ایسے یار

مجھ سا خوش و خوش مزاج و سین

یہ لطافت یہ طرف یہ انداز

یہ طاعت یہ سن یہ عین شبنا

ایسا بولی خبر تک ہی نہ یے

پس کسی اور سی کر می گئی کیا

یاد حق مین ہی کچھ بسر ہو یے

بے خموش خستہ خجستہ خصال

زندگی کو بسر کر دے صاحب

۹۶۵

بہین چہوڑا نہ سلطنت چاہے

دو نوں خوش خوش و ہانپہ رستی مین

نہ لگاؤ جو دل تو عاتل ہو

یہ حکومت یہ شکل یہہ آئین

عشوہ اور غم سرہ اور اواز ناز

یہ ملاحت یہہ نگ مشل گلاب

مڑکی ہی پر مری نہ بات سُنے

عشق کا سن لیا یہہ چرب چا

واع عصیان کا سر بسر ہو

لگا گھر کسکی بات کسکا وصل

او سکی لفت کو کہہ کر دے رضا

۹۰۶
گو مہنی ہی مگر نصیحت ہے

فائدہ مند یہ نصیحت ہے

قطعہ منظوم بحج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف کا ایک ہی بی کی مین ڈو تو پی کی دو

تو تین جیسیم کی اور چھی کے یاد رکھہ ائی

جو چار و آل کی اور ڈال کی تو ہئی کے پانچ

چھہ و آو کی مین توڑا اور ژا کی شاٹ

جو سار خطی کی مین ٹھٹھا کی نو گھٹ

تو یا کی دس مین مگر کات کی مین بیش اسی یاد

یہ بیش کاف عجمین ہی مین نو لام سیکے تیش

جو چہل سیم کی توہین چاشن نوٹن شیکے یار

جوساہتہ سین کی تو عین کے ہی شترہین

جوفاک آئی تو نوٹے ہین صاؤ کی خوشکار

جوسوہین قاف کی دوسوہین ایکے راکے ہی

تو تین سو گینو جوشین بوئی نقطہ وار

جو چار سو ہوئی تاک کی تو تارہتہ یکے

یہی ہیں چار سو تو اوکھینو نہ کر لی شمار

جو پانچ سو ہوئے نامی سٹلٹہ کی عیان

تو تہا کی ہو گئی چہ سو کھربا بقم سے نگار

جو نقطہ وار ہی وائل اوکے سات سو کہتو

تو آہتہ سو ہوئی اب ضفا کی نہ کر مکرار

بجہدہ میہ فاعدہ اختری طہنل حبہ خوان^{۴۶۸}

جو طومی کی ہو ی نوی نوی کی ہن ہن

بتایخ دوم شہر جادی الثانیہ شہہ ہجری این حساب منظور نم

قطعہای تاریخ از بنکوار محمد عبد الرحمن حسن شنوین مطبع سلطان

بکند حشم ناصر الدین اختر

بسلطان عالم بر اور وہ نام

شہد و حب علی پادشاہ

فلک بار گاہی ملک ہشام

عطایش محطی سخاوت سبحاب

گہر ریزہ عالمی صبح و شام

ز شہار تر کلک مشکین شاہ

وہ اب حیوان سبحان کلام

مضامین خستہ بکربند

ز شہرہ و شعری است بالا مقام

خصوصاً از تصنیف ہجیات

بغیر سخن بود تاج الکلام

شد حکم طبعش تنکید جلد

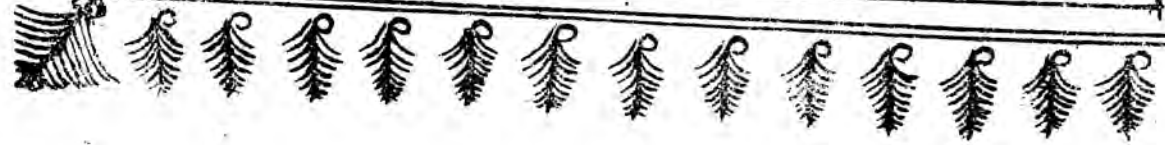
ز محم و ولہ سبحان و نام



ره خاتمه جلد پاتی گذشت	۹۷۹	از عهد بلنج مدار المہام
در حکم شد بخشی خاص شہ	کند و مہ عبد الغنی نیکنام	
بر او روح حسن شاسال طبع	کلام شہنشاہ تاج الکلام	
	۱۲۷۸	

وله ایضا

شہ شاعران خسرو ملک معنی	بقلم ملب ست پهن حشر
بطبع خوشه داد و او پنہا	در اطراف عالم رسید سر
شد حکم طبعش محمود و له	لسانی سلطان ستمی بصفه
مدار المہامش بیاکد ہاش	ز آثار خباہم آن داد و حشر
برائی مصارف شد حکم حضرت	بعبد الغنی بخشی خاص خمر
بقیدی کہ بر دہ خوش دانند	از تکمیل احکام شہ ہے برآ
محمد حسین نیکو ار سلطان	سواد بقار خت از آب کو



نقش حجب و در آستان

۹۸۰

رقم کرد حسن و او بن است

۱۳۴۸

سرفظ مقصود گمیرم چو قاسم

زمصرع اول کنم سال دیگر

سلطان عالمی و مدارالمهام او

لؤلؤ لؤلؤ

هر جانبی که طرف نظر هر دو چشم

و نحو استه بند برآمد بھر کسی

زانعام خلعت همه با آنچه طمع شد

مجموعه چاپ شد و دیگر غنای

طالع و خوشنویس مخلص بخلع شد

در چاپ کلیات کنون هم مید

بالقمة حیات که هر گونه بلع شد

از صر فها که قافیه طبع تنگ شد

با حکم شاه هند را صلاح دفع شد

هم فمه اش حو حافظ عبد الغنی نمو

برایه در میان همه عذر دفع شد

آغاز چاپه اش مدارالمهام

اب کرم چشمه ففیش که نبع شد

حسن بسال خاتمه اش آرزو

این کلیات پادشاه هند طبع شد

۱۳۴۸

طبع را دلمیند خاص نشی محمد الطاسمین کلیات طلیات شاه

۹۸۱
مخ طبع کلیات معلی از فکر رسا و سبع ذکا شای عر عدم نظیر بلبل
نشان گلشن تقیر رسید احمد علی متخلص بقدر عروض دان شاکر د
حضرت سلطان عالم و عالیمان اعدا دند ملکه و سلطنته

پادشاه نظم و روق بخش دیوان سخن
بحر عمان معانی ابر نیسان سخن
هی مقلد شاه کی حسن و سحران سخن
اس سکند جاسی شوی کت و شان سخن

کیون نهو هی عهد کا اپنی بیان سخن
بهر شاعر هر ورق کو یا هی فرمان سخن
فیض حضرت سی قع هی گلستان سخن
کیون نبون بلبل و ششاق خوان سخن

ای کلام طایف عالم جوهر جان سخن

مخ طبع ثانی دیوان مبارک سلطانی از طبع ذکا و فکر رسائی حکمت
گلشن سخندان بلبل شاخسار نکین بانی مرزا مسیتا متخلص شاکر د
سلطان عالم فر خدم خسر فریدن خسر و خشی اعدا دند ملکه و سلطنته

مرت سلطان عالم خرمندستان
بجد ترکیب بندش جامع اکابر
لی آگی بند هی ایل باخا ناطقه
اه و اجل علی صلح علی صلح

لیا نظم و شوق سی کیا مسخر ملک نظم
لکه شاه هی جاری شعر کیا مشهورین
مار غریلین رتکلف و النان پهلوانکی بین
بل گیا اک باغ جت نسو رنگین چیا

هر سال طبع لکجه بی روی قدی ۱۲۸۰

نظم سلطان که از عطائی سلطان

بر نماظر او برنگ میکش کویا

از بهر سنین او بصد فکر رسا

هاتف فرمود سال طبعش انیک

قطعه تاریخ از ساج طبع مرزا محمد شمس

شهنشاه ملک سخن جان عالم

سخن آسین صاحب فکر عالی

کلام مبارک سی مب بهره ورین

مصدق بین او سپر لای مضمون

بلاغت مین حسان ثابت فضل

طهوری نظیری ہی نظیری پهان بین

لکھون کیا مین سفین شعر و نکی نیت

بیوی جب که تکمیل دیوان قدس

حسینان مضمون بند شکا جو بن

بصد افتخار و بصد زیب و زینت

۹۸۲

این خلعت طبع باز چون پوشیده

جامی ز می سخن چپا نوشیده

عیش از دل جان خویش چون کوشیده

صهبای دو آتش کنون جوشیده

قطعه تاریخ از ساج طبع مرزا محمد شمس

که ہی شاعر و نکا و سلطان و قبا

هی او س شاه کا ملک معنی قضا

وہ ہی قدر دان صاجان ہر کا

طیعت ہی جوشین روانی سی و با

فصاحت مین حسان وائل سی

تصور مین آتی مین کب میر و سودا

رخ صاف پوا مین کیسوی لیدا

ہو اخلق مین او سکی خوبی کا شہرا

دل اصل معنی کو جو دلسی بہایا

خوشی و سی اہل مطبع نی چہ پایا

لنی ای شاد خوش ہو کی مجھ سی	۹۸۳ کہ لکھہ سال طبع کلام معل
س سی آگاہ جب دلمی بکو	و فور مسرت با صدقنا
و حسین مین فی لکھایہ مصرع	یہ دیوان ہی شاہ کشور کشاک

۱۲۷۹ھ

ولہ نصبا

نشاہ زمان سلطان عالم	خدیو ملک و معنی و سخنها
دارد عروسان مضامین	در آغوش سخن فکر معنی
باریکہ تاریخہ نظم	نذار و معنی ان با خود کسی
مامی و نظیری و ظہوری	غنی و صائب جامی و طغرا
بہر و سالم و سعدی و حافظ	کلیم و اہلی و عریض و کیتا
دنی خوشہ چین خسرو	زینبائش ہمہ نوشید صہبا
دیوان شیرش یافت تکمیل	پی تاریخ نظم شاہ والا
می از دیاد غرت خوش	بصدف خسرو مہابات و منا
شہ شاد و نمید و غلامش	کلام شاہ از خاقانی علی

بارخ طبع کیمیات مسلکی از شاعر
عوش فکر و خوش بیان میر علی حسین متخلص

بنفایع برادر کلان نواب جمشید پیکم صاحب دایم اقبال

جسم پیاپی کلیات اختری | لب اسطرح بولی نیک خواران
فایز فی کیا نایح سکبه واد | هی شاعر و نکی روح به دیوان

قطعه نایح ابطاع سرالرتقاء کلام معجز نظام حضرت قدر قدرت
سلطان عالم خلد الله ملک متخلص غیرت سلطان خاور یعنی اجتر عباد الله
سلطنت گذرانند خازان قدیم بدلی کالی بی هیز هلال حیر

برآمد شادی از حبل نور | کتم بروی نشان صاه

زهی شاهد کلام شاه اختر | چه حبله مطبع شاه زمخ
چکوم شه طبعش بهر ملک | گذشتد الهوش از وطنها
طورش غیرت زلف غرومان | تا حرف مشکینش ختف

چو از شیرینیش لفظه بخوانم | شود رطب اللسان کام دهنها
زهی حسن معانی بعد الفاظ | چو مرغان خوش الحان چمنها
عجب معشوق دلکش گشت مطبوع | شدند از عشق محوش اسل فنها

چو بد فکریت تیارخ طبعش | هلال اختر نشست تنها

ند از غیب این بشیند نوشت ۱۷۷۸ | کلام احد سس شاه سخنها

طعنه تاريخ متجدي فكر قاسم بين محصل قاسم ملازم حضرت سلطان احمد

رنگ بخش مطبع مهر ميسر

نخستينائي مصرع وان شاه

الکهد وقاسم ي کلام في نظير

يکسر بولي يه روح ارس

۱۲۷۸

وله ايضا

غوطه خوردم در محيط فکر هر شام و چکا

شني مضمون بجز پايه رويان

مدتي بامردم آبي نمودم رسم و راه

بدستدار ککل ناميت نظم پراب

چشم و انگريست عين رحمت طلال

تفاقت گذر بر حاصل مطلب نما

دست بوس شاپه مطلب شد بي شتاب

به رسالت قلب لفظ و روي حباب

شور بر پا کرد قاسم بحر غم طبع شاه

بر حجاب شوق گشته شنائي اين صدا

نقد صا کلاما فهو الا جمل الوي في

فطنه تاريخ فاير صاموسي محمد شاه

بند و جهد دندا المصنف

طبع لملاقات لسلطان اصف

عن عامه سلت قهر افقد اجاب

عنه عامه سلت قهر افقد اجاب

وله ايضا

سايه سبحان ظل ذوالمنن

جان عالم خسرو ملک سخن

وانکه در شعرو سخن بکيتاي فن

انکه در علم و هنر ستاد عصر

انکه باشد از کمال آب و تاب

و انکه خاقانی پیشش آمده

انور می را کی بود با او سر و غ

صاحب لیلی و مجنون گشت

جمله تصنیفات آنغالی جناب

یاقوتش زیور طبع عجیب

از کمال زیب و زینت آمده

افزین بر حافظ عبد الغنی

کز پی تمییل حکم پادشاه

یاد کار سال طبعش از فقیر

وله تصنیف

سلطان عالم شاه معظم

دیوان نغری تصنیف فرمود

از راه سالش عاقبت اند کرد

از سباج افکار جدا - ضایع ملازم بود اشهر او و خلصا

بر کاشن غیرت در

در دستان ادب زار

کی ز دم پیش لب لب بوا

کفته سیرین او را کوک

از بلات هست یک سر حرف

کرد تاش ز زبان

هر سوا صفحش رشک

بخشی خص شمر والا

خود چنان شد بر طبعش قطره

بست تمیقات سلطانی

خاسته

خوشر ز رنگ عهد جوا

شاه با کرفتی ملک معا

از سباج افکار جدا - ضایع ملازم بود اشهر او و خلصا

شد فراموشیات از سر و پان

اینهمه مجموعه عجز را عیسی و میت

چون ذاتی است سال طبع او هفت

میز و خند و اگر هندوستان صنفیان

می دمد بر شعرا و در سکر تصویر خان

سال نهمش که از آخر جادو پان

۱۲۷۸ هـ

ایضا

چون سلطان عالم خرد رسد

عجایب کلیات آمد هویدا

در جست تاریخش سر وشی ۱۲۷۸ هـ

متاع کلیات شاه کفتا

تاریخ طبع کلیات معالی از مشاییر میرزا علیخان شفق گردین صبا

خداوند مجاز پے شاه والا

که باشد سایه یزدان عالم

برسد آوازه فضل و کمالش

بدشت و بحر و شهرستان عالم

نمازه جوهر مضمون رنگین

ز جذب فکر او در کان عالم

سودا و استادان عالم

بود محمود او استادان عالم

برین کاری نشد در اوراق

که صفوستان عالم

که بن تلمیذ او از فکر عالم

نشند بر سر ایوان عالم

پای تاریخ این نظم همایون

شفق هم بنده سلطان عالم

دل جازا شارش کرده نبوت

بود اعجاز نظم جان عالم

۱۲۷۸ هـ

میر تازنده چرخ معاینه
که در پیش کمالات صفاتش
خدیو ملک معنی در سجود است
زادنی مستفیضان کلامش
پیشش اکمل فن معانی
عجب حسن است در الفاظ معنی
که از نور پاخ صفت او
سواد پاک الفاظش سیاهی
مکمل شد چوهر مستفیضان
فرورقم شفق در فکر تاریخ

وله فیضا

شیر اختر نگر سلیمان عالم
همیشه کردن اهل هند رخ
نجاک آستان نکر اعظم
بود خاقانی و عرفی
ز نقص خود مناس
زهی دیوان و نظا
بنار رشک سوز و مح
کشد از زلف محبوب
بحکم شاه ما غیرت
بر برفتی

کلام قدسی خاقانی

۱۲۷۸

تمام شد

۹۸۹
 کلام بلاغت نظام حضرت قدرت سلطانی عالم احرار
 ته فلک کد اید فدوی صاحب حسن جان متخلص ضیا خلف

کردون و قسا	هی زمین شرفت من مثال آسمان
به برج قسری گمنام	نجم نقطی بین تو سطر و نسی نمایان کیکشان
ن معانی رات و دن	بیه چمن و هی بهین بسکو کپی خوف خزان
ین کل یمن لفظ معنی بوی گل	جو ورق بکس هی گلده باغ جهان
ت پر دل جان بین	هی به شاهنشاه میرافصح هند و شاهی
ناف سی خوبی نظم	کس طرف سعادت عینی بی هر حافظ کها
ارو بها سکتی بهین	شاهد مضمون هی جو کهنچی هی بیخ ^{انجان}
ن بسکو جی جایی باین	این هی جادو پیاپی بین هی معجزه
منا باطن صادق اول	خوش حال و خوش اد و خوش کلام خوشین
لحمیه زانی سی گزند	جو عدد و سکی بهون غارت بهی آنگاهان
لمحه مصرع تاریخ طبع	هی کلام جان عالم عالی عذاب ابدان
کلام مہریت انجاء حضرت سلطانی عالم اعیان	ملک سلطنته زخارا میرزا
سبب حکما	متخلص بهی کلام سرور هندوستان

۹۹
بوه فصاحت ہی کہ دل پانا ہی حظ
ای شتا و مدح لیر

لکھ تر جسم سی سحر تا ریخ طبع
۱۲۵۸ اکلیات جان و قلب یار

قطعه ریخ طبع یون نشتا جن حضرت سلطان عالم خلد املاک از بحر افرام

طبع شد چون کلام شاپشاه
مخلص بحسن حامیش باد سرور لولا

اگفت تیارخ احسن از سر طبع
۱۲۵۸ طبع شد کلیات قیصر

صنف سلطان نظم کا ملا
ایضا مننه انظر و بالصدق لامت

اور آئی کل امر در فحشہ
امتحانا قال ما

قطعه تیارخ گذرانیدہ
کنز ارقیم عبداللہ بک

شکر کہ پر سخن حسن جوانی گرفت
مایہ قدرش سرور و ریخ

جملہ و اوین شبہ باز بطرز نکو
راؤل ہیئت کہ بود صورت

غزلہ شاعریش تاشد آفاق گیر
راہ نفس در گلو ہر غنہ ای گیر

ہر در تحسین کہ ریخت بہر تارش فلک
ہر ملکش ہر گوش گو ہر کانی

از رہ دیدہ بدل ذوق عیان راہ
وز سرور دل دیدہ را شوق نہانی

دفتر عنوان فضل نقش دل خویش یافت
ہر کہ از و نکتہ یا در بانی گرفت

از رہ سالش لطیف تسم آواز داد
۱۲۵۸ و اور گہبان شہ ملک معی

قطعه تاریخ طبع دیوان ملا غوث علی خان حضرت سلطان نظام الملک و اعیان عالم و ملک و
 از خانه زاد قدیم ماهیتا الدوله کوک الملک سید علی حاجا بها درخشان
 که از مصرع برمی آید

عالم بین هو بی مثال اب تم	ایجاد هی لا جواب اختر
فیض اطهر کا طبع دیوان	شاهد شمع و ن مین ای منور
قصه به حدیقه مضامین	حق حسن کا عشق کا مقرر
تاریخ جلے ہو جا بجا اب	مصرع ہر ایک دال بہتر
دیوان بیہ چہسپاہی وہ درخشان	پایا جو لفظ پایا گو ہر

ایضا تاریخ در صنعت حروف معطلہ کہ از ہر مصرع بر می آید

کلام مطلع ہر مرام ماہ سرور	کلام مصدر مال و ہر و عطر مراد
کلام ماہر اسرار علم اکرم حلم	کلام عادل عالم سرور سرور د
کلام سمع عطاریح روح سلوک	اصول ورع مہ مصر عصر مال سدا
کلام اکرم ادوار حصر رسم سلوک	صراح عصر کمال سرور ماہ و باو
دم معطر ادروح در درام ہم	اساس حم و عملار اور مراد عماد
سلوک گرد در سد شرمہ مذاہم خور	در ملک گہر لعل و ہر راہ د
رسوم رحم و کرم در مصالح دم ما	مرام کل دل و سرور صدر ایل سواو

کلام کل ملک عصر حسد در آورد
عد و حرص طمع مصرع و عهد

کلام و در اعدا سال هر مصرع
آله و اورا محروس دار سر و مرام

تاریخ طبع کلیات معنی از محمد علی خان محط لا تو الدله
شاکر و حضرت سلطان عالم و عالمیان عا و الله ملک

کلام خیر شاه نشسته
مطوب و ع فروده شا

بطبع او چو شاهد فکر بنمود
رفیض حضرت سلطان عا

گذشته از سرجان به تاریخ
زهی دیوان و نظم جان عالم

قطعه تاریخ طبع کلیات سلطان عالم
و میا از شاعر شکر و شکر نواب

مختصا و له معین الملک
اعلی خان بهادری متخلص با و شاکر و مومنی

قد برادر نوا و آرا الدله بهاسید سنجی علی خان بایست
بر و السلطان

شاعر از دولت از کج مضامین شده
کلیات اخترمند و شان ج و ط گشت

به طبع سال و چون فکر کرده خیر خواه
مصرع و رسته در خاطر با و گشت

معنوی در حرف منقوط و صومئیه
پس بیک الف و بعد و هشت

قطعه تاریخ کلیات معنی از فکر رسا و طمع
و کافر الد و حسین متخلص و مومنی

هو اچار سو گنجه وین به شهر
کلام اخترمند کا چوب رها به

مومنی فکر تاریخ و حکمت
ده میری استاد و کای

بر حرف منقوط سیاسین طاهر
که نظم و کلام به کای